(بمنظوری عالیجناب نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی)

(رجسٹری شدہ نمبر سرکار عالی نشان (۲۰)

دکن لارپورٹ

فہرست سالانہ

جلد ۱۳   بابتہ سنہ ۱۳۳۲ف

حصہ سوم مالگزاری

فیصلجات محکمہ معتمدی مالگزاری سرکار عالی

زیر نگرانی و اہتمام

پی انباداس راؤ وکیل ہائیکورٹ

دکن لارپورٹ پریس حیدرآباد دکن جام باغ میں طبع ہوا

دکن لا رپورٹ

فہرست سالانہ حصۂ مالگزاری جلد سیزدہم

بابتہ ۱۳۳۲ف

اسماء فریقین	صفحہ
(الف)	
احمد ارادت خاں بنام سید حسین	۲۷
انا راؤ ” گنڈیا	۱۵۰
اندروتی رام راؤ ” منڈوہ ہنمنت راؤ	۱۵۴
ایرنا ولد رامجی ” بھوجنگ راؤ وغیرہ	۵۴
(ب)	
بابا راؤ بنام سرکار عالی	۱۰۱
باپو ولد امرتا ” انا ولد باپو	۹۵
باوی دوبیا ” زرگر کشٹیا	۱۶۵
بیا بائی ” تانا بائی	۱۴۸
بہگونت راؤ بنام کیشو راؤ	۲۶۷
بہیاجی راؤ ” سرکار عالی	۱۳۴
بہیم راؤ وغیرہ ” بہیم راؤ	۷۲
بیگرہ نوا چاری وکشٹیا چاری بنام کا بابو بابا بیا	۱۴۹
(پ)	
پدم ہنمیا مقدم کوتوالی بنام پلگوری چنا ملیا	۱۲۱
پلما ” ناگیا ورامیا	۳۷
پگلہ ونکیٹ رام نرسیا ” سرکار عالی	۱۹۱
پمپوا ” ہنمنگوڑہ	۱۴۶
پوسگو رام راؤ ” ”	۵۳
پتا ورم ہنمنت راؤ ” کشن راؤ	۱۳

پیر محمد	بنام	سرکار عالی	۹۱

(ت)

تکارام	بنام	ہنمنتا	
تمکل پلی ونکٹ نارائن	؍؍	سرکار عالی	۱۰۴

(ج)

جمال پٹیل	بنام	دہونڈی بی	۷۶

(چ)

چند وانت رام	بنام	سرکار عالی	۱۶۳

(ح)

حکیم میر محمود علی	بنام	سرکار عالی	۱۴۴

(د)

دتا تری راؤ	بنام	سماۃ تلسا بائی	۳۹
دہرمنا	؍؍	سیو بیا	۵۸
دیوراج راجیشر راؤ	؍؍	سرکار عالی	۴۱

(ڈ)

ڈگمبر گوپال پٹواری	بنام	داجی سدا سیو	۸۴
ڈوڈ بسپا	؍؍	سرکار عالی	۱۵۲

(ر)

رابعہ بیگم	بنام	سید میراں	۷۰
رامچندر صورت رام	؍؍	موہن لال	۱
رامراؤ	؍؍	ونکٹیشر راؤ	۳۳
راؤجی	؍؍	پاروتی بائی	۸
رگھو ریڈی مقدم کوتوالی	؍؍	رادہما	۱۱۲
رنگراج رامچندر راؤ پٹواری	بنام	رنگراج سدرشن راؤ پٹواری	۲۷

(س)

سدیا	بنام	سرکار عالی	۱۲۶
سردار سنگھ	؍؍	؍؍	۱۲۳
سرکار ملو فوت قایم مقام نارائن	بنام	ونکو بائی	۱۰۰
سری پلی پاپیا	بنام	اڑیال ونکٹ ریڈی	۱۵۵
سمبھو ایا	؍؍	سرکار عالی	۱۴
سید شاہ ابو الحسن قادری	؍؍	؍؍	۱۵۶
سید صدیق الحسن	؍؍	بلیا	۱۱۸

(ش)

شنکر راؤ	بنام	گنڈیراؤ	۱۰۳
شینو بائی	؍؍	نرسو بائی	۱۰۷

(غ)

غلام نبی گرداور	بنام	سرکار عالی	۱۲۷

(ف)

فقیر محمد وغیرہ وغیرہ بنام محی الدین	۱۶۸

(ک)

کارنگلہ وینکٹ نرسو بنام سرکار عالی	۱۰۷
کنٹا بائی زوجہ بھیم راؤ ،، ،،	۶۲
کشنا بائی زوجہ ہنمنت راؤ بنام گرراؤ ولد تماجی راؤ	۷۴
کشن ولد نارائن بنام انتیونتا ولد ماروتی	۱۳۶
کنڈ ورلچھمی نرسیا ،، سرکار عالی	۳۸
کونہ رامیا ،، ہمرستی راملو	

(گ)

گرویا وغیرہ بنام گرو مورنیا	۴۸
گنڈما زوجہ کلاں گلریڈی ،، لچھمیا زوجہ خورد ملریڈی	۲۴

(ل)

لکشما زوجہ رنگاچاری بنام نرسمہاں آچاری	۵
لکشمن ،، ایکیانتھ	۱۲۰
لکشمی بائی زوجہ مہادو راؤ ،، مہادا بائی زوجہ چنپا	۱۳۴
لنگالہ ونکٹ رام ریڈی نرسیا ،، سرکار عالی	۱۱۵
لنگما زوجہ لبما ،، لبیا ولد تمنا	۱۱۹

(م)

مادہو آچاری بنام ناگرا بائی	۶۹
مارتنڈ راؤ ،، مسماۃ گنڈو بائی	۸۱
مارستی ایرنا ،، گنگا ریڈی وغیرہ	۱۶
مارم ریڈی جنپ ریڈی ،، غلام محی الدین	۱۴۰
مارے پلی رام کشن راؤ ،، چلتلہ رامیا	۱۶۰
مانک راؤ وغیرہ ،، شیخ احمد	۶۴
مانک راؤ ،، ونیکٹشر راؤ	۸۸
محمد اسمٰعیل ،، سرکار عالی	۱۱۷
محمد حسین ،، ،،	۱۲۹
محمد عبد القادر ،، ،،	۱۳
محمد یٰسین ،، ،،	۱۳۸
مدگل راؤ ،، جیجما	۶۰
مدور ونکیا شاستری ،، سرکار عالی	۱۶۲
مدہ تانی سیتا رام ریڈی ،، مدہ تانی ونکٹ کشٹا ریڈی	۸۹
مسماۃ بہوجی بائی ،، لچھما ولد لچھما	۱۳۱
مسماۃ رکما بائی ،، مسماۃ ناگو بائی	۱۸
مسماۃ سندرا بائی ،، گیا نیا	۴۲
مسماۃ گنڈما ،، مسماۃ لچھما	۴۶
مکند وبجناتھ ،، سرکار عالی	۳
منی بالیا ولد پاپیا ،، ،،	۱۱۶
مہادیا ،، ،،	۱۱۰

(ن)

ناماجی بنام ناناجی	۳۶
ناما ولد سدپا ″ گنتیا بائی	۱۰۹
نرسما زوجہ بنٹا گوڑ ″ چٹورایرا گوڑ	۱۵۸
نواب میر صمصام علیخاں ″ رنگا ریڈی	۹۳
(و)	
وامن رنگناتھ بنام سرکار عالی	۶

وٹھل راؤ پٹواری بنام سرکار عالی	۱۳۵
(ہ)	
ہمنتا چاری وغیرہ بنام سرکار عالی	۶
ہنمنت رایا ″ ″	۹۲
ہوستہ گوڑ ″ ″	۵۰
اسمائے فریقین تمام شد	

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
(الف)			
اثر اصول رقم ناجائز۔	١١٠	اراضی۔ ٩٢ و	١٠٧
اثر الفاظ دوا‌گانہ لکھنا منتخب انعام میں۔	٧	اراضی بنجرائی۔	١٠٧
اثر انتقال پٹہ دار قبل فیصلہ مرافعہ۔	١٨	اراضی سے خشکی اراضی بنجرائی کے بدلنے کا جواز	١٠٧
اثر بلا اجازت باوجود ممانعت کاشت کرنیکا	١٠٧	اراضی گٹ نمبر کا پٹہ۔	١۴٠
اثر بیایہ خسلی۔	١٣٦	اراضی کا پٹہ کا غیر منقسمہ تصور کیا جانا۔	
اثر دختر متوفی کے خواہان وراثت ہونیکا۔	١١٢	وطن غیر منقسمہ ہونے سے۔	٨
اثر شرکت نام بہ منتخب انعام۔	٧۴	اراضی کا پٹہ بنام قابض۔	١
اثر غلطی۔	٩۵	ازروئے دہرم شاستر بمقابلہ سوتیلی ماں کے	
اثر فوتی راضی نامہ دہندہ بعد درگ مبادلہ		ہمشیرہ کا احق ہونا۔	١٣٣
وتصدیق راضی نامہ۔	٣٦	ازروئے کاغذات جو بمعاوضہ زمین تشخیص ہو	
احکام سرکاری کی خلاف ورزی۔	١١٦	اُس میں اضافہ کا عدم جواز۔	١٢٩
اختیار اصلاح پرت نمبرات۔	١١٧	استقلال پٹہ۔	١٨
اختیار سرکار نسبت اجازت تبنیت۔	۵٨	افتادگی کی موقعی تصدیق منجانب تحصیلدار	
اختیار سے خارج پٹہ۔	١۴٠	اور اُسکی وقعت۔	۵٣
اختیار صیغہ مال۔	٩۵	الزام۔	٢٦
اختیار معطی۔	٨١	الزام اخفاء واردات۔	١۵٢
اختیار ناظم جمعبندی۔	١١٦	الزام کی پاداش میں سزا و مناسبت سے ہونا	٢٦
اخراج اراضی زائد از قول۔	١١٧	امر مانع تقریر مخالف۔	٨
اخفاء واردات۔	١۵٢	امر واقعاتی کی بناء پر بصیغہ نگرانی عدم	
ادائی خدمت کے لیے وارث کو حکم دینے کا لزوم	١٠٠	دست اندازی۔	١۴

انتقال وطن بحق نواسہ ۔	۳۷
انتقال وطن منجانب زوجہ جو اسکو اُس کے شوہر سے پہنچا ہو۔	۳۷
آنہ واری میں دوسرے ورثاء کا شریک کرنا ۔	۱۱۴
اوطان کی تقسیم ۔	۱۱۴
اوطان کی تقسیم ورثاء متعدد پر نہ ہوسکنے کے باعث ایک کے نام پٹہ کر کے دوسروں کو آنہ واری میں شریک کرنا ۔	۱۱۴
اوطان لاوارث ۔	۱۳۸
اوطان لاوارث کا گماشتہ منجانب سرکار مقرر ہونا ۔	۱۳۸
ایک موضع میں دو پٹواری کام کرنا ۔	۱۰۳
(ب)	
باری پنجالہ ۔	۱۰۳
بحالی بحاش ۔	۴۱
بابر رویہ اشخاص کا ملازمت سرکاری میں رکھا نہیں جانا ۔	۱۲
بعد از وقت سنکم تالاب پانیکا پنچنامہ ہونیکا اثر ۔	۱۰۷
بعلت قرضہ بربنار عدالت نیلام اراضی کا عدم جواز ۔	۱۲۰
بقایا ۔	۱۴۴
بقایا بوجہ عدم دستیابی راضینامہ ۔	۱۴۴
بلا اجازت باوجود ممانعت کاشت کرنیکا اثر ۔	۱۰۷
بلوتہ ۔	۱۰۹
بمقابلہ سوتیلی ماں کے احق ہونا ہمشیرہ کا از روئے دھرم شاستر ۔	۱۳۳
بموجب گشتی نشان (۲) سنہ ۱۳۳۳ ایضاً متعلقہ مال جس کی اشاعت بربنار احکام ضابطہ دیوانی ہو نیلام اراضی کے منسوخ ہونا ۔	۱۲۰
بنچرائی اراضی ۔	۱۰۷
بنظر پرورشی سوتیلی [illegible] حقوق نان و نفقہ ہونا ۔	۱۳۳
بیدخلی بربنار بیعنامہ کا اثر ۔	۱۳۶
بیعنامہ ۔	۱۳۶
بیعنامہ کی بنا پر بیدخلی کا اثر ۔	۱۳۶
بیوہ کا حقوق وطن بصورت وجود وارث از قسم ذکور ۔	۵۸
(پ)	
پاٹ کی تیاری کا صرفہ رعایا سے وصول نہیں کیا جانا ۔	۵۳
پاوتی ہی دعمل جمعبندی سے ثبوت پٹہ کا ہونا ۔	۹۳
پٹہ ۔	۳۳ و ۴۶
پٹہ اراضیات بنام قابض ۔	۱
پٹہ اراضی گٹ نمبر کا ۔	۱۴۰

پٹہ اراضیات کی تقسیم مابین دو زوجگان	۴۶
پٹہ بنام رعایا، بمقابلہ پٹواری موضع اور اُس کا جواز۔	۱۶۰
پٹہ دار اراضی کی جانب سے راضی نامہ	۳۶
پٹہ دار کا انتقال اور اُسکا اثر۔	۱۸
پٹہ دار کے پسماندگان کی پرورشی کا لحاظ	۱۲۰
پٹہ کا ثبوت۔ ۹۳ و	۱۴۰
پٹہ کا عمل۔	۹۳
پٹہ کی تنسیخ کا عدم جواز۔	۹۵
پٹہ مستقل متصور نہ ہونا بصورت مرافعہ تجویز ڈویژن بربنا انسٹوری ڈویژن۔	۱۸
پرورشی کی نظر سے سوتیلی ماں کا مستحق نان نفقہ ہونا۔	۱۳۳
پسماندگان پٹہ دار کی پرورشی کا لحاظ	۱۲۰
پوٹ نمبرات کی اصلاح	۱۱۷
پھوڑی کرنے کے ہراج کا لزوم۔	۱۴۰
پیداوار۔	۱۳۴
پیداوار زمینات کاشت شدہ سے بربناء ضبطی وصول مالگزاری کیا جانا۔	۱۳۵
(ت)	
تبعیت کی اجازت اور اس کی نسبت سرکار کا اختیار۔	۵۸
تجویز کی غرض سے واپسی مقدمہ	۹۱
تحقیقات حدود کی ضرورت۔	۱۶۳
تحقیقات وراثت۔	۵
تخریب کار کے لحاظ سے باری کا عمل۔	۱۰۳
تخفیف سزا کا عدم جواز بصورت حصول رقم ناجائز۔	۱۱۰
ترقی۔	۲۷
ترقی کی غرض حقوق پدری یا ذاتی عدم لزوم۔	۲۷
ترقی ہمیشہ سنیارٹی و کارگزاری پر دیے جانیکا لزوم	۲۷
تری کی رقم قابل معافی ہونا۔	۱۰۲
تعبیر قابض سے قابض وقت ورثا ہے۔	۱۰۲
تعلقات مابین پٹہ دار و قول دار۔	۱۵۶
تقسیم اراضیات پٹہ مابین دو زوجگان۔	۴۶
تقسیم اوطان۔	۱۱۴
تقسیم اوطان متعدد ورثاء کے نہ ہو سکنے کے باعث پٹہ ایک کے نام کرکے دوسروں کو آنہ واری میں شریک کرنا۔	۱۱۴
تقسیم وطن۔	۸۱
تنسیخ پٹہ کا عدم جواز۔	۹۵
تنسیخ درخواست فیصلہ یکطرفہ۔	۳۳
تنسیخ راضینامہ کا چارہ کار۔	۳۶
(ث)	
ثبوت انفصام خاندان۔	۳۷

ثبوت پٹہ کا ہونا یا دتی ہی و عمل جمعبندی سے	۹۳
(ج)	
جائیداد کی حفاظت کی غرض سے شرط عدم انتقال۔	۱۰۷
جائز ہونا اراضی پنجرائی سے بدلنے کا اراضی خشکی سے۔	۱۰۷
جاگیر کا عمل ضبطی عارضی میں بحال رہنا	۹۰
جمعبندی وصول رقم آبی زمین کی کاشت نہ کیے جانیکا عذر۔	۱۱۵
جمعبندی نہ ہونیکا اثر۔	۹۳
جواز سزا ہر طرفی بصورت حصول فائدہ ناجائز۔	۳۸
جواز صدور ڈگری تابجد امور مسلمہ فریقین	۳۹
جواز ہراج سہ بارہ محکمہ مجاز کا باضافہ سال کا سبق۔	۱۲۳
(چ)	
چارہ کار تنسیخ راضی نامہ۔	۳۶
چارہ کار حصول قرضہ کا بعدالت دیوانی ہونا	۱۲۴
(ح)	
حصول رقم ناجائز کا اثر۔	۱۱
حصول قرضہ کا چارہ کار بعدالت دیوانی ہونا	۱۲۴
حصۂ اسکیل۔	۳۹
حصۂ پٹواری گری کا جواز بربناء صدور ڈگری تابجد امور مسلمہ فریقین۔	۴۹
حصہ دار کا بمقابلہ وارث کے مستحق نہ ہونا۔	۱۶۷
حصہ دار کے آمدنی میں شریک ہونیکا اثر صاحب معاش کی حیات میں۔	۱۳۱
حق عود۔	۱۱۸
حق مقابضت کا ہراج۔	۱۴۴
حق وراثت حاصل نہ ہونا ورثائے شوہری کو جائداد مکسوبہ عورت پر۔	۷۲
حقوق بیوہ خاندان مشترکہ۔	۱۵۸
حقوق بیوہ نسبت وطن بصورت وجود وارث از قسم ذکور۔	۵۸
حقوق پدری یا ذاتی بغرض ترقی۔	۲۷
حقوق زوجگان۔	۲۴
حقوق مستقل ملازم بمقابلہ منعم۔	۱۱۸
حقیت کا تصفیہ صیغہ مال سے نہیں کیا جاتا	۵۴
(خ)	
خارج از اختیار پٹہ۔	۱۴۰
خارج المیعاد درخواست۔	۳۳
خاندان مشترکہ کے ممبر کی جانب سے دعوے رفع مزاحمت اور اُس کی ناجوازی۔	۴۸
خاندان منقسمہ میں زوجہ کے حقوق۔	۶۰
خدمت پٹواری گری کو انجام دینا فریقین کی باری باری سے۔	۱۳

خدمت پٹواریگری کی سزاء برطرفی	۳۸
خدمت دیول	۱۰۰
خدمت معاش عطیہ سلطانی اور اُسکے انتظام کی نسبت سرکار کا اختیار۔	۷۶
خشکی۔	۱۰۲
خشکی کاشت قلت آب کیوجہ۔	۱۰۲
(د)	
دختر کی موجودگی میں نواسی کا مستحق وراثت نہ ہونا۔	۱۱۲
دختر متوفے اکا خواہان وراثت نہ ہونیکا اثر	۱۱۲
درخواست تنسیخ فیصلہ یکطرفہ۔	۳۳
درخواست خارج المیعاد۔	۳۳
درخواست نسبت تنسیخ ہراج باضابطہ۔	۱۱۹
دریا برآمد اراضی۔	۹۲
دست اندازی بصیغہ نگرانی۔	۱۴
دست اندازی کا عدم جواز بربنائے امر واقعاتی۔	۱۴
دعوی بربناء دستاویز کا قابل سماعت مال ہونا۔	۱۸۵
دعوےٰ رفع مزاحمت منجانب ممبر خاندان مشترکہ اور اس کی ناجوازی۔	۴۸
دعوے رفع مزاحمت میں سرسری تحقیقات	۱۶
دفعہ ۱۵ قانون مالگزاری اراضی۔	۱

دوران کارروائی میں وطندار کا انتقال	۱۳۱
دہارہ مقررہ بندوبست کے سوائے زائد دہارہ مقرر کرنیکا پٹہ دار کو اختیار ہونا	۱۵۶
دہرم شاستر	۴۲
(ڈ)	
ڈگری عدالتی۔	۸۸
ڈگری عدالتی کا پیش ہونا۔	۸۸
(ذ)	
ذمہ داری زر مالگزاری کا برائے احکام مال	۱
(ر)	
راضی نامہ۔	۲۳۶ و ۱۲۲
راضی نامہ دہندہ بعد درگ سبادلہ تصدیق فوت ہونیکا اثر۔	۳۶
راضی نامہ سے راضی نامہ دہندہ قبل ازعمل جمعبندی رجوع ہونا۔	۱۲۲
راضی نامہ منجانب پٹہ دار اراضی۔	۳۶
رپورٹ پولیس بے بنیاد۔	۱۵۲
رسالہ مالگزاری۔	۱۴۰
رضامندی فریقین نسبت ادخال رقم بہ سرکار۔	۶۴
رعایا سے صرفہ وصول نہ کیا جانا پاٹ کی تیاری کا۔	۵۳
رعایا کی شکایت۔	۱۰۳
رقم سرکاری داخل کرنے کی نسبت فریقین کی رضامندی۔	۶۳

رقم ہراج بقایا میں محسوب کرنا۔	۱۴۴	سررشتہ مال کون سے پٹہ دار کو بے دخل کر سکتا ہے۔ ۴۳ و	۱۵۰
(ز)			
زائد ازقول پٹہ اراضی کا اخراج۔	۱۱۷	سررشتہ مال کے فرائض نسبت تصفیہ وراثت۔ ۲۱ و	۵۴
زر مالگزاری کا وصول کیا جانا قابض واقعی سے۔	۱	سرکار کا اختیار خدمت معاش عطیہ	
زر مالگزاری کی ذمہ داری برخلاف احکام مال	۱	سلطانی کے انتظام کی نسبت۔	۷۶
زمین پرمپوک وگائران کا لاؤنی پر اٹھانا۔	۱۲۶	سرکار کا اختیار نسبت اجازت تبنیت۔	۵۸
		سرکار کا اختیار وراثت میں۔	۸۱
زمین سنکم تالاب کا ہراج۔	۱۳۵	سرکار کی جانب سے تقرر گماشتہ کا عدم جواز۔	۱۰۰
زمین کاشت سنکم تالاب۔	۱۳۷		
زوجہ کا بمقابلہ بھائی کے وارث ہونا۔	۶۰	سرکاری کاغذات میں حسب منتخب انعام وارث کا نام شریک کیا جانا۔	۷۴
زوجہ کا انتقال وطن جو اُس کو اُسکے شوہر سے پہونچا ہو۔	۲۷	سرکاری ماہی تالاب کا عدم جواز۔	۱۲۳
زوجۂ کلاں کا احق پٹہ ہونا بصورت دو وزوجگان۔	۲۴	سرکاری ملازمت میں رکھا نہ جانا بدرویہ اشخاص کا۔	۱۲
زوجہ کے حقوق خاندان منقسمہ میں	۶۰	سزا ار مناسبت سے ہونا الزام کی پاداش میں	۲۶
زوجہ کی عذرداری کا اثر بہ کارروائی وراثت۔	۱۳۱	سزائے برطرفی از خدمت پٹواری گری۔	۳۸
		سزائے خلاف ورزی احکام سرکاری۔	۱۱۶
زوجہ کے حقوق۔	۲۴	سزائے معطلی۔	۱۱۰
س		سماعت نہ ہونا قبضہ بربناء رہن کے	
سپلنڈر کا بمقابلہ بند ہو کے وارث ہونا	۱	معاہدہ کا صیغہ مال میں۔	۱۲۰
سررشتہ مال سے قابض کی بیدخلی اور اُس کی ناجوازی۔	۲	سینارٹی وکارگذاری پر ترقی دیے جانیکا لزوم۔	۲۷

(ش)

شرائط مندرجہ صلحنامہ۔ ۱۳

شرط۔ ۱۰۷

شرط عدم انتقال بغرض تحفظ جائداد۔ ۱۰۷

شرکت خالصہ کا عدم جواز مشروط الخدمت
معاش کا۔ ۱۰۱

شرکت نام بہ منتخب انعامدار اور اُسکا اثر ۷۴
شکایت رعایا۔ ۱۰۳

شکم تالاب کے پانی کا پنچنامہ بعد از وقت
ہونیکا اثر۔ ۱۳۷

شہادت۔ ۲۷

(ص)

صاحب معاش کی حیات میں حصہ
آنہ واری میں نام شریک ہونیکا اثر۔ ۱۳۱

صلحنامہ۔ تعا

صوابدید تعلقدار صاحب کے خلاف
مرافعہ کی سماعت جائز نہ ہونا۔ ۱۶۵

صیغہ انعام کی دریافت کے بعد معاش
باخذ ربع حصہ حسب گشتی نشان ۱۰
سنہ ۱۳۱۰ف۔ ۴۱

صیغہ مال سے تصفیہ حقیت کا
کیا جانا۔ ۵۴

(ض)

ضبطی عارضی۔ ۹۰

ضبطی عارضی عمل جاگیر میں دخل دہی کا
عدم جواز۔ ۹۰

ضرر واقعی کے بغیر مرافعہ کا عدم جواز۔ ۱۲۵

ضمانت لیکر قبضہ کا بحال رکھا جانا
قابض سے۔ ۱۶

(ع)

عارضی ضبطی۔ ۹۰

عدالتی ڈگری کا پیش ہونا۔ ۸۸

عدم اطلاق تقسیم کا جبکہ وطن ایک ہو ۸۱

عدم جواز اصلاح غلطی۔ ۹۵

عدم جواز اضافہ جواز رو سے کاغذات
بعد وضعہ زمین تشخیص ہو۔ ۱۲۹

عدم جواز بحالی۔ ۴۱

عدم جواز تخفیف سزا بصورت حصول
رقم ناجائز۔ ۱۱۰

عدم جواز تقرر گماشتہ منجانب سرکار ۱۰۰

عدم جواز تنسیخ پٹہ۔ ۹۵

عدم جواز تنسیخ ہراج باضابطہ۔ ۱۱۹

عدم جواز دخل دہی کا ضبطی عارضی
عمل جاگیر میں۔ ۹۰

عدم جواز دستیابی کی وجہ بقایا۔ ۱۴۴

عدم جواز شکم تالاب کی زمین کو بلا

اجازت کاشت کرنیکا۔	۱۱۶
عدم جواز قبضہ سہ سالہ بلا وثیقہ بیع و استحقاق کا۔	۱۲۴
عدم جواز معاش مشروط الخدمت شرکیہ خالصہ کرنیکا۔	۱۰۱
عدم جواز معاوضۂ زمین جو از روئے کاغذات تشخیص ہو۔	۱۲۹
عدم جواز نیلام اراضی کا بعلت سرقہ	۱۳۰
عذرات مرافعہ۔ ۹۱ و ۱۲۲	۱۲۶
عذرات مرافعہ کا مواد مثل میں نہ ہونا	۹۱
عذر داری منجانب وارث نسبت تنسیخ راضی نامہ۔	۳۶
عذر کاشت نہ کیے جانیکا جمعبندی وصول رقم آبی زمین پر۔	۱۱۵
عذر ناقابل لحاظ کاشتکار بلا اجازت	۱۰۷
عطیہ سلطانی کا نسبت معطی کا منشاء۔	۷۶
علیحدگی گماشتہ پٹواری۔	۳
علیحدگی مددگار کا جواز۔	۸۴
عمل باری کا بتجربہ کار کے لحاظ سے ہو	۱۰۳
عمل جاگیر۔	۹۰
عمل جاگیر کا ضبطی عارضی میں بحال رہنا	۹۰
(غ)	
غلطی اصلاح کا عدم جواز۔	۹۵
غلطی حکامان کے باعث شخص غیر مستحق کے نام پٹہ ہونیکا اثر۔	۹۵
(ف)	
فائدہ ناجائز حاصل کرنے کی صورت میں سزا برطرفی کا جائز ہونا۔	۳۸
فرائض سررشتہ مال کی نسبت تصفیۂ وراثت۔	۵۴
فرزند اکبر کی موجودگی میں فرزند دوم کا پٹہ ہونے سے قیاس۔	۹۵
فریقین کا باری باری سے خدمت پٹواری گری انجام دینا۔	۱۳
فوتی راضینامہ دہندہ کا اثر بعد درگ مبادلہ و تصدیق راضی نامہ۔	۳۶
فیصلہ مرافعہ کے پہلے انتقال پٹہ دار کا اثر	۱۸
(ق)	
قابض۔	۱۰۲
قابض سے قابض وقت ورثا دسے ہیں	۱۰۲
قابض سے ضمانت لیکر قبضہ کا بحال رکھا جانا	۱۶
قابض کے لفظ کی تعبیر۔	۱۰۲
قابض کی بیدخلی سررشتہ مال سے اور اُس کی ناجوازی۔	۵۰
قابض واقعی سے زر مالگذاری کا وصول کیا جانا۔	۱

قابل کاشت اراضی کا معاوضہ۔	۱۲۹
قابل معافی ہونا تری کی رقسم کا۔	۱۰۲
قابل معافی اراضی خشکی بقدر ایک ایکر۔	۹۲
قانون مالگزاری اراضی۔	۱
قبضہ۔	۹۱
قبضہ برنباء رہن کے معاہدہ کا صیغہ مال سے سماعت نہ ہونا۔	۱۲۰
قبضہ سہ سالہ بلا وثیقہ بیع و استحقاق کا عدم جواز۔	۱۲۴
قبضہ کے ہمراہ باؤلی کھدوانا۔	۹۱
قبضہ کی تحقیقات دعوے رفع مزاحمت میں	۱۶
قبل از جمعبندی رجوع ہونا راضی نامہ دہندہ کا	
قبل تجویز ضلع اگر پٹہ دار کا انتقال ہوجائے تو مستقل پٹہ دار متصور نہ ہونا۔	۱۸
قرضہ۔	۱۲۰ و ۱۲۴
قبول سے خارج رقبہ کا اجارہ دار کے حق میں عدم رعایت۔	۱۶۱
قبول زائد اراضی کا اخراج۔	۱۱۷
قیاس۔	۹۰
قیاس فرزندوں کے نام پٹہ ہونے سے بموجودگی فرزند اکبر۔	۹۵

(ک)

کاشت بلا اجازت۔	۱۰۷
کاشت کرنیکا اثر باوجود ممانعت و بلا اجازت۔	۱۰۷
کاغذات سرکاری میں برنبائے اندراج نام غیر حق دار اور اسکی برطرفی۔	۳
کاغذات سرکاری میں حسب منتخب الانعام وارث کا نام شریک کیا جانا۔	۷۴
کلائنیت باعث پٹہ ہونا۔	۱۱۴

(گ)

گٹ نمبر اراضی کا پٹہ۔	۱۴۰
گشتی مابعد سے احکام قبل گشتی کا منسوخ نہ ہونا۔	۱۶۲
گشتی نشان (۱) سنہ ۱۳۲۶ ف۔	۹۱
گشتی " (۱۳) سنہ ۱۳۳۱ ف۔	۱۶۳
گشتی " (۱۷) سنہ ۱۳۱۹ ف۔	۱۰۳
گماشتہ اوطان لاوارث کا منجانب سرکار مقرر ہونا۔	۱۳۸
گماشتہ پٹہداری کی برطرفی برنبائے	

اندراج غیر حق داربہ کاغذات سرکاری ۳
درگماشتہ۔ ۱۳۸

(ل)

لاوارث اوطان۔ ۱۲۶
لاؤنی زمین پرپھوک وگاٹران۔ ۱۲۶
لزوم ترقی برنبائے سیبارٹی
دکارگزاری۔ ۲۷
لزوم وارث کو حکم دینے کا اوائی
خدمت کے لیے۔ ۱۰۰

(م)

متوفی کی زوجگان نہ ہونے کی
صورت میں زوجگان کا حق پٹہ ہونا ۲۴
محاصل کا وصول کرنا۔ ۱۴۴
محض ڈویژن کی منظوری سے پٹہ
مستقل تصور ہونا بصورت مرافعہ
تجویز ڈویژن۔ ۱۸
محکمۂ مال کا اختیار نسبت دلانے حصہ
مددگار وطن کا بلاوجہ دینا جبکہ بلا امداد ۱۵۴
انجام دہی پر آمادہ ہو۔ ۸۴
مرد زر وطن دہٹر کی۔ ۱۰۹
مشترکہ۔ ۲۷

مشترکہ کا لازمی قیاس وطن واحد پر ۸۱
مشروط الخدمت معاش۔ ۱۰۱
مشروط الخدمت معاش شریک
خالصہ کرنے کا عدم جواز۔ ۱۰۱
معاش باخذ ربع حصہ حسب گشتی
نشان (۱۰) سنہ ۱۳ف بعد دریافت
از حصۂ انعام۔ ۴۱
معاش کے چھوٹے حصہ دار کی نسبت
رعایت۔ ۷۰
معاش مشروط الخدمت۔ ۱۴۵ ۱۰۱
معافی۔ ۹۲
معافی اشجار مندرجۂ
اراضی اراضی انعام۔ ۹۴
معاوضہ۔ ۱۲۹
معاوضہ اراضی قابل کاشت۔ ۱۲۹
معطلی کی سزا ۱۴۷
معطلی کی سزا بوجہ عدم ارسال
رقم مالگزاری۔ ۱۴۷
معطلی کا منشاء۔ ۷۶
مقدار معافی اراضی۔ ۹۲
مقدار وراثت میں قبضہ وحصہ داری
کی تحقیقات کا عدم جواز۔ ۱۶۸
منتخب۔ ۱۰۱

منتخب انعام میں الفاظ دوامًا کا نہ لکھنا اور اُس کا اثر۔ ۶
منتخب بنام پٹیل ہونا شرکت خالصہ کا باعث نہیں۔ ۱۰۱
منشاء سرکار۔ ۸۱
منظوری وراثت بنام برادر حقیقی۔ ۵
منظوری وراثت بنام وارث قریب۔ ۱۶۷
منقسمہ۔ ۲۷
موقعی نقشہ بیع افتادگی اراضی منجانب تحصیلدار اور اُس کی وقعت۔ ۵۳
میعاد درخواست تنسیخ فیصلہ یکطرفہ ۳۰ یوم ہونا۔ ۳۳

(ن)

ناظم جمعبندی کا اختیار۔ ۱۱۶
نان ونفقہ کی مستحق ہونا بہ نظر پرورش سوتیلی ماں کا۔ ۱۳۳
نزاع متعلق حدود۔ ۱۶۳
نگرانی۔ ۱۴
نواسہ کے حق میں وطن کا انتقال۔ ۳۷
نواسی کا مستحق وراثت نہ ہونا دختر کی موجودگی میں۔ ۱۱۲
نیلام اراضی کا مقرر ہونا بموجب گشتی نشان (۱۶) ۱۳۳۱ف معتمد مال جس کی اشاعت بر بنائے احکام ضابطۂ دیوانی ہو۔ ۱۲۰

(و)

واپسی مقدمہ بغرض تجویز۔ ۹۱
وارث احق کی موجودگی کا اثر۔ ۱۱۲
وارث سپنڈہ۔ ۱۴۹
وارث سپنڈہ کا موجودگی میں دیگر لوگ مستحق وارث نہ ہونا۔ ۱۴۹
وارث کا نام شریک کیا جانا کا خدمات سرکاری میں بموجب منتخب انعام۔ ۷۴
وارث کو ادائی خدمت کے لیے حکم دینے کا لزوم۔ ۱۰۰
وارث ہونا دوجہ کا بمقابلہ بھائی کے ۴۰
وارث ہونا سپنڈہ کا بمقابلہ دختر کے ۴۲
زوجہ موجود۔ ۴۳
وراثت۔ ۲۷ و ۱۱۲ و ۱۳۱ و ۱۴۹
وراثت کی تحقیقات۔ ۵۵ و ۶۹
وراثت کی کارروائی میں زوجہ کی عذرداری کا اثر۔ ۱۳۱
وراثت کی منظوری بنام برادر حقیقی۔ ۵
وراثت مقدم مالی۔ ۱۳۱

وراثت میں سرکار کا اختیار۔	۸۱
ورثاء دیگر کا شریک ہونا آبنہ داری میں۔	۱۱۴
ورثاء شوہری کو جائداد مکسوبہ عورت پر حق وراثت حاصل ہونا۔	۷۴
ورثاء متعدد و تقسیم اوطان نہ ہو سکنے کے باعث پٹہ ایک کے نام کرکے دوسروں کو آبنہ داری میں شریک کرنا۔	۱۱۴
وصول مالگزاری بہ ضبطی پیداوار زمینات کاشت شدہ سے کیا جانا۔	۱۳۴
وطن جبکہ ایک ہو تقسیم کا عدم اطلاق	۸۱
وطن دار۔	۸۴
وطن دار کا مددگار۔	۸۴
وطن دار کا انتقال دوران کارروائی میں	۱۳۱
وطن دار کو مددگار بلا وجہ دینا جبکہ بلا امداد انجام دہی پر آمادہ ہو۔	۸۴
وطن دہگڑگی۔	۱۰۹
وطن دہگڑگی کا تعریف اوطان سرکاری میں داخل نہ ہونا۔	۱۰۹
وطن کا انتقال بحق نواسہ۔	۳۷
وطن کا انتقال منجانب زوجہ جو اسکو اُس کے شوہر سے پہونچا ہو۔	۳۷
وطن کے غیر منقسم ہونے سے اراضیات پٹہ کا بھی غیر منقسمہ تصور کیا جانا۔	۸
وطن واحد پر قیاس لازمی اشتراکہ کا	۸۱
(ہ)	
ہدایت عدالت دیوانی۔	۱۵۴
ہراج۔	۱۲۳ و ۱۳۵
ہراج اراضی گٹ نمبر چھوڑی کا لزوم۔	۱۴۰
ہراج باضابطہ کی تنسیخ کی درخواست	۱۱۹
ہراج باضابطہ کی تنسیخ کا عدم جواز باوجود فائدہ سرکاری۔	۱۱۹
ہراج حق مقابضت۔	۴۴ او ۱۴۶
ہراج زمین شکم تالاب۔	۱۳۵
ہراج سہ بارہ محکمہ مجاز کا باضافہ سال ماسبق کا جواز۔	۱۳۳
ہراج کی رقم بقایا میں محسوب کرنا۔	۱۴۴
ہراج ماہی تالاب سرکاری۔	۱۲۳
ہمشیرہ کا احق ہونا از روئے دہرم شاستر بمقابلہ سوتیلی ماں کے۔	۱۳۳

تمام شد

دکن لا رپورٹ

جلد سیزدہم

حصہ سوم

مالگزاری

صیغہ تجویز ثانی

نمبر مثل ۱۸/۱ سنہ ۱۳۳۰ف
م ۵ مہر سنہ ۱۳۳۱ف

رامچندر صورت رام — تجویز ثانیخواہ - بوکالت پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل -

بنام

موہن لعل — تجویز ثانی علیہ - بوکالت رائے گنپت لال صاحب وکیل -

زر مالگزاری کی نفاذ ایسی بروئے احکام مال - دفعہ ۱۵ قانون مالگزاری اراضی - قابض واقعی سے زر مالگزاری کا وصول کیا جانا - ٹپہ دار احتیاط بنام قابض -

تجویز ہوئی کہ

گو بروئے احکام مال زر مالگزاری کی ادائی کا ذمہ دار ٹپہ دار ہے مگر جب ٹپہ دار خود باظہار واقعات و تعلقات صاف طور پر ایک دوسرے شخص کا اراضی ٹپہ کے چند نمبرات پر قابض ہونا بتلا کر اُس سے زر مالگزاری کی وصولی کی درخواست کرے تو ایسی صورت میں اُس شخص سے زر مالگزاری وصول کرنا چاہیے جو واقعی قابض اراضی ہے -

واقعات یہ ہیں کہ سروے نمبر ۲۳۴-۲۳۶-۲۴۷-۲۹۸-۲۹۹-۵۸-۱۳۹-۱۴۰ واقع موضع کمکرن ٹاکلی رام چندر صورت کے نام ٹپہ ہیں - جملہ (۸) نمبروں کے منجملہ سروے نمبر ۵۸-۱۳۹-۱۴۰ موہن لال ولد صورت رام کے قبضہ میں ہیں بقیہ ۵ نمبر تجویز ثانی کے قبضہ میں ہیں اور یہ دونوں باہم حقیقی بھائی ہیں لیکن آخر سنہ ۱۳۲۷ف تک سرکاری رقم رامچندر صورت رام کی جانب سے داخل تحصیل ہوتی رہی -

اسکے بعد رامچندر صورت رام نے بتاریخ یکم خورداد سنہ ۱۳۲۳ف تحصیل پرہبنی میں یہ درخواست پیش کی کہ اس سے پہلے سائل ۳ نمبروں کی رقم قابض سے وصول لینے کی نسبت عرضی دی تھی مگر تحصیل نے سائل ہی سے رقم وصول کرنے کی نسبت حکم جاری کیا -

ناراضی تجویز سابق صدر المہام صاحب مال نشان فیصلہ ۹۵ مورخہ ۵ امہر سنہ ۱۳۲۹ف -

رامچندر ولد صورت رام
بنام
موہن لال

گو سائل نے قسط اول ۱۳۲۸ف کی رقم داخل سرکار کردی ہے مگر قسط دوم ۱۳۲۸ف کے موقع پر پھر وہی جھگڑا پیدا ہوا ہے اس لیے (۵) نمبروں کی رقم سائل سے اور (۳) نمبر کی رقم موہن لال سے وصول فرمائی جائے۔

اس درخواست پر تحصیلدار صاحب نے بتاریخ یکم خورداد ۱۳۲۸ف یہ تجویز کی کہ پٹیل وپٹواری کے نام حکم اجرا کیا جائے کہ فوراً پٹہ دار اراضی سے زر مالگزاری وصول کریں۔ بموجودگی پٹہ دار دوسروں سے وصول رقم کی فکر تحصیل کے لیے غیر ضروری ہے۔

بنا راضی تجویز تحصیل رامچندر صورت رام نے محکمہ ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو اول تعلقدار صاحب نے ذریعہ نشان ۵۰ انفصال مورخہ ۲ بہمن ۱۳۲۸ف یہ فیصلہ فرمایا کہ "قانون صاف ہے کہ اگر قابض رقم ادا نہیں کر سکتا تو پٹہ دار سے وصول ہونا چاہیے تحصیلدار صاحب نے بلا اطمینان پٹہ دار سے وصول کا حکم دیا۔ دیکھو دفعہ ۱۰۵ قانون مال قابض کاشت کرتا ہے تو اس سے وصول دشوار نہیں ہو سکتی۔ پس تحصیل کو کوشش کرنا چاہیے کہ قابض سے رقم وصول کی جائے اگر نا ممکن ہو تو پٹہ دار سے وصول کیجائے لہذا مرافعہ منظور اور فیصلہ تحصیل بقدر ترمیم منسوخ"۔

بنا راضی فیصلہ محکمہ ضلع موہن لال ولد صورت رام نے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ نشان ۱۸۳ انفصال مورخہ ۹ آبان ۱۳۲۸ف یہ فیصلہ فرمایا کہ دفعہ ۱۰۳ قانون اراضی مالگزاری و دفعہ ۱۵ قانون مذکور صاف ہے۔ پٹہ دار بھی زر مالگزاری کی ادائی کا ذمہ دار ہے اگر کسیطرح مالگزاری پٹہ دار سے وصول نہ ہو سکے تو سرکار کو اختیار حاصل ہے کہ جس کے قبضہ میں اراضی ہو وصول کرے اگر شکمیدار پٹہ دار کو رقم نہ دے تو اسکا چارہ کار قانونی جدا ہے اسکو وہ اختیار کرتا ہے مگر پٹہ دار ہو کر ادائی رقم مالگزاری سے اسکی پہلو تہی جائز نہ ہوگی۔ اس اصول پر تجویز ضلع میں دست اندازی کرنا پڑتا ہے لہذا مرافعہ منظور حسب صراحت بالا عمل ہو۔

بنا راضی فیصلہ صوبہ داری رامچندر ولد صورت رام نے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا تو محکمہ ہذا سے حسب الحکم راجہ صدر المہام صاحب بہادر مال ذریعہ نشان ۹۵ انفصال مورخہ ۱۵ آذر ۱۳۲۹ف یہ فیصلہ کیا گیا کہ "تجویز صوبہ دار صاحب کی بالکل درست اور منشاء دفعہ ۱۰۳ قانون مال کے مطابق ہے۔ اس تجویز صوبہ داری کی نا راضی سے اپیل دائر ہونا چاہیے تھا کہ فیصلہ میں کوئی بے ضابطگی یا نا انصافی نہیں ہوئی ہے لہذا مرافعہ نا منظور فیصلہ صوبہ دار صاحب بحال رہے" اسکے بعد رام چندر ولد صورت رام نے بنا راضی فیصلہ راجہ صدر المہام بہادر مال محکمہ ہذا میں تجویز ثانی پیش کی ہے۔

تنقیح مثل پیش ہوئی۔ رائے گنیش راؤ صاحب منجانب نظر ثانی خواہ و رائے گنپت لال صاحب منجانب نظر ثانی علیہ حاضر ہیں۔ مباحث سماعت کیے گئے اور فیصلہ جات تحت و دفتر معتمدی مال دیکھے گئے۔ جھگڑا درحقیقت بھائی میں ہے منجملہ (۸) نمبرات کے (۵) نمبرات برادر کلاں (نظر ثانیخواہ) کے قبضہ میں ہیں اور (۳) نمبرات برادر خورد (نظر ثانی علیہ) کے قبضہ میں ہیں۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی اراضی پر کاشت خود کرلیتا ہے مگر چونکہ پٹہ کامل نظر ثانی خواہ کے نام سرکاری کاغذات میں ہے اسلیے زر مالگزاری کی ادائی کیلیے نظر ثانی خواہ کو ذمہ دار صوبہ دار صاحب نے قرار دیا ہے۔

دفر متعددی سے بھی علاقہ داری کی رائے بصیغہ مرافعہ بحال رہی ہے جس کی یہ نظر ثانی ہے اسمیں شک نہیں ہے کہ بروئے احکام زر مالگزاری کی ادائی کا ذمہ دار ٹپہ دار ہی ہوا کرتا ہے مگر جب ٹپہ دار خود باظہار واقعات و تعلقات صاف و صحیح طور سے ایک دوسرے شخص کا اراضی ٹپہ کے چند نمبرات پر قابض ہونا بتلا کر شخص قابض سے رقم سرکاری کے وصول کی درخواست کرے اور فریق ثانی بھی قبضہ سے منکر نہ ہو تو پھر باوجود تسلیم اس امر کے کہ نظر ثانی خواہ برائے نام ٹپہ دار ہے اُسکو زیر بار کرنے کی کوئی وجہ پائی نہیں جاتی ہے۔

تھوڑی دیر کے لیے اگر بہ مجوا ردفعہ (۵۱) و ۱۰۳ قانون مالگزاری ہم ٹپہ دار کو ذمہ دار قرار دیں جیسا کہ پہلے قرار دیدیا گیا ہے تو پھر ہمارے روبرو دوسرا سوال یہ رہجاتا ہے کہ کیا اگر ٹپہ دار بعد ادائی رقم سرکاری دوسری درخواست وصول رقم سرکاری میں امداد کے لیے پیش کرے تو پھر اس کارروائی میں دوسری مثل قایم اور مقدمہ بازی کے دوران کو دفاتر سرکاری میں بڑھانا مناسب ہوگا۔

ہماری اس رائے فرضی صدر کے جواب میں خود ہم کو یہ کہنا پڑیگا کہ قانون اور قواعد ہر دو کے معنی انصاف اور سہولت کے پیدا کرنے کے ہیں نہ کہ طوالت تو پھر کیوں ایسا علاج نہ کیا جاوے کہ دائمی جھگڑا دور ہو۔ دائمی فساد اور نفاق فریقین کے دور کرنیکی صورت یہ ہے کہ بقدر نمبرات مقبوضہ فریقین ٹپہ داری کا عمل کیا جاوے۔ یعنی ۵ نمبرات مابہ البحث کا ٹپہ تو نظر ثانی خواہ کے نام رہے اور (۳) نمبرات مقبوضہ نظر ثانی علیہ کا ٹپہ نظر ثانی علیہ کے نام قایم کیا جاوے تا ہر دو فریق بہ حیثیت ٹپہ داری کے اپنی اپنی اراضی ٹپہ کی زر مالگزاری کی ادائی کے ذمہ دار ہو جاویں اور دائمی جھگڑا دور ہو۔

بوجوہ صدر تجویز ہوئی کہ نظر ثانی منظور حسب صراحت بالا احکام جاری کیے جاویں۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال۔

صیغۂ نگرانی مال

نشان ۹۹ مثل ۳۰ شہریور ۱۳۲۹ ف
م ۵ مہر ۱۳۳۱ ف

مکند و بجناتھ نگرانی خواہ - بوکالت پنڈت انبا داس راؤ صاحب وکیل۔

بنام

سرکار عالی .... طرف ثانی۔

گماشتہ پٹواری کی برطرفی بربنا ر اندراج نام غیر حق دار بہ کاغذات سرکاری۔ علیحدگی گماشتہ پٹواری۔

تجویز ہوئی کہ بلا حکم سرکاری پٹواری کا کاغذات سرکاری (انعام پترک) میں غیر حق دار کا نام داخل کرنا خلاف قانون عمل کرنا ہے اور پٹواری کو اس جرم کی پاداش میں جو سزا برطرفی دیگئی ہے مناسب و واجبی ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی الشونت راؤ ولد امرت راؤ دیشمکھ نے ۲۹ اسفندار ۱۳۱۹ ف کو تحصیل راجورہ میں یہ درخواست پیش کی کہ موضع نائیگاؤں میں اراضیات انعامی سروے نمبر ۱۶-۲۲-۲۳ بموجب منتخبہ سررشتۂ انعام نشان تعمیلی ۱۲۴۶ بابتہ ۱۲۹۰ ف سائل اور

بنا ر امضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف نشان فیصلہ ۶۱ مورخہ ۶ فروردی ۱۳۲۹ ف -

مکند و بجیا تھ بنام سرکار عالی

عبد السبحان کے نام بحال ہیں - اگرچہ بلحاظ کلانیت انعام پترک میں سائل کے نام کے ساتھ عبد السبحان کا نام بھی شریک ہی مگر سائل بلا شرکت غیرے قابض و متصرف ہے - مگر سنہ رواں میں پٹواری نے بد دیانتی سے بلا وثائق مسمیان کھنڈ یراؤ و نرسنگراؤ وغیرہ کا نام انعام پترک میں شریک کیا ہے حالانکہ حسب فیصلہ محکمہ اول تعلقداری ضلع بیدر نشان (۲۳) بابتہ ۱۳۰۴ف انعام پترک میں ۱۳۰۵ف سے سائل کا نام مسلسل شریک ہوتا رہا ہے فیصلہ کی نقل توقیعی دریافت پیش کیجاتی ہے - جدید اسما انعام پترک سے حذف فرمائے جائیں "

نیز عرضی گذار نے اسی مضمون کی اور ایک درخواست ڈویژن میں بھی پیش کی اور فیما بین تحصیل ڈویژن پٹواری کد سعہ کا غذات طلب کرنے کی نسبت کارروائی ہوتی رہی - بالآخر دستور برز وجی دوم تعلقدار ڈویژن اودگیر نے بتاریخ ۲۶ شہریور ۱۳۲۶ف یہ تجویز کی کہ

" بلونت راؤ کارکن کو جب وظیفہ ہوگیا ہے تو اب اسکی نسبت کوئی کارروائی نہیں ہوسکتی - اس سے زیادہ اور کیا سزا ہوسکتی ہے - کہ وہ خود وظیفہ سے علحدہ ہوگیا ہے - پٹواری اپنے قصور کا اعتراف کرتا ہے - مگر بلونت راؤ کے کہنے کے مطابق عمل کرنا بیان کرتا ہے بلا حکم تحصیل صرف کارکن کی زبانی بیان پر کاغذات سرکاری میں عمل کرنا خود قصور ہے - پٹواری کو چاہیئے تھا کہ اگر بلونت راؤ نے کہا تھا تو اس سے تحریری حکم لیتا یا تحصیل کو اطلاع دیکر بعد حصول اجازت تحصیل عمل کرتا - مگر یہ امر اس سبب سے نہیں کیا کہ اسکو ایسے خلاف ضابطہ حکم ملنے کی تحصیل سے کب اُمید تھی - بلکہ طریقہ عمل سے یہ پایا جاتا ہے کہ پٹواری نے بطور خود عمل کیا ہے اور اپنے بچاؤ کے لیے کارکن کا نام بتلایا ہے جو قرین قیاس نہیں ہے بہرحال پٹواری قصوروار ہے لہذا پٹواری جو بحیثیت گماشتہ کارگزار ہے خدمت سے علحدہ کیا جائے - اور وطندار کو حکم دیا جائے کہ خود کام کرے - یا دوسرا گماشتہ پیش کرے - ورنہ منجانب سرکار انتظام کیا جائے گا -

بنا راضی تجویز ڈویژن مکند و بجیا تھ نے محکمہ ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو اول تعلقدار صاحب نے ذریعہ فیصلہ نشان (۳۴۹) مورخہ ۱۸ اتیر ۱۳۲۷ف یہ فیصلہ فرمایا کہ " مرافعہ کی جانب سے وکیل صاحب کی بحث سماعت کیگئی - فیصلہ ڈویژن دیکھا گیا - گماشتہ پٹواری کی بدنیتی صاف طور سے ظاہر ہے کہ ایک کارکن کے زبانی کہنے پر کاغذات سرکاری میں عمل کیا - یہ فوجداری سپرد کرنے کے قابل تھا مگر سوم تعلقدار صاحب نے علحدہ کر دیا جو خفیف سزا ہے مگر جب عمل ہوگیا ہے تو ہم بھی قایم رکھتے ہیں لہذا مرافعہ نامنظور فیصلہ تحت بحال "

بنا راضی فیصلہ محکمہ ضلع مکند و بجیا تھ نے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ

نشان فیصلہ (۶۱) مورخہ ۱۰۔ فروردی ۱۳۲۹ف یہ فیصلہ فرمایا کہ "عذر مرافع لغو ہے۔ جمعبندی کارکن کا زبانی حکم مرافع کو بری الذمہ نہیں کر سکتا لہذا مرافعہ نامنظور و حکم ضلع بحال"

اب بنا راضی فیصلہ صوبہ داری مکند ویجناتھ نے محکمہ ہذا میں نگرانی پیش کی ہے۔

تمہید۔ سوال یہ ہے کہ جب اس اندراج کے لیے کوئی حکم حاکم مجاز کا نہیں تھا تو گماشتہ پٹواری نے کیسے کیا۔ گماشتہ پٹواری لکھتا ہے کہ کارکن جمعبندی کے کہنے سے کر دیا مگر کوئی حکم حاکم مجاز کا نہیں پیش کیا۔ واقعہ اندراج کا اُس کو اقبال ہے تو اس صورت میں نقول پیش کرنا جس سے اس کے اندراج (اقبال) مستند ہ کا ثبوت ہوتا ہے۔ غیر متعلق ہے۔ کسی مزید تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے۔ نگرانی خارج کی جائے۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال۔

نشان اشتمل ۸۸ ۱۳۳۰ف
م ۲۷ شہریور ۱۳۳۱ف م ۱۸ ذیحجہ ۱۳۴۰ھ

صیغہ مرافعہ عطیات

لکشما زوجہ رنگا چاری .... **نظر ثانی خواہ بوکالت**

نبام

نرسہوال آچاری .... **نظر ثانی علیہ بوکالت**

تحقیقات وراثت۔ منظوری وراثت نبام برادر حقیقی۔

ایک انعام دار کے فوت ہونے پر اس کی زوجہ نے اس بنا پر دعویدار ہوئی کہ خاندان منقسمہ ہے وراثت اُسکے نام منظور کی جائے۔ متوفی کے بھائی نے عذرداری کی کہ خاندان مشترکہ ہے اُس کے نام وراثت منظور کی جائے۔

باب حکومت سے تجویز ہوئی کہ

وراثت برادر حقیقی کے نام اس شرط سے منظور کیجائے کہ تاحیات بیوہ متوفی کو جاگیر میں نصف حصہ ملتا رہے۔

یہ تجویز ثانی بنا راضی فیصلہ صدر کہ اجلاس ثلاثہ پیش ہوئی ہے۔ واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ رنگا چاری انعامدار قبل صدور منتخب فوت ہو گیا۔ مسمی راگھو اچاری فرزند متوفی ابولایت مادر خود لچھما فوتی انعامدار کی اطلاع دی۔ بانتظار صدور منتخب کارروائی وراثت ملتوی رہی۔ ۱۳۲۴ف میں انعامدار متوفی کے نام منتخب صادر ہوا۔ اس عرصہ میں فرزند انعامدار بھی فوت ہو گیا۔ مسماۃ لچھما زوجہ انعامدار متوفی دعویدار وراثت ہوئی۔ کہ بوجہ انقسام خاندان اپنے نام وراثت منظور ہو۔ مسمی نرسہوان چاری برادر انعامدار نے عذرداری کی کہ بوجہ اشتراک اپنے نام وراثت منظور کیجائے۔ ڈویژن کی تحقیقات میں جائداد منقولہ کی تقسیم ہونا اور اراضیات انعامی میں عذردار کا نصف حصہ لینا ثابت

بنا راضی فیصلہ محکمہ ہذا مورخہ ۹۔ خورداد ۱۳۳۰ف

ہونے سے ڈویژن نے لچھما زوجہ انعامدار متوفی کے نام وراثت منظور کرکے نرسہواں جاری کا نام بحصہ مساوی درج شکمی کرنے کی رائے دی۔

ضلع اور صوبہ داری نے فیصلہ ڈویژن سے اتفاق فرمایا۔ عندالمرافعہ معزز اجلاس ارکان ثلاثہ باب حکومت سے نرسہواں جاری انعامدار کے نام وراثت منظور اور اسکی شکمی میں زوجہ انعامدار متوفی کا نام تاحیات بقدر نصف درج فرمانیکا فیصلہ صادر فرمایا گیا۔

اس فیصلہ کی ناراضی سے مسماۃ لچھما نے باجلاس ثلاثہ تجویز ثانی پیش کی ہے جو دراصل اجلاس ثلاثہ کے فیصلہ کی تجویز ثانی باب حکومت میں ہونی چاہیئے۔

عذرات کا حاصل یہ ہے کہ انعامدارہ تجویز ثانی خواہ اپنے عذرات میں بیان کرتی ہے کہ انعام کثیر التعداد متعلق بہ جاگیر ہونے سے محتاج منظوری بارگاہ خسروی ہے اور تجویز ثانی خواہ کو دو لڑکیاں ہیں آیندہ بقاء خاندان کے لیے وہ متبنیٰ بھی لیگی اور استدعا یہ ہے کہ حسب رائے ڈویژن و ضلع و صوبہ داری بحیثیت خاندان منقسمہ سائلہ کے نام وراثت منظور اور وراثت کی منظوری بارگاہ خسروی سے حاصل فرمائی جائے۔

تجویز ۔ مثل مقدمہ لکشما زوجہ رنگا جاری بنام نرسہواں جاری بناراضی فیصلہ مصدرہ اجلاس ثلاثہ پیش ہوئی اور باب حکومت سے یہ تجویز ہوئی کہ اجلاس ثلاثہ سے جو فیصلہ صادر کیا گیا ہے وہ درست ہے۔ چونکہ یہ مقدمہ حصہ دار جاگیر سے متعلق ہے اسلیے رائے اجلاس ثلاثہ کی منظوری کیلیے بارگاہ خسروی میں عرضداشت پیش کی جانی چاہیئے حسبہ معروضہ پیش کیا گیا تو بارگاہ خسروی سے بذریعہ فرمان مبارک مورخہ ۸ ذیحجہ ۱۳۴۳ھ یہ حکم شرف نفاذ پایا۔ کہ باب حکومت کی رائے کے مطابق متوفی کی وراثت اُسکے بھائی نرسہواں جاری کے نام اس شرط سے منظور کیجائے کہ متوفی کی بیوہ لکشما اُس کی شکمی میں رہکر تاحیات نصف حصہ پاتی رہے۔ لہذا حکم ہوا کہ نظر ثانی نامنظور۔ حسب صراحت بالا عمل ہو۔

حسب الحکم عالی جناب نواب صدر اعظم بہادر باب حکومت

صیغہ مرافعہ عطیات

ہنمنتا جاری وغیرہ مرافعان ۔ بوکالت پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل ۔

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ ۔ بوکالت ....

۲۶ سوان
مثل نمبر ۸/۸۷
۱۳ امرداد
۱۳۳۱ف

مرافعہ بناراضی تجویز سابق صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف فیصلہ نشان ۱۱۶ بابتہ ۱۳۳۶ف

ہنمنتا چاری بنام سرکار عالی

منتخب انعام میں الفاظ دواماً کا نہ لکھنا اور اُس کا اثر۔

تجویز ہوئی کہ گو منتخب میں الفاظ دوام کے نہ لکھے گئے ہوں۔ اگر کوئی دوسری قید منتخب میں قایم نہیں کیگئی ہو تو یہی سمجھا جائیگا کہ انعام دواماً بحال کیا گیا ہے۔

واقعات اینکہ سررشتۂ انعام سے ذریعۂ منتخبہ نشان تعمیل ۲۲۰۸ م ۲۰ مہر سنہ ۱۲۹۷ ف خیراتی اراضی انعام ۱۱؍ بیگہ ونقدی دھرماورد (۲؍ پیسے) کی دریافت بمقابلہ کشتا جاری ہو کر یہ تصفیہ ہوا کہ ۱۱؍ بیگہ اراضی مذکور باخذ چوتھائی حصہ محاصل درسرکار بحال وجاری رہے اور نقدی علی حالہ موقوف رہے۔

اسکے بعد صاحب منتخبہ کے فوت ہونے پر اُس کی وراثت اُس کی زوجہ وینوبائی کے نام منظور ہونا فیصلۂ زیراپیل سے ظاہر ہے۔ بعد مسماۃ وینوبائی بتاریخ ۳۰ ؍ امرداد سنہ ۱۳۱۹ ف لاولد فوت ہوئی ساجرائے اشتہار پر کوئی دعویدار رجوع نہ ہوا۔ بعد انقضائے مدت معاش کی ضبطی عمل میں آئی تو ایک سال دو ماہ کے بعد مسمیان گوبنداچاری وہنمنتاچاری رجوع ہوئے مگر دوران کارروائی میں گوبنداچاری فوت ہو گیا اُسکے فرزندان بولایت عم خود پیش ہوئے اس پر تحصیل نے بعد کارروائی ضابطہ بعد ترتیب تختہ یہ رائے دی کہ خاندان منقسمہ ہے اور دعویداران اندرون مدت رجوع نہیں ہوئے اور نہ درخواست معافی ایام غیر حاضری پیش ہوئی۔ منتخبہ میں بحالی دوام کے الفاظ بھی نہیں ہیں اسلیے معاش شریک خالصہ کر کے اراضیات کا پٹہ دعویداروں کے نام کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ دعویداروں کے نام انعامدار متوفی کی نویں پُشت کے قرابت دار ہیں اسپر تعلقدار صاحب ضلع نے بحوالہ گشتی نشان ۶۸ بابتہ سنہ ۱۳۲۴ ف کارروائی وراثت کو نامنظور کر کے معاش شریک خالصہ اور تاریخ فوتی وینوبائی سے محاصل اراضیات قابض سے وصول اور جمع سرکار ہو اور جو مستحق ہو اُس کے نام پٹہ کیا جائے ورنہ حق مقالہضت ہراج کیا جانیکا حکم دیا اسکی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ کیا گیا جو نامنظور ہوا۔ اب اُس کی ناراضی سے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش ہوا ہے۔

تنقیح۔ دُور کا وارث نویں پشت کا ہونا ظاہر کر کے معاش شریک خالصہ کرنے کی رائے حکام تحت نے ظاہر کی ہے مگر بتایا جاتا ہے کہ وارث چوتھی پشت میں ہی قریب کا ہے اور اس کے سوائے کوئی دعویدار نہیں۔ نہ منتخبہ بحالی دوام کا ہے۔ گو الفاظ دوام کے نہ لکھے گئے ہوں مگر کوئی اور قید نہیں ہے تو دواماً ہی سمجھا جائیگا۔

یہ عذرات قابل التفات نظر آتے ہیں اسلیے اسپر مکرر غور کر کے فیصلہ ہونا چاہیے۔ لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ منظور ہو حسب ہدایت صدر عمل ہو۔

حسب الحکم جناب ناظم صاحب عطیات

نشان ۱۳۴۱ف اپیل ۸۹/۱۳۴۰ف
م ۵ مہر سنہ ۱۳۴۱ف

صیغۂ نگرانی

راؤجی — نگرانی خواہ بوکالت رائے ہیم چند رصاحب وکیل

بنام

مسماۃ پاروتی بائی — نگرانی علیہا بوکالت پنڈت ابنا داس راؤ صاحب وکیل

امر مانع تقریر مخالف۔ وطن کے غیر منقسمہ ہونے سے اراضیات پٹہ کا بھی غیر منقسمہ تصور کیا جانا۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ وطن کی نسبت مشترکہ ہونا قرار دیا گیا ہے تو اراضیات پٹہ کی نسبت جو وطن سے تعلق رکھتے ہوں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اس میں تقسیم واقع ہوئی ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ یہ کارروائی مسمی صاحب راؤ ولد رام راؤ کے پٹہ اراضیات کے متعلق ہے صاحب راؤ کے مورث اعلیٰ کا نام کاسی راؤ تھا۔ جسکو چار[۴] فرزند تھے۔ رام راؤ[۱] پدر صاحب راؤ۔ راؤجی[۲]۔ باجی راؤ[۳]۔ نام دیو[۴]۔ صاحب راؤ کے نام مواضعات ذیل ہیں۔ (۱۷) نمبروں کا پٹہ تھا۔

نشان سلسلہ	نام موضع	نام تعلقہ	تعداد سروے نمبر	رقبہ	رقم
۱	مرکھل	پربھنی	۱۵	۱۳۱ ایکڑ ۱ گنٹہ	۱۳۲ روپے
۲	واماپور	”	۲	۳۵ گنٹہ	۵ روپے
میزان	میزان	—	۱۷ نمبر	۱۳۱ ایکڑ ۳۶ گنٹہ	۱۳۷ روپے

صاحب راؤ بتاریخ ۱۱ مہر ۱۳۳۵ف فوت ہوا۔ مقام پٹواری نے تختہ فوتی بھیجکر اطلاع دی کہ متوفی کے ورثا اور اراضیات کے شکمیداروں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اسماء ورثا متوفی	اسماء شکمیداران	
(۱) مسماۃ سکوبائی۔ مادر صاحب راؤ متوفی۔	(۱) راؤجی کاسی راؤ۔	۴/
(۲) مسماۃ سرسپتی بائی زوجہ ”	(۲) باجی راؤ کاسی راؤ۔	۴/
(۳) مسماۃ پاروتی بائی ” ”	(۳) نامدیو کاسی راؤ۔	۴/
	(۴) نمبردار۔	۴/

مسماۃ سرسپتی بائی و پاروتی بائی زوجگان متوفی نے یہ خواہش کی کہ پٹہ اپنے نام کیا جائے۔ راؤجی۔ باجی راؤ۔ نامدیو نے عذرداری کی کہ پٹہ اپنے اپنے نام ہونا چاہیئے۔

نیا راضی تجویز صوبہ دار صاحب اورنگ آباد نشان فیصلہ مورخہ ۲۵ مہر ۱۳۳۷ف

راؤجی
بنام
پاروتی بائی

دوران کارروائی میں نامدیو فوت اور سندر راؤ بالغ فرزند نامدیو قایم مقام قرار پایا - اور باجی راؤ نے اوخال درخواست سے انکار کر کے دعوے سے دست برداری کی غرض تحصیلدار صاحب نے تحقیقات ختم کر کے بتاریخ ۲۷ آبان ۱۳۲۶ف اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ

"پٹہ اراضیات بنام راؤجی کر کے نصف حصہ کل نمبرات میں بحیثیت شکمیداری سرسوتی بائی و پاروتی بائی کا اور چار آنہ کی شکمی سندر راؤ نابالغ نامدیو کی قایم ہونا مناسب ہے اور چار آنہ کا حصہ راؤجی پٹہ دار کا رہیگا -

چنانچہ تختۂ وراثت نمبرداروں پر بتاریخ ۲۰ دی ۱۳۲۷ف دوم تعلقدار صاحب ڈویژن نے حسب رائے تحصیلدار صاحب وراثت کی منظوری صادر کی - بنا راضی تجویز بالا سرسوتی بائی اور پاروتی بائی زوجگان متوفی نے محکمۂ دوم تعلقدار صاحب ڈویژن پربھنی میں مرافعہ پیش کیا تو دوم تعلقدار صاحب نے ذریعہ نشان انفصال ۳۲ مورخہ ۵ اردی بہشت ۱۳۲۷ف یہ فیصلہ کیا

"تجویز تحصیل و محکمۂ ہذا میں کوئی سقم نظر نہیں آیا ہے لہذا مرافعہ نامنظور"

اس کے بعد مسماتان مذکورہ نے محکمۂ ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو مولوی وحید الدین صاحب اول تعلقدار صاحب ضلع نے ذریعہ نشان انفصال ۶ مورخہ ۲ - تیر ۱۳۲۶ف پاؤتی بک جو دفتر ابتدائی میں پیش نہیں ہوئی تھی - بصیغۂ مرافعہ پیش ہونے کی وجہ سے مقدمہ مسترد فرمایا کہ عمل مندرجہ پاؤتی بک کی نسبت تحقیقات کر کے فیصلہ کیا جائے -

اس کی ناراضی سے راؤجی نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ نشان انفصال ۱۸۶ مورخہ ۱۲ - امرداد ۱۳۲۷ف مرافعہ نامنظور فرمایا - غرض ان مراحل کے طے ہونے کے بعد تحصیلدار صاحب نے تحقیقات کر کے بتاریخ ۲۷ - مہر ۱۳۲۸ف اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ

"پٹہ اراضیات بنام راؤجی عم کلاں نمبردار متوفی اور نصف کی شکمی ہر دو زوجگان کی اور ۴ کی شکمی نبیرۂ نامدیو مسمی سندر راؤ کی ہونا مناسب ہے"

جب یہ کارروائی بغرض منظوری ڈویژن میں پیش ہوئی تو مولوی محمد حکمت اللہ صاحب دوم تعلقدار ڈویژن نے بتاریخ ۲۰ تیر ۱۳۲۹ف تختہ پر بصراحت ذیل منظوری صادر کی کہ

کاسی راؤ مورث اعلیٰ کے چار فرزند مسمیان رام راؤ - راؤجی - باجی راؤ - نامدیو ہیں - رام راؤ کا فرزند مسمی صاحب راؤ اور اس کی دو زوجہ مسماۃ سرسوتی بائی کلاں فوت - پاروتی بائی زوجہ خورد بقید حیات ہے اس کے بطن سے دو لڑکیاں ہیں - راؤجی - باجی راؤ حاضر دار ہیں - نامدیو متوفی کا فرزند گنپت راؤ فوت ہوا - زوجہ گنگو بائی موجود ہے

مادھوراؤ متوفی ولد نامدیو متوفی کا فرزند مسمی شنکر راؤ موجود ہے ۔

راؤجی
بنام
پاروتی بائی

سرسوتی بائی نے پٹہ اپنے نام اور نسکی نصفی پاروتی بائی کے نام رہنے کی استدعا کی ۔ راؤجی ۔ باجی راؤ نے عذرداری کی ۔ وطن اور اراضیات کو بوجہ خاندان مشترکہ ہونیکے اپنے نام پٹہ کی خواہش کی ۔ سرسوتی بائی فوت ہوگئی ۔ باقی دعویدارہ پاروتی بائی بقید حیات ہے اس کی جانب سے شہادت پیش ہوئی شہادت سے ثابت ہے کہ سنہ ۱۸ ف ۔ اٹھارہ سال ہوئے کہ باہم اراضیات کی تقسیم ہوچکی ہے اور ہر ایک شخص اپنے حصہ پر قابض و متصرف ہے اور اس کی تائید میں پاوتی بک پیش کیگئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک نے اپنے حصہ کی بابتہ کی اراضیات کی رقم ادا کی ہے ۔ فروگذاشت مقدم پٹواری کی ہے ۔ کہ انھوں نے تفصیل نمبروں کی نہیں کی ۔ پاوتی بک کا مقابلہ کردی سے ہوچکا ہے ۔ کردی اور پاوتی بک باہم مطابق ہیں تقسیم نامہ جانوران پیش ہوا ہے ۔ بموجودگی دیگر شہادت کے یہ بھی واقعہ متعلقہ ضرور ہے ۔ اسپر بحث کیجاسکتی ہے ۔ بحالت اشتراک جانوروں کی تقسیم کی ضرورت نہ تھی ۔ جانوروں کی تقسیم موثر ہے کہ اراضیات کی بھی تقسیم ضرور ہوئی ہے اگر تمام ثبوت دعویدار کو فراہم کرکے دیکھا جائے تو تقسیم جائداد کا ثبوت کافی پیش ہوا ہے باجی راؤ نے سابقہ مرحلہ میں خواہش پٹہ کی ظاہر کی ۔ لیکن بعد میں اس نے حالت تقسیم کی (۱۸) سال قبل کی بیان کی ہے اور قبل تقسیم مقدار نمبر و نکی واضح طور پر ظاہر کی ہے جس کی نسبت بیان کیا ہے کہ صاحب راؤ کو دیگئی تھی ۔ درخواست عذرداری سے بھی انکار کیا گیا ہے ۔ جب ایک حصہ دار واقعات تقسیم کو واضح طور سے بیان کرتا ہے اور ثبوت پیش کردہ دعویدارہ مسماۃ پاروتی بائی کی تائید کافی ہوتی ہے تو ہمیں اس امر کے تسلیم کرنے میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ خاندان منقسمہ ہے تقسیم اٹھارہ سال قبل عمل میں آچکی ہے ۔ راؤجی کے دو گواہ پیش ہوئے ہیں ۔ ایک قوم کا دھیڑ ہے جو غالباً ملازم ہوگا ۔ دوسرا ایک مسلمان ہے بمقابلہ شہادت دعویدارہ کے یہ شہادت قطعاً نامعتبر ہے جس موضع کی یہ شہادت ہے وہاں آبادی قریب ایکہزار نفوس کی ہے اور راؤجی معتبر ۔ ذی وقعت و ذی ثروت شخص ہے اور معتبر طبقہ کے اشخاص کی شہادت اس مقام کیلیے کافی وجہ ہے کہ شہادت کی بنا ر صحت پر مبنی نہیں ہے بلکہ ساختہ ہے ۔ گواہ نمبر (۱) کے بیان سے ظاہر ہے کہ وہ کہتا ہے کہ رامراؤ کو مرکر تیس سال ہوئے کہ یہ سب ایک جگہ رہتے تھے ۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ وہ اب علیحدہ رہتے ہیں ۔ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ (۳۰) سال سے علیحدہ ہیں ۔ اس شہادت سے تائید دعویدارہ کو ہوتی ہے ۔ گواہ دوم قاسم پٹہ و قبضہ کے نمبروں کی حالت سے واقف نہیں ہے وہ نہیں بتا سکتا کہ باجی راؤ کے نمبر مقبوضہ کہاں کہاں اور راؤجی کے کہاں کہاں ہیں ۔ ایسا گواہ جو واقف حالات فریقین نہ ہو سوائے ازیں نہیں کہ جسقدر اسکو تعلیم دی گئی ہے اسیقدر بیان کرتا ہے لہذا پٹہ بنام پاروتی بائی بوجہ خاندان منقسمہ ہونے کے منظور کیا جاتا ہے ۔ حسبہ عمل کیا جائے ؎

راؤجی بنام پاروتی بائی

بنا راضی تجویز صدر راؤجی نے محکمہ ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو اول تعلقدار صاحب ضلع نے ذریعہ فیصلہ نشان (۱۱) مورخہ ۱۳ آذر ۱۳۳۲ف مرافعہ نامنظور اور فیصلہ ڈویژن بحال فرمایا۔

اس کے بعد راؤجی نے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ نشان (ا) فیصلہ مورخہ ۲۵ مہر ۱۳۳۳ف مرافعہ نامنظور فرمایا۔ اب بنا راضی فیصلہ صوبہ دار صاحب مسمی راؤجی نے محکمہ ہذا میں نگرانی پیش کی ہے۔

تمہید مثل پیش ہوئی۔ بحث لائق وکلائے فریقین سماعت کی گئی۔ فریقین میں بحث اشتراک و انقسام خاندان کی ہے اس خاندان میں وراثت اوطان کی بابت علحدہ نزاع پیدا ہو کر تحت سے دفتر معتمدی تک مقدمہ آیا اور خاندان کو مشترکہ تسلیم کیا گیا۔

مقدمہ اوطان میں تو ہر حاکم تحت نے اشتراک کو تسلیم کیا اور اسی مقدمہ میں جو بابت اراضی کے متعلق ہے۔ بخلاف آرار سابقہ ڈویژن وضلع و صوبہ داری نے انقسام کو ثابت قرار دیا ہے۔

وراثت اوطان میں پیشی ۱۴ آذر ۱۳۳۱ف کو تفصیل سے بحث کر کے آرا حکام تحت سے جو اشتراک کی نسبت تھیں اتفاق کیا ہے جو پیشی جناب صدر المہام بہادر سے بھی برقرار رکھا گیا۔

اب فریق ثانی بحوالہ تجاویز حکام تحت دربارہ انقسام خاندان تابجدیہ اراضی اپنی معلیہ تجویز کا مستدعی ہے اور نگرانی خواہ بحوالہ مقدمہ وراثت اوطان منفصلہ سابقہ متفقہ کل حکام زیر یہ پیش کیشی نقل مصدقہ تختہ وراثت رام جی ولد صاحب راؤ اس بات کو ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اراضی ہی اس خاندان میں کل ۷ نمبر تھے۔ وہی ۷ نمبر کا پٹہ صاحب راؤ کے نام ہوا۔ جس پر سب مشترکاً قابض اور اپنا اپنا حصہ پا رہے ہیں۔ فیصلہ جات صوبہ داری وضلع و ڈویژن کے ساتھ جو خلاف آرار سابقہ بمقدمہ وراثت اوطان ہوا ہے اتفاق کرنے کی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی ہے۔ جب اوطان کو مشترکہ قرار دیا گیا تو اراضی کو منقسم تسلیم کرنا امر مانع تقریر تخالف کی حد تک پہنچتا ہے۔ تھوڑی دیر کے لیے ہم اسکو فرض بھی اگر کرلیں کہ اوطان کی تقسیم نہیں ہوئی تھی مگر اراضی منقسمہ ہے تو ایسی مشتبہ ثبوت کی بنا پر جس سے فریق کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہو قطعی رائے کے قایم کرنے میں ہمکو تامل ہوتا ہے۔

بوجوہ صدر میری رائے میں بہترین طریقہ تو یہ ہے کہ صیغہ مال بہ تائید امور منفصلہ در مقدمہ وراثت اوطان اراضی کی حالت کو بھی مشترکہ تصور کر کے حالت موجودہ قایم رکھکر نگرانی علیہا کو عدالت دیوانی سے ڈگری کے حاصل کرنے کے لیے چھ ماہ کی مہلت دے اور نگرانی منظور کی جاوے۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

سنہ ۱۳۳۰ ف
نشان مثل ۲۵ / ۱۹
مورخہ ۱۸ مہر ۱۳۳۱ ف

صیغۂ نگرانی مال

محمد عبد القادر نگرانی خواہ۔ بوکالت ....

بنام

سرکار عالی نگرانی علیہ۔ بوکالت ....

بدر ویہ اشخاص کا ملازمت سرکاری میں رکھا نہیں جانا۔

تجویز ہوئی کہ بد رویہ اشخاص ملازمت سرکاری میں رکھے جانے کے قابل نہیں ہیں۔

واقعات یہ ہیں کہ محمد عبد القادر گماشتہ کو توالی پٹیل موضع نارکٹ پلی ۱۳۲۴ ف میں بالزام خیانت مجرمانہ چالان عدالت کیا گیا تھا۔ جہاں سے اُس نے برارت حاصل کی۔ مگر سررشتۂ مال سے بصیغۂ انتظامی یہ حکم دیا گیا کہ آئندہ گماشتہ کو توالی پٹیلی پر ان کا تقرر نہ ہونا چاہیے لیکن اس حکم کی تعمیل نہیں ہوئی اور خدمت پر بحال رہا اور نارکٹ پلی کے حدود اراضی میں سڑک نلگنڈہ پر سرقہ اور ڈکیتی وغیرہ کی جو واردات میں سرزد ہوتی رہیں اُن میں پولیس مقامی کو گماشتہ کوتوالی پٹیل کی اعانت کا شبہ بڑھتا گیا۔ بالآخر مقدمہ ڈکیتی نرسیا مدعی بنام بچی نرسیا وغیرہ (۱۱) نفر ملزمین بالزام ڈکیتی حسب دفعہ ۳۴۳ تعزیرات سرکار عالی سٹر رنگا ریڈی مہتمم کوتوالی ضلع نلگنڈہ نے رپورٹ تفتیشی مرتب کر کے اُس کی نقل بہ ثبت نشان ۲۰ مورخہ ۴ شہریور ۱۳۲۹ ف اول تعلقدار صاحب ضلع کی خدمت میں بدیں استدعا روانہ کی کہ یہ عبد القادر گماشتہ وہی شخص ہے جو اس کے قبل ۱۳۲۴ ف میں پولیس سے بالزام خیانت مجرمانہ چالان عدالت کیا گیا تھا مگر عدالت تحصیل سے رہا ہونے کے بعد باوجودیکہ سررشتۂ مال کو خاص طور پر توجہ دلائی گئی تھی کہ مکرر اسکا تقرر گماشتہ گری پر نہ کیا جاوے دوبارہ پھر اسی موضع نارکٹ پلی کی پٹیلی پر تقرر کیا گیا۔ اس تقرر کا نتیجہ اب یہ برآمد ہوا کہ بدمعاشین کو علانیہ پناہ دینے لگ گیا ہے جس کے باعث شارع عام پر وارداتیں ہونے لگی ہیں۔ پس پٹیل کے سابقہ حالات و حالیہ طرز عمل کے لحاظ سے اسکا خدمت سے فوری علیحدہ کر دیا جانا ضروری ہے۔

غرض اسی رپورٹ کے حوالہ سے بسلسلۂ کارروائی سابقہ اول تعلقدار صاحب ضلع نلگنڈہ نے ذریعہ نشان ۲۲۸۷ مورخہ یکم مہر ۱۳۲۹ ف عبد القادر گماشتہ کوتوالی پٹیل کی موقوفی کا حکم جاری فرمایا اور سوم تعلقدار صاحب کی مراسلت پر بھی ذریعہ مراسلہ نشان (۲۴۴) مورخہ ۲۶ آبان ۱۳۲۹ ف موقوفی کی منظوری دی گئی۔

بناراضی تجویز ضلع عبد القادر نے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ نشان $\frac{۱۹}{۱۳۳۰}$ ف الفصال مورخہ ۲۴ فروردی ۱۳۳۲ ف مرافعہ نامنظور اور فیصلہ ضلع بحال فرمایا۔ اب بناراضی فیصلہ صوبہ داری عبد القادر نے محکمہ ہذا میں

نگرانی بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلشن آباد میدک نشان فیصلہ ۹۴ مورخہ ۲۴ فروردی ۱۳۳۲ ف

نگرانی پیش کی ہے

تمحیص ۔ نگرانی خواہ غیر حاضر ہے۔ واقعات خلاف ہیں۔ نگرانی خواہ گماشتہ پٹیلی کی حیثیت سے اکثر تنبیہ چالان عدالت ہوا۔ مگر رہائی قسمت سے پایا۔ اُسکی ماموری کی نسبت گو ممانعت تھی مگر غلطی سے یا سازش سے یہ کامیابی حاصل کر لیا۔ پھر اسکے شکایات کا سلسلہ قایم رہا۔ یہاں تک کہ خاص مقدمات میں مہتمم صاحب کوتوالی نے اسکی عام بدافعالی اور احکام ممانعتی بحالی بہ جہت کے حوالہ سے علیحدگی کی رائے دی جس کو ضلع نے منظور کیا اور صوبہ داری نے بھی بحال رکھا۔ ایسے مشہور بد روش شخص کو گماشتہ گری پر رکھنا ہرگز قرین مصلحت نہیں ہے۔ لہذا تجویز ہوئی کہ نگرانی نامنظور۔ حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال،

نشان مثل ۸۷ / ۱۴ سنہ ۱۳۲۸ ف
مورخہ ۲۵ شہریور ۱۳۳۱ ف

صیغہ مرافعہ مال

تپاورم ہنمنت راؤ مرافع بوکالت پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل

بنام

کشن راؤ مرافعہ علیہ بوکالت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

صلحنامہ۔ شرائط مندرجہ صلحنامہ۔ فریقین کا باری باری سے خدمت پٹواری گری انجام دینا۔

تجویز ہوئی کہ جو شرائط صلحنامہ میں درج ہیں فریقین پر اُن کی پابندی لازمات سے ہے۔ فریقین باری باری سے خدمت انجام دیں گے۔

مثل پیش ہوئی۔ منجانب ہنمنت راؤ وینکٹشر راؤ مختار اور منجانب کشن راؤ مرافعہ علیہ مختار عام راجیشر راؤ حاضر ہے ہنمنت راؤ بعد از ارجاع مرافعہ فوت ہونے سے بقایم مقامی جانمّا زوجہ ہنمنت راؤ مقدمہ ہذا چلرہا ہے۔ واقعات یہ ہیں کہ موضع گوڈم تعلقہ سرسلہ ضلع کرمنگر کی پٹوارگیری رامیا کے نام تھی۔ رامیا کی جانب سے اس کا فرزند اکبر مسمی رنگراؤ بحیثیت گماشتہ کام انجام دیتا تھا۔ رامیا کے انتقال کے چھ سات سال قبل رنگراؤ بعلت تغلب رقم سرکاری ہیں برطرف ہونے سے خدمت گماشتہ گری پر برطرف شدہ شخص کا چھوٹا بھائی مسمی کشن راؤ مرافعہ علیہ مامور ہوا۔ بعد وفات رامیا رنگراؤ فرزند گو زندہ تھا مگر بوجہ سزا برطرفی خدمت پر یہ مامور نہ کیا جاکر حسب سابق کشن راؤ فرزند خورد کے نام حکم ہوا۔ سنہ ۱۳۲۴ ف میں رنگراؤ کا انتقال ہوا تو باظہار حقوق پدری رجوع ہوا جسکو ۱۳۲۸ ف میں کامیابی ہوئی اور تاحیات خدمت انجام دیتا رہا۔ اب ۱۳۳۰ ف میں ہنمنت راؤ کا بھی انتقال ہو گیا ہے۔

ہنمنت راؤ کی زندگی ہی میں کشن راؤ نے صوبہ داری میں مرافعہ دائر کیا اور اثنائے مصالحت ہی فریقین نے پیش کی کہ پانچ پانچسال باری سے خدمت انجام دینگے جس کی منظوری صوبہ داری نے بھی دیدی ہے مگر ہنمنت راؤ نے صلحنامہ کی تعمیل سے

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ ورنگل نشان فیصلہ ۵۸ بابتہ سنہ ۱۳۲۸ فصلی

انکار کرکے دفتر ہذا میں مرافعہ دائر کیا جو حین دریافت انتقال کیا۔ اب اُس کی زوجہ کی قایم مقامی سے مقدمہ چل رہا ہے۔

تمہید۔ تاریخ مقررہ پر مسل پیش ہوئی۔ مرافع جانماں کی جانب سے پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل حاضر۔ اور مرافعہ علیہ کشن راؤ کی جانب سے راجیشر راؤ مختار عام حاضر۔ اس مقدمہ میں فریقین میں صلح ہوگئی۔ چنانچہ صلحنامہ مع تفصیل پیش ہوا ہے جو شامل مسل ہے۔ اب کوئی حجت باقی نہیں رہی لہذا حکم ہوا کہ بربنار صلحنامہ مرافعہ تسلیماً منظور۔ جو شرائط صلحنامہ میں مندرج ہیں اُن کی پابندی فریقین پر لازمات سے ہے۔ فریقین باری باری سے خدمت انجام دیں گے اور پہلی باری جانماں کی جو ۱۳۴۳ف سے آغاز ہوگی۔

حسب الحکم جناب صدرالمہام صاحب مال۔

صیغۂ نگرانی

سمبھو آپا نگرانی خواہ بوکالت پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل۔

م ۵ اسفندار ۱۳۳۱ف — نشان مسل ۸۹ سنہ ۱۳۳۰ف

بنام

سرکار عالی طرفثانی بوکالت ....

نگرانی۔ دست اندازی بصیغہ نگرانی۔ امر واتفاقی کی بنار پر بصیغہ نگرانی عدم دست اندازی۔

تجویز ہوئی کہ (۱) امر واتفاقی کی بنار پر بصیغہ نگرانی دست اندازی نہیں ہوسکتی ہے۔

(۲) ۲۵ سال تک انتقال پٹہ کی کارروائی نہ کرنا اپنے حقوق پٹہ کو زائل کرلینا ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مقدم و پٹواری موضع لوہرہ نے ذریعہ رپورٹ نشان (۱۱) بابتہ ۱۳۲۴ف مسمی دہونڈجی پٹہ دار سروے نمبر ۳۴ موازی ۳۸ ایکر رقمی ۳۸ کی فراری کی تحصیل میں اطلاع دی جس کی بنار پر تحصیلدار صاحب نے بتاریخ ۲۴ تیر ۱۳۲۴ف اجرائی اشتہار کی تجویز کی۔ مقدم پٹواری نے بعد تعمیل اشتہار ذریعہ رپورٹ نشان ۵ مورخہ ۲۵ فروردی ۱۳۲۵ف واپس کیا۔ جو شریک مسل ہے۔

اسکے بعد ہی سمبھو آپا ولد تنکر آپا ساکن ہنگولی نے بتاریخ ۲۵ خورداد ۱۳۲۵ف بانسلاک نقل بیعنامہ تحصیل میں یہ درخواست پیش کی کہ یہ نمبر ذریعہ بیعنامہ ۱۲۹۹ف سے سائل کے قبضہ میں ہے اور رقم مالگزاری بھی سائل ادا کر رہا ہے مگر پٹہ نہیں ہوا ہے لہذا سائل کے نام پٹہ کیا جائے۔" تحصیلدار صاحب نے بعد تعمیل اشتہار کاشت کا انتظام مدتی ایکسالہ ذریعہ ایسیا دھیڑ کرا کے بتاریخ ۲۸ تیر ۱۳۲۶ف یہ تجویز کی کہ

"دہمیولا سمبھو تنکر آپا ذریعہ دستاویز بیعنامہ رجسٹری شدہ مورخہ ۱ تیر ۱۲۹۹ف قابض و مالگزار ہونا بتلا کراپنی

سنبھو آپا بنام سرکار عالی

نام پٹہ کا خواستگار ہے۔ درخواستگذار کی جانب سے شہادت و اصل دستاویز ہر دو پیش ہوئے جن کے ملاحظہ سے نامبردہ پچیس ۲۵ سالہ قابض ہونا مستنبط ہوتا ہے و نیز اہل دیہہ کے بیانات جو انکشافاً قلمبند ہوئے ہیں اُن سے بھی اثبات کی تصدیق ہوتی ہے سنبھو شنکر آپا کا قبض و تصرف ہو کر بیادھیڑ منجانب اُسکے کاشت کیا کرتا ہے لہذا ایسی حالت میں جبکہ کوئی وارث وغیرہ باوجود تعمیل اشتہارات حاضر نہیں ہوا ہے اور سنبھو شنکر آپا بذریعہ بیعنامہ رجسٹری شدہ پچیس سال سے مسلسل قابض ہے تو میری رائے میں وہی مستحق پٹہ متصور ہونا چاہیے پس حسب ضابطہ احکام پٹہ اجرا ہونا مناسب ہے۔

جب یہ کارروائی ڈویژن میں پیش ہوئی تو ناظم صاحب جمعبندی نے یہ تجویز کی کہ "سروے نمبر ۳۳ کا پٹہ دار ۱۳۱۴ف میں فرار ہوا ۱۳۱۴ف سے اسوقت تک کارروائی فراری جاری رہی ہے اور کوئی عذرداری منجانب سنبھو آپا پیش نہیں ہوئی اور نہ ۱۳۱۴ف سے ۱۳۲۵ف تک سنبھو آپا نے کوئی ڈگری عدالت کی حاصل کی ۱۳۲۵ف میں جبکہ اشتہار ہراج تعمیل پاکر تکمیل کی نوبت پہنچی تو دستاویزات پیش کیا ہے۔ یہ دستاویز کا اسٹامپ خرید کردہ دتاجی ولد دھونڈجی ہے۔ پٹہ دار کا نام دھونڈو ہے۔ ماسوائے اسکے کاغذ جعلی اس وجہ سے ہے کہ بیچنے والے کے نام سے یہ خرید نہیں کیا گیا۔ ماسوائے اس کے ۱۲۹۹ف سے ۱۳۲۵ف تک سکوت اختیار کرنا اور باضابطہ ڈگری حاصل نہ کرنا خود دلیل جھوٹ کی ہے تحصیلدار صاحب نے اپنی تجویز میں ۱۳۲۲ف کی رپورٹ درج کی ہے جو غلط ہے ۱۳۱۴ف میں پٹہ دار فرار ہوا ہے ماسوائے اس کے کاغذ کی قیمت کے متعلق کوئی شہادت معتبر نہیں لی گئی نہ آسپر پٹواری کی دستخط ہے اور نہ دستاویز کے شہود کو طلب کر کے اُس کی تصدیق کرائی گئی۔ پس قبضہ جو لکھا جاتا ہے یہ ثابت نہیں ہے۔ یہ لکھنا کہ ۱۳۱۴ف میں یا اس کے بعد جو دھیڑ کی حلف لی گئی اسکا ثبوت نہیں ہے ان وجوہات سے سنبھو آپا کے نام پٹہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہراج کیا جائے"

بناراضی تجویز ڈویژن سنبھو آپا ولد شنکر آپا نے محکمہ ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو اول تعلقدار صاحب ضلع نے ذریعہ نشان فیصلہ ۱۳۱ مورخہ ۱۶ آبان ۱۳۲۷ف یہ فیصلہ فرمایا کہ

"مرافع غیر حاضر۔ پٹہ دار مفرور کے قطعہ کے حق مقابضت کی تجویز محکمۂ ڈویژن سے ہوئی ہے۔ تجویز درست ہے۔ مرافعہ نامنظور"

اس کے بعد نامبردہ بناراضی فیصلہ محکمہ ضلع محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ فیصلہ نشان (۹) مورخہ ۲۸ مہر ۱۳۲۸ف یہ فیصلہ فرمایا کہ

"عذرات نگرانی خواہ بظاہر قابل التفات ہیں لیکن جبکہ پٹیل و پٹواری کی کارسازی اور بیعنامہ کے نقائص جیسا کہ بحث میں اشارہ ہوا ہے نظر ڈالی جائے تو وہ خود لائق اعتراض اور اُسکے قبول کرنے میں تامل ہوگا۔ مدت دراز تک ایسا

کاغذ پیش نہ ہونیکی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کارروائی میں پٹیل وپٹواری بھی لائق مواخذہ پائے جاتے ہیں۔ ہر ایک مارواڑی کو زمین دلانے کی اُنھوں نے صورت نکالی ہے۔ بہرحال مشتبہ حالت کے نظر کرتے صاحب ضلع نے دوم تعلقدار صاحب کے فیصلہ پر اتفاق فرمایا ہے اُس سے اختلاف غیر ضروری ہے لہذا مرافعہ نامنظور۔

اب بنا راضی فیصلہ صوبہ داری سبنھو آباد ولد شنکر آباد محکمہ ہذا میں نگرانی پیش کی ہے۔

تمہید۔ جس دستاویز کی بنا پر نگرانی خواہ دعویٰ کرتا ہے سنہ ۱۲۹۹ ف کا ہے اگر اُس نے سنہ ۱۲۹۹ ف میں زمین کو بیع لیا تھا تو سنہ ۱۳۲۵ ف تک وہ کیوں ساکت رہا اور کوئی کارروائی انتقال پٹہ کی نہیں کی۔ صاحب ڈویژن نے اپنی تجویز میں اصرار سے لکھا ہے کہ یہ دستاویز محض جھوٹا ہے اور نگرانی خواہ کا قبضہ ہی نہیں ہے اور اسی رائے سے صاحب ضلع و صاحب سمت نے اتفاق کیا ہے۔ یہ امر واقعات کا ہے کہ آیا دستاویز جھوٹا ہے اور واقعی نگرانی خواہ کا قبضہ نہیں تھا۔ تو اسپر نگرانی میں وست اندازی نہیں ہونی چاہیئے بلکہ اِن واقعات کو ثابت شدہ سمجھنا چاہیئے۔ لہذا نگرانی نامنظور کیجائے۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

نشان ۱۸۹ مثل ۱۸ اسفندار سنہ ۱۳۳۰ ف
مورخہ یکم مہر سنہ ۱۳۳۱ ف

صیغہ نگرانی

مارسٹی ایرنا نگرانی خواہ۔ بوکالت مولوی خواجہ عبدالعزیز صاحب وکیل

بنام

گنگا ریڈی گاری نرسا ریڈی طرفثانی۔ بوکالت

قابض سے ضمانت لیکر قبضہ کا بحال رکھا جانا۔ دعوے رفع مزاحمت میں سرسری تحقیقات قبضہ۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ تحصیل سے سرسری دریافت میں نگرانی طلبہ کی کاشت ثابت ہوئی ہے تو تا تصفیہ نفس معاملہ اُسی سے معتبر ضمانت لیکر اُسکا قبضہ بحال رکھا جانا چاہیئے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسماۃ گنگا ریڈی بکماہنت پاپا زوجہ پاپیا پٹہ دارہ سروے نمبر ($\frac{1}{2}$ ۱ و ۱۷) موازی ۱۴ ایکر ۱۴ گ محاصلی ۵ روپے سکنہ موضع مدی کنٹہ نے بتاریخ ۳۰ شہریور سنہ ۱۳۲۱ ف ان نمبروں کا قبضہ بمعاوضہ مبلغ تین سو روپیہ سکہ محبوبیہ بدست مسمی مارسٹی ایرنا ولد راجنا ساہوسائن سداسیو پیٹھ فروخت کردی اور بموجب احکامات نافذہ بیعنامہ کی بتاریخ ۳۱ شہریور سنہ ۱۳۲۱ ف رجسٹری بھی کرادی اس کے بعد بتاریخ ۳۰ امرداد سنہ ۱۳۲۸ ف مسمی گنگا ریڈی گاری نرسا ریڈی نے تحصیل میں درخواست پیش کی کہ نمبرہائے زیربحث پر سائل زائد از (۳۰) سال سے قابض اور کاشتکار ہے اور سرکاری پن بھی داخل کر رہا ہے۔ لیکن سال حال مارسٹی ایرنا ولد راجنا موضع پر کاشت میں مزاحم ہو رہا ہے لہذا مزاحمت رفع کی جائے۔

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلشن آباد و میدک نشان فیصلہ ۔ مورخہ ۲۵ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۹ ف۔

مارستی ایرنا
بنام
گنگارڈیی گاری نرسیا

مارسٹی ایرنا نے بیعنامہ رجسٹری شدہ مورخہ ۳ شہریور ۱۳۲۲ف ذریعہ درخواست ۱۹ امہر ۱۳۲۸ف پیش کرکے عذرداری کی مدروہ تخمیناً (۲) سال سے بلاشرکت غیرے قابض اور ہر سال رقم مالگزاری ادا کر رہا ہے لہذا دعوی مدعی خارج کیا جائے مگر اسکے قبل ہی تحصیلدار صاحب نے ضروری تحقیقات کرکے کے بعد بتاریخ ۱۶ شہریور ۱۳۲۸ف یہ تجویز کی کہ۔

"شنکر راؤ پٹواری وسیدا حمد مقدم مالی کے بیانات سُنے گئے۔ بادی النظر سے ظاہر ہے کہ درخواستگذار سمی گنگا رڈیی گاری نرسا رڈیی نے جوار کی کاشت کیا ہے جس کی کلچائی ضروری ولازمی ہے لہذا مقدم وپٹواری کو حکم دیا جاوے کہ جبکہ نامبردہ نے زراعت کی ہے تو کلچائی میں اُسکی کوئی مزاحمت نہ کی جاوے"

بناراضی تجویز تحصیل مارسٹی ایرنا نے محکمۂ اول تعلقداری ضلع میدک میں مرافعہ پیش کیا تو اول تعلقدار صاحب نے ذریعہ نشان ۱ فیصلہ مورخہ ۹ آذر ۱۳۲۹ف یہ فیصلہ فرمایا کہ نزاع قبضہ کے متعلق ہے جسکا تصفیہ بمقابلۂ فریقین ہونا چاہئیے۔ اور تا تصفیہ کسی فریق کو مستقل قابض قرار دینا مقتضائے انصاف نہ ہوگا۔ لہذا تا تصفیہ نگرانی خواہ کا قبضہ بحال رہے اور اُس سے اقرارنامہ لیا جائے کہ اگر فیصلہ اُس کے خلاف ہو تو قبضہ اور مال واپس کرے اور جب کبھی مال و پیداوار بعد دنبالہ یا کسی طور سے لیجائے تو اُسوقت بمقابلۂ پنچ ونرسا رڈیی برآمدگی پیداوار کا پنچنامہ کرکے لے جائے لہذا نگرانی منظور۔ بموجب صراحت بالا عمل کیا جائے۔

بناراضی فیصلہ محکمہ ضلع گنگا رڈیی گاری نرسا رڈیی نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ نشان ۱۰ انفصال مورخہ ۲۵ اردی بہشت ۱۳۲۹ف یہ فیصلہ فرمایا کہ

"نگرانی کی سماعت بربنا روا قعات ہو سکتی ہے لیکن تعلقدار صاحب نے درمیانی حکم کو منسوخ فرمایا ہے حالانکہ نفس مقدمہ کا تصفیہ لازمی تھا۔ اب بھی مقتضائے انصاف یہ ہے کہ تحصیلدار صاحب کو حکم دیا جانا چاہئیے کہ جلد نفس مقدمہ کا باضابطہ تصفیہ کردیں۔ تا فریقین کو اطمینان حاصل ہو۔ لہذا نگرانی منظور حسب اشارات بالا عمل ہو"

بناراضی فیصلہ صادرہ مارسٹی ایرنا نے محکمۂ صوبہ داری میں درخواست تجویز ثانی پیش کی تو صوبہ دار صاحب نے حسب گشتی محکمۂ ہذا نشان ۴، بابتہ ۱۳۲۵ف وجوہ نظرثانی پیش نہ ہونے سے درخواست نظرثانی نشان ۱۵/۱ مورخہ ۱۵ اسفندار ۱۳۳۰ف خارج فرمادی۔ اب بناراضی تجویز صوبہ داری مارسٹی ایرنا نے محکمۂ ہذا میں نگرانی پیش کی ہے۔

تمہید مثل پیش ہوئی۔ دعویٰ رفع مزاحمت کا ہی پیش ہوا تھا۔ تحصیل نے پٹیل وپٹواری کے بیانات پر بعد ازاطمینان کاشت گنگا رڈیی گنگا ری کو تسلیم کرکے نگرانی خواہ کی مزاحمت کو دور کرنیکا حکم دیا۔ صاحب ضلع نے جو تجویز فرمائی ہے وہ درست نہیں معلوم ہوتی ہے۔ جب کاشت گنگا رڈیی گاری نرسا رڈیی کی ثابت ہے تو بصورت اشتباہ ضمانت اس سے

لی جاسکتی تھی نہ کہ دوسرے فریق سے۔ جناب صوبہ دار صاحب نے جو تکمیل کا حکم دیا ہے وہ ہر آئینہ درست ہے مگر چونکہ قبضہ کے نسبت کوئی صراحت نہیں فرمائی ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ اسکی بھی صراحت کردی جائے کہ سرسری دریافت تحصیل میں جبکہ نگرانی علیہ کی کاشت ثابت ہوئی ہے تو اس سے ضمانت معتبر لیکر اسکا قبضہ بحال رکھا جاوئے اور بعد ازدہ یافت حسب ہدایت جناب صوبہ دار صاحب جلد فیصلہ کیا جاوے لہذا تجویز ہوئی کہ نگرانی نامنظور حسب صراحت صدر قیام قبضہ کی حد تک احکام جاری ہوں۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال۔

صیغہ نگرانی

نشان مثل ۱۸۹ سنہ ۱۳۲۹ ف م ۱۲ آبان ۱۳۳۰ ف

مسماۃ رکما بائی نگرانی خواہ۔ بوکالت مسٹر باپوراؤ صاحب وکیل۔

بنام

مسماۃ ناگو بائی طرف ثانیہ۔ بوکالت مولوی فیض الدین صاحب وکیل۔

استقلال پٹہ۔ محض ڈویژن کی منظوری سے پٹہ مستقل تصور نہ ہونا بصورت مرافعہ تجویز ڈویژن۔ اثر انتقال پٹہ دار قبل فیصلہ مرافعہ۔ قبل تجویز ضلع اگر پٹہ دار کا انتقال ہو جاوے تو وہ مستقل پٹہ دار متصور نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جبکہ ڈویژن کے فیصلہ کی ناراضی سے ضلع میں مرافعہ ہوا ہو تو تا فیصلۂ ضلع فیصلۂ ڈویژن ہرگز قطعی نہیں ہوسکتا۔

(۲) گو پٹہ داری کی منظوری ڈویژن نے دی ہو لیکن اس تجویز ڈویژن کی ناراضی سے ضلع میں مرافعہ دائر کیا گیا ہو اور قبل فیصلۂ ضلع پٹہ دار کا انتقال ہوجائے تو وہ پٹہ دار مستقل متصور نہیں ہوسکتا۔

واقعات یہ ہیں کہ مقدم و پٹواری نے ذریعۂ رپورٹ نشان (۹) مورخہ ۲۷ فروردی ۱۳۲۷ ف تحصیل میں اطلاع دی کہ مسمی سنگیا مالی پٹیل و پٹہ دار (۴) قطعہ سروے نمبرات موازی ۴۱ ایکڑ ۵ گنٹے رقمی صماللہ بتاریخ ۱۳ دے ۱۳۲۷ ف فوت ہوا متوفی کے ورثا حسب ذیل موجود ہیں۔

(۱) جیونت راؤ۔ نابالغ فرزند صلبی متوفی

(۲) مسماۃ رکما بائی۔ بیوہ زوجۂ متوفی

(۳) مسماۃ ملا بائی۔ بیوہ زوجۂ متوفی

(۴) مسماۃ ناگو بائی۔ بیوہ زوجۂ متوفی۔

ناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبۂ اورنگ آباد مورخہ نشان فیصلہ ۲۰۴ مورخہ ۱۵ آبان ۱۳۲۸ ف۔

رکما بائی بنام ناگو بائی

اور اپنی یہ استدعا ر ظاہر کی کہ وراثت نابالغ کے نام منظور ہونی چاہیئے تحصیل سے اشتہار حضوری و رتنا رجاری اور تاریخ معینہ پر ورثا تحصیل میں رجوع ہوئے اور درخواستیں پیش کیں ۔ جیونت راؤ کا بیان ہے کہ وہ سیدھا وارث ہے اسلیے پٹہ اُس کے نام منظور کیا جاوے تو وہ اپنی ہرسہ والدہ کی پرورش کا ذمہ دار رہیگا ۔

مسماۃ رکما بائی کی یہ درخواست ہے کہ جیونت راؤ نابالغ سنگپا کا فرزند نہیں ہے بلکہ غیر کا لڑکا ہے کہیں سے لایا گیا ہے ۔ گو مسماۃ ناگو بائی زوجہ خورد شوہر کے فوت ہونے کے وقت حاملہ تھی ۔ فوتی کے پندرہ روز بعد وضع حمل ہو کر لڑکی پیدا ہوئی ہے مگر یہ لڑکا غیر کا لایا گیا ۔ ہے تا سائلہ کو جائداد متوفی سے محروم کر دے ۔ البتہ سائلہ اور ملا بائی ۔ اور ناگو بائی کو لڑکیاں ہیں ۔ ہم تینوں ملکر رہینگے لہذا پٹہ سائلہ کے نام کیا جائے ۔ اور ہر دو سوکنوں کی بنتکمی قایم رہے ۔

غرض مولوی میر حسن علی صاحب تحصیلدار نے فریقین کے بالمواجہ تحقیقات کرنے کے بعد بتاریخ ۱۰ بہمن ۱۳۲۸ف یہ فیصلہ کیا کہ

"جبکہ عدالت نے حسب استدعا جیونت راؤ نابالغ اُس کی ماؤں کے اظہارات قلمبند کرنے کی غرض سے موضع ہٹری سانولی باخذ کمیشن اور اظہارات لیے گئے اور سوقت عدالت کے روبرو جیونت راؤ نابالغ اور چندر ابائی نابالغہ یہ دونوں بچے جو توام پیدا ہوئے تھے لائے گئے ۔ ملاحظہ ہوا ۔ دونوں بچے عدالت کی نظر میں ہمرنگ ہمسن اور بالکل ہم شبیہہ نظر آئے ۔ کوئی فرق ایسا نہ تھا کہ توام پیدا ہونے میں شبہہ ناشی ہو ۔ قانوناً بہ لحاظ مذہب جو بچہ شکم مادر میں ہو اور اُسکا باپ مرجائے تو وہ مثل موجودہ متصور ہونا چاہیے ایسی صورت میں بموجودگی فرزند بیوگان ہرگز وارث نہیں ہو سکتے ۔ صرف نان و نفقہ پا ئینگے ۔ ملاحظہ ہو دفعہ (۴۹۹) و ہیرم سنا سسترمین صاحب ۔

۲ ۔ سیوائے خدمت پٹیلگی کے متوفی کے نام اراضیات کا پٹہ موضع ہٹری سانولی و کھیٹ گاؤں میں ہے چونکہ وراثت زیر تحقیقات تھی ۔ اس لیے وراثت کھاتہ واری ملتوی رکھی گئی تھی جبکہ وراثت کی تحقیقات ختم ہو چکی ہے اسلیے متوفی پٹہ دار بھی وراثت کی مثل میں ختم کی گئی ۔ پس بوجوہات صدر پٹہ صرف مالی پٹیلگی جیونت راؤ نابالغ فرزند صلبی سنگپا کے نام منظور ہونا چاہیے ۔ مثل ڈویژن دیگلور میں روانہ کی جائے اور بموجب فیصلہ تحصیل تعمیل کرنے کے لیے ذریعہ نشان ۴ ۔ ۱۷ مورخہ بہمن ۱۳۲۸ف مقدم و پٹواری کے نام حکم جاری کیا ۔ جب یہ کارروائی بصیغہ منظوری و بصیغہ مرافعہ ڈویژن میں پیش ہوئی تو مولوی محمد ظہیر الدین احمد خاں صاحب منصرم دوم تعلقدار ڈویژن دیگلور نے بتاریخ ۳۰ فروردی ۱۳۲۸ف یہ فیصلہ کیا کہ

پٹہ مالی پٹیلی سنگپا متوفی اور پٹہ اراضی متوفی مذکور بنام جیونت راؤ نابالغ اس شرط سے منظور کہ وہ اپنی تینوں ماؤں یعنی رکما بائی ۔ ملا بائی ۔ ناگو بائی کی پرورش کا کفیل اور ذمہ دار رہیگا ۔ بہ تعمیل فیصلہ صدر ڈویژن سے مالی پٹیلی کی

رکما بائی بنام ناگو بائی

سند بتاریخ ۲۸ خورداد ۱۳۲۸ف جیونت راؤ کے نام دیگئی اور دوران کارروائی میں حسب مراسلہ محکمۂ ضلع نشان $\frac{۴۹}{}$ دورہ مورخہ ۲۶ اسفندار ۱۳۲۸ف مسماۃ رکما بائی کو عارضی کاشت کی جو اجازت دیگئی تھی وہ اُٹھالی گئی۔

بناراضی حکم تحصیل نشان ۴۷ مورخہ ۱۰ ابہمن ۱۳۲۸ف مسماۃ رکما بائی نے محکمۂ ضلع میں مرافعہ پیش کی تو مولوی سید شمس الدین احمد صاحب دل تعلقدار ضلع نے تجویز ڈویژن نشان ۲ مورخہ ۳۰ فروردی ۱۳۲۸ف کو ملاحظہ کرکے ذریعہ نشان ۴۶ فیصل مورخہ ۲۶ اردی بہشت ۱۳۲۸ف یہ فیصلہ فرمایا کہ مرافعہ نامنظور تحصیل کا حکم بحال۔ ضلع کا مراسلہ نشان (۴۹) مورخہ ۲۶ - اسفندار ۱۳۲۸ف اب واجب التعمیل نہیں ہے۔

بناراضی فیصلہ محکمۂ ضلع مسماۃ رکما بائی نے محکمۂ صوبہ داری میں نگرانی پیش کی تو نواب رفعت یار جنگ بہادر صوبہ دار وقت نے ذریعہ نشان فیصلہ ۲۰۲ مورخہ ۱۵ آبان ۱۳۲۸ف یہ فیصلہ فرمایا کہ جہاں تک عذرات اپیل رکما بائی پر غور کیا جاتا ہے وہ بجائے خود صحیح نہیں پائے جاتے ہیں۔ عذر اہم یہ بتلایا جاتا ہے کہ ضلع نے وراثت سنگپا و نزاع پیداوار اراضی کو مخلوط کردیا ہے دراصل ایسا نہیں ہے کیونکہ رکما بائی نے کوئی اراضی کا دعویٰ نہیں کیا تھا اور نہ اُسکو اراضیات کی ڈگری دیگئی۔ بلکہ وراثت ہٹیلگی و اراضیات فریقین میں تنازع محکمۂ مال میں زیر تجویز ہے۔ درمیانی حکم کے ذریعہ سے کاشت کے لیے وہ اراضیات رکما بائی کو سپرد کیے گئے تھے۔ چنانچہ مراسلہ تحصیل فوق الذکر سے بھی اسکا انکشاف ہوتا ہے اس سپردگی کا منشا خاص یہ تھا کہ تحقیقات میں جو سنگپا متوفی کا وارث ہوگا وہی اراضیات کا مستحق ہوگا۔ جب یہ امر مسلّمہ ہے کہ جیونت راؤ وارث سنگپا قرار پاچکا تو اب رکما بائی کو تا وقتیکہ فیصلہ وراثت کی محکمۂ مجاز سے تنسیخ نہ ہو اور رکما بائی وارث قرار نہ دی جائے وہ ایسے درمیانی حکم کے متعلق کوئی چارہ کار اپنے مفید مدعا اختیار نہیں کرسکتی۔ اب رہا یہ امر کہ رکما بائی کی پرورش اس کے متعلق خود ڈویژن افسر صاحب نے فیصلۂ وراثت جیونت راؤ میں تصفیہ کردیا ہے۔ جیونت راؤ کو اسکی پرورش کی کفالت کرنا چاہیے لیکن ابھی اس محکمہ میں فیصلۂ وراثت کی اپیل نہیں آیا ہے اسلیے ہمکو اس جزو کے تصفیہ کی ضرورت نہیں ہے ہماری رائے میں تجویز تحصیل و ضلع میں کوئی وجوہ دست اندازی کے پائے نہیں جاتے اسلیے مرافعہ نامنظور۔ غرض تحصیل سے لیکر محکمۂ صوبہ داری تک مسماۃ رکما بائی ناکام رہی اور ڈویژن کی تجویز مورخہ ۳۰ فروردی ۱۳۲۸ف جس کی تعمیل ہوچکی تھی وہ قطعی قرار پائی اور سنگپا کی وراثت کا خاتمہ ہوچکا۔

لیکن اسپر بھی رکما بائی کی تشفی نہیں ہوئی اور محکمۂ صوبہ داری کے فیصلہ کے قبل مسماۃ رکما بائی نے بناراضی تجویز ڈویژن تعلقہ دیگلور نشان ۲ مورخہ ۳۰ فروردی ۱۳۲۸ف محکمۂ ضلع میں مرافعہ پیش کی تو مولوی مرزا واجد بیگ صاحب اول تعلقدار ضلع نے ذریعہ نشان ۱۱ فیصل مورخہ ۲۴ دے ۱۳۲۹ف یہ فیصلہ فرمایا کہ

رکما بائی
بنام
ناگو بائی

"روئداد مثل سے ثابت ہوتا ہے کہ ½ زمینات ڈپٹیلگی کا نابالغ مسمی جیونتا کے نام ہوگیا تھا۔ مسماۃ رکما بائی نے جو زوجہ کلاں ہے مرافعہ پیش کی تھی۔ اب جیونتا نابالغ فوت ہوگیا صرف دو زوجہ باقی ہیں پس اب اِن دو زوجگان کے مقابلہ میں مکرر دریافت وراثت ہونا چاہیئے۔ مقدمہ بحالت موجودہ ختم کیا جاتا ہے۔ اب ہر دو زوجگان کے مقابلہ میں تصفیہ کیا جائے"

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب نشان (۱۱) مورخہ ۲۴ دے ۱۳۲۹ف مسماتان رکما بائی و ناگو بائی ہر دو سوکنوں نے محکمۂ صوبہ داری میں علیحدہ علیحدہ مرافعہ پیش کیا تو نواب رفعت یار جنگ بہادر نے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ یہ تصفیہ فرمایا در بمقدمۂ مسماۃ رکما بائی مرافعہا بمقابلہ ناگو بائی مرافعہ علیہا نشان ۴۷م ۸ امرداد ۱۳۲۹ف "مثل پیش ہوئی وکلاء فریقین حاضر ہیں بحث سُنی گئی اور امثلۂ تحت ملاحظہ ہوئے۔ تعلقدار صاحب کو چاہیئے تھا کہ کسیقدر صراحت سے فیصلہ لکھتے۔ صراحت نہ ہونے سے غدر کا موقعہ ملا ہے۔ مگر جو تجویز ہوئی ہے اُس میں دست اندازی کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ چونکہ ایک فریق کے مرنے کی وجہ سے کارروائی ختم کردی گئی ہے اب تاوقتیکہ کوئی فریق بنایا جاکر مکرر کارروائی نہ ہو کیا ہوسکتا ہے لہٰذا مرافعہ نامنظور" بمقدمۂ مسماۃ ناگو بائی مرافعہا بمقابلۂ مسماۃ رکما بائی مرافعہ علیہا نشان (۳۶) فیصل مورخہ ۸ امرداد ۱۳۲۹ف "مثل پیش ہوئی۔ وکلاء فریقین حاضر ہیں بحث سُنی گئی۔ اس نوبت پر یہ عذرات ناقابل لحاظ ہیں۔ رکما بائی کے مقدمہ میں تجویز ہوچکی ہے پس اسوقت تجویز تحت میں دست اندازی غیر ضروری ہے لہٰذا مرافعہ نامنظور"

ف۲ - ادہر تو محکمۂ صوبہ داری میں کارروائی ہوتی رہی لیکن ادھر ۱۳۲۸ف میں جیونت راؤ نابالغ فوت ہوتے ہی مقدم و ٹپواری نے ذریعہ رپورٹ نشان ۱۳ مورخہ ۶ امرداد ۱۳۲۸ف تحصیل میں یہ اطلاع دی کہ جیونت راؤ بتاریخ ۲۰ تیر ۱۳۲۸ف فوت ہوچکا ہے۔ اور متوفی کے ورثاء مسماۃ ناگو بائی مادر حقیقی اور دو ہمشیرگان مسماتان رادھا بائی و چندرا بائی موجود ہیں جس کی بناء پر تحصیل سے اشتہار حضوری ورثاء جاری ہوا اور تاریخ معینہ پر ورثاء رجوع تحصیل ہوئے۔ مسماۃ ناگو بائی زوجۂ خرد کا بیان ہے کہ جیونتا کی تجہیز و تکفین اور کریا کرم اُس نے کی۔ دختران ناکتخدا کی پرورش اور شادی وغیرہ اُس کے ذمہ ہے اسلیے پٹہ سائلہ کے نام کیا جائے۔ مسماۃ رکما بائی زوجۂ کلاں کو یہ عذر ہے کہ گو وراثت ½ دیرن سے جیونت راؤ کے نام منظور ہوئی تھی لیکن اُس نے ضلع میں مرافعہ کی ہے جو ہنوز زیر تحقیقات ہے۔ اب جیونتا فوت ہوگیا ہے اور معلوم ہوا کہ وراثت کی تحقیقات ہورہی ہے اگر ایسا ہے تو اسکا تصفیہ بمقابلہ سائلہ فرمایا جائے۔

مولوی میر حسن علی صاحب تحصیلدار نے فریقین کے بالمواجہ تحقیقات کرکے بتاریخ ۲۲ شہریور ۱۳۳۰ف یہ تجویز کی کہ "تاریخ معینہ پر فریقین کی جانب سے وکلاء مولوی میر فراست علی صاحب و مسٹر دینکٹیشر صاحب پیش ہوئے۔ اور خود رکما بائی اور ناگو بائی کی شہادت بھی حاضر ہے۔ وکیل فد، دارہ بایں عذرات کارروائی ہذا ملتوی کے خواہاں ہوئے کہ

رکما بائی بنام ناگو بائی

عذرداره مسمی سنگپا متوفی کی وراثت میں بنا راضی فیصلہ ڈویژن ضلع میں خود کا مرافعہ دائر ہے۔ فیصلہ ڈویژن قطعی نہیں ہے اگر قطعی ہوتا تو پھر مرافعہ نہ کیا جاتا۔ تا یکسوئی تحقیقات ملتوی رکھی جائے۔ عذر عذرداره بالکل لغو اور قابل لحاظ نہ تھا اس لیے کہ معاملہ وراثت وطنداری دکھانہ داری میں محکمہ سرکار نے ڈویژن کو مقتدر و مجاز اور یہاں کا فیصلہ قطعی ہونا بتا دیا ہے تو ایسی صورت میں عذر بالا لائق التفات نہ کرکے شہادت دعویدارہ اور بیان عذرداره قلم بند کیا گیا۔ عذرداره کو تردید پیش کرنیکی تین مرتبہ مہلت دی گئی لاکن کسی پیشی پر تردیدی ثبوت حاضر نہیں تھا۔ دو وقت تو عدالت سے رعایتی موقع دیے گئے تھے۔ تیسری دفعہ وکیل عذرداره نے مقدمہ کی پیروی سے دست برداری پیش کی۔ سابق میں بھی رکما بائی کی جانب سے کافی ثبوت پیش نہ ہونے سے روئداد مثل پر چونکہ جیونت راؤ کی شہادت اس کے وارث ہونے میں نہایت مستحکم تھی۔ اسلیے جیونت راؤ کے نام منظوری کی رائے دیگئی تھی۔ یہاں بھی رکما بائی تردید اثبات پیش نہیں کی بلکہ پہلوتہی کر رہی ہے اس سے رکما بائی کا منشا ء یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرافعہ میں کیا نتیجہ برآمد ہوگا اسکا انتظار کیا جائے اب تو رکما بائی کی توقع جاتی رہی یعنے محکمہ صوبہ داری سے اپیل نامنظور ہوا۔ اب تو کوئی حجت رکما بائی کے لیے باقی نہیں رہی۔ علاوہ ازیں وراثت میں صرف سپیدہا وارث دیکھا جاتا ہے۔ ہماری تحقیقات میں ناگو بائی مادر جیونت راؤ متوفی مستحق اور سپیدہی وارث ثابت ہے اسلیے ہم کو نظائر اور دلائل پر نظر کرنے کی ضرورت نہیں۔ لہذا تحصیل کی رائے ہے کہ ناگو بائی جیونت راؤ متوفی کی حقیقی ماں ہوتی ہے اور از روئے شاستر بھی وارث ہوسکتی ہے وراثت وطنداری بنام ناگو بائی منظور فرمائی جائے اور حسبہ تختہ مرتب ہوکر ڈویژن میں روانہ کیا جائے شخص متضرر عدالت میں چارہ جوئی کر سکتا ہے۔ جبکہ وطنداری کی وراثت میں ناگو بائی وارث قرار دیکر اسی کے نام منظوری کی رائے ظاہر کیگئی ہے تو اراضیات موقوعہ ٹھری ساتولی دکھیت گانوں کے پٹہ کی بھی یہی مستحق ہے لہذا پٹہ اراضیات ناگو بائی منظور ہونا چاہیئے۔ چنانچہ حسبہ تحصیل سے بتاریخ ۶۔ آذر ۱۳۲۹ ف تختہ مرتب کیا جاکر ذریعہ مراسلہ نشان (۸۱) مورخہ ۷ اردی ۱۳۲۹ ف بغرض منظوری ڈویژن میں بھیجا گیا۔ مولوی محمد حسین صاحب سوم تعلقدار ڈویژن دیگلور نے بتاریخ ۱۳ دی ۱۳۲۹ ف اسطرح منظوری دی کہ "حسب رائے تحصیل وراثت بنام ناگو بائی منظور۔ سند دیجائے اور اراضی پٹہ کی بھی وہی مستحق ہے۔ اور مثل ذریعہ مراسلہ نشان (۸۱) مورخہ ۱۴ دی ۱۳۲۹ ف تحصیل میں مسترد کردے۔ سند مالی پٹیلی مسماۃ ناگو بائی کے نام دیدے۔

بنا راضی تجویز ڈویژن مسماۃ رکما بائی نے محکمہ ضلع میں مرافعہ پیش کی تو مولوی مرزا واجد بیگ صاحب اول تعلقدار ضلع نے ذریعہ نشان ۹۸ فیصل مورخہ ۲۶ شہریور ۱۳۲۹ ف یہ فیصلہ فرمایا کہ" وکیل صاحب مرافعہ علیہ نے اپنی بحث محدود اس امر پر کی کہ جب متوفی نابالغ کے نام ڈویژن نے پٹہ کر دیا تھا اور ضلع میں مرافعہ ڈویژن پیش ہوا۔ دوران مرافعہ میں

رکما بائی
بنام
ناگو بائی

نابالغ فوت ہوا تو اب نابالغ کی وراثت کی تحقیقات ہونی چاہیئے۔ اور اُس کے وارث کے نام پٹہ ہونا چاہیئے۔ بحث میں اس امر پر زور دیا گیا۔ ضلع نے بوجہ فوتی نابالغ مرافعہ خارج کر دیا اور حکم دیا کہ دو زوجگان کے مقابلہ میں بعد تحقیقات وراثت کا تصفیہ کیا جائے۔ مگر محکمۂ صوبہ داری نے مرافعہ میں یہ فیصلہ فرمایا کہ قایم مقامی کی تحقیقات یا تقرر کرنے کے بعد ضلع کو فیصلہ کرنا چاہیئے تھا۔ اسی فیصلۂ ضلع کا مرافعہ فریقین نے صوبہ داری میں کیا۔ ہماری مثل پر ہر دو فریق کی جانب جو فیصلہ جات ہوئے موجود ہیں۔ ہر دو پر غور کرتے ہیں یہی پایا جاتا ہے کہ رائے ضلع اور فیصلۂ ضلع بحال رہا۔ جو قایم مقامی کی بحث پر زور دیا جاتا ہے وہ غلط ہے۔ وکیل صاحب مرافع کی بحث درست ہے یعنے جب محکمۂ ضلع نے حکم دیا تھا کہ ہر دو زوجگان کے مقابلہ میں دریافت وراثت ہونی چاہیئے تو تحصیل کا فرض تھا کہ سنگپا کی فوتی کی کارروائی آغاز اور اُس کے وارثوں کی تحقیقات کے بعد فیصلہ کرنا چاہیئے تھا مگر بجائے اس کے جیونتا نابالغ کی وراثت کی تحقیقات اور فیصلہ کیا گیا۔ جو خلاف حکم ضلع اور صوبہ داری ہے لہذا فیصلہ ڈویژن منسوخ۔ مکرر بمقابلۂ ہر دو زوجگان وراثت کی تحقیقات ہو کر رائے اور فیصلہ کیا جائے“

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع مسماۃ ناگو بائی نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کی تو نواب رحیم یار جنگ بہادر صوبہ دار وقت نے ذریعۂ نشان فیصلہ ۱۶۲ مورخہ ۲۶ آبان سنہ ۱۳۳۰ ف یہ فیصلہ فرمایا کہ

”فیصلہ محکمۂ ضلع مورخہ ۴ دے سنہ ۱۳۲۹ ف میں جبکہ بمنظوری مرافعہ مکرر تحقیقات کا حکم دیا جا چکا تھا تو اُس کے یہ معنی ہیں کہ کارروائی وراثت جیونتا اختتام کو نہیں پہونچی خصوصاً اسوقت جبکہ اس حکم کے قبل ہی نامبردہ فوت ہو چکا تھا صرف ڈویژن سے منظوری ہو جانے سے تکمیل وراثت نہیں ہو جاتی۔ جب تک کہ مرافعہ کی مدت ختم ہونے کے بعد یہ تصفیہ قطعی نہ ہو جائے۔ یا مرافعہ میں شکست نہ ہو۔ اسی حکم سابقہ کی بنا پر دوبارہ صاحب ضلع نے ذریعہ فیصلہ زیر اپیل ہر دو بیوگان کے مواجہہ تحقیقات وراثت کرنے کا جو حکم دیا ہے وہ ہر آئینہ درست ہے لہذا مرافعہ نامنظور“ بناراضی ہر سہ فیصلہ جات صوبہ دار صاحب اولی مسماتان رکما بائی و ناگو بائی زوجگان سنگپا مالی پٹیل کی جانب سے محکمۂ ہذا میں علحدہ علحدہ نگرانیاں پیش ہوئی ہیں۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ پنڈت بابو راؤ صاحب وکیل نگرانی خواہ رکما بائی حاضر ہیں۔ مولوی فیض الدین صاحب وکیل ناگو بائی غیر حاضر ہیں۔ واقعات بالکل صاف ہیں اسلیے انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔ بحث صرف یہی ہے کہ آیا جیونتا فرزند سنگپا مستقل پٹہ دار و طمندار آخر قرار دیا جا چکا تھا یا نہیں۔ رکما بائی زوجۂ کلاں کا عذر یہ ہے کہ گو ڈویژن نے منظوری دیدی ہو مگر جبکہ بناراضی فیصلہ ڈویژن ضلع میں مرافعہ دائر کیا گیا تو تا فیصلۂ ضلع فیصلۂ

"ڈویژن ہرگز قطعی نہیں ہو سکتا۔ نہ جیونتا مستقل پٹہ دار تصور کیا جا سکتا ہے ناگو بائی کے جواب کا دارو مدار منظوری ڈویژن پر ہے۔ میری رائے میں عذر رکما بائی زوجہ کلاں قانوناً بالکل درست ہے۔ جہت ناگو بائی زوجہ خورد ناقابل لحاظ ہے۔ جب جیونتا کی وراثت کی نسبت رکما بائی نے مرافعہ دائر کیا اور فیصلہ کے قبل جیونتا کا انتقال ہو گیا تو ہرگز جیونتا کو مستقل پٹہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اب جو کچھ کارروائی ہوگی وہ سنگپا کی وراثت کی نہ کہ جیونتا کی لہذا حکم ہوا کہ نگرانی منظور۔

حسب الحکم جناب راجہ صاحب صدر المہام بہادر مال۔

صیغۂ مرافعہ مال

نشان مثل ۸۷ سنہ ۱۳۳۰ف م ۱۱ آبان سنہ ۱۳۳۱ف

گنڈما زوجہ کلاں گلرڈی — مرافع بوکالت مسٹر باپو راؤ صاحب وکیل

بنام

لچھما زوجہ خورد ملرڈی — مرافعہ علیہ بوکالت مولوی احمد شریف صاحب وکیل

حقوق زوجگان۔ متوفی کی دو زوجگان ہونے کی صورت میں زوجہ کلاں کا احق پٹہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ جب متوفی کی دو زوجگان ہوں تو شاستراً و نیز بروئے احکام زوجہ کلاں کی حقیت کرایانے پٹہ بہ مقابلہ زوجہ خورد کے احق ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ گماشتہ مقدم و پٹواری موضع اگنور نے ذریعہ رپورٹ نشان (۴) مورخہ ۳ دے سنہ ۱۳۲۸ف تحصیل میں اطلاع دی کہ مسمی مل رڈی مالی پٹیل مواضعات اگنور و بھانہ پور تعلقہ کوڑنگل بتاریخ ۲۶ آذر سنہ ۱۳۲۸ف فوت ہوا ہے۔ جس کی بنا پر تحصیل سے اشتہار حضوری ورثا جاری ہوا۔

مساۃ گنڈما زوجہ کلاں نے بتاریخ ۱۹ دی سنہ ۱۳۲۸ف رجوع تحصیل ہو کر درخواست پیش کی کہ سائلہ متوفی کی زوجہ کلاں ہے مساۃ لچھما زوجہ خورد اور متوفی کی مادر حقیقی موجود ہے جو سائلہ کی زیر پرورش ہے۔ ان کے سوائے اور کوئی وارث نہیں ہے۔ لہذا اوطان مقدم مالی و کوتوالی کا پٹہ سائلہ کے نام اور مساۃ لچھما زوجہ خورد کا نام شریک شکمی فرمایا جائے۔ پٹواری گری موضع مذکور میں شوہر فدویہ کا نصف حصہ ہے اس کی بھی دریافت فرمائی جائے۔

مسمی سائی رڈی ابن نرسنا رڈی نے بتاریخ ۲۰ بہمن سنہ ۱۳۲۸ف عذرداری پیش کی کہ ملرڈی کے حین حیات سنہ ۱۳۱۰ف میں پولیس پٹیلی کا پٹہ اس کے باپ کے نام ہوا تھا اور وہ حقدار۔ وارث ہے تاریخ پیشی مقرر ہو تو ثبوت وغیرہ پیش کرونگا۔

تحصیلدار صاحب نے وراثت کی تحقیقات کر کے سائی رڈی کی عذرداری خارج اور تختہ وراثت پر اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ "زوجہ کلاں کے نام ہر دو مواضعات کا پٹہ اور زوجہ خورد کا نام شریک شکمی ہو تو مناسب ہے"۔

ہاراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف نشان فیصلہ ۱۲۰۱م مورخہ ۴ آبان سنہ ۱۳۳۰ف۔

رنگناتھ
بنام
کرشنا بائی

جب یہ کارروائی بغرض منظوری ڈویژن میں پیش ہوئی تو سوم تعلقدار صاحب ڈویژن کوڑنگل نے ذریعہ مراسلہ نشان ۱۵۰۹ مورخہ ۴ امرداد ۱۳۲۹ف تختہ وراثت پر حسب ذیل منظوری صادر کی۔

"حسب رائے تحصیل مسماۃ گنڈما زوجۂ کلاں متوفی املریڈی کے نام پٹہ پٹیلگی مالی و پولیس مواضعات اگنور و بھاناپور کی سند بہ شکمیداری زوجہ خورد لچھما عطا کی جائے۔ مادر متوفی اسماۃ بھیما زیر پرورش ہر دو زوجگان متوفی رہیگی"۔

بناراضی تجویز ڈویژن مسماۃ لچھمانے ڈویژن میں درخواست تجویز ثانی پیش کی تو مولوی خواجہ محمد فریدالدین خاں صاحب سوم تعلقدار ڈویژن کوڑنگل نے بتاریخ ۴ اسفندار ۱۳۲۹ف یہ فیصلہ کیا کہ "مواضعات اگنور و بھاناپور کے خدمات مالی و کوتوالی پٹیلی کا اسکیل مساوی ہے۔ ایسی صورت میں آپس کی نزاع کا ہر وقت قایم رکھنا اور اس نا اتفاقی کی حالت میں پریشان کیا جانا بیضرورت ہے نتیجہ ہمیشہ نیک ہونا چاہیئے اور مقصد بھی حاصل رہے۔ جبکہ تقسیم بآسانی ہو سکتی ہے تو ایک دوسرے کی شکمی کی ضرورت ہی کیا ہے لہذا مسماۃ گنڈما زوجۂ کلاں کے نام موضع اگنور کی مالی پٹیلی اور موضع بھاناپور کی پولیس پٹیلی کا پٹہ اور مسماۃ لچھما زوجہ خورد کے نام موضع اگنور کی پولیس پٹیلی اور موضع بھاناپور کی مالی پٹیلی کا پٹہ کیا جائے۔ مسماۃ بھیما مادر متوفی ان دونوں کی شکمی میں زیر پرورش رہے۔

بناراضی فیصلہ ڈویژن مسماۃ گنڈما زوجۂ کلاں نے محکمۂ ضلع میں مرافعہ پیش کی تو اول تعلقدار صاحب ضلع نے ذریعہ نشان ۹۹ انفصال مورخہ ۷ اسفندار ۱۳۳۰ف یہ فیصلہ فرمایا کہ کلانیت کوئی چیز ہے اگر اسطور سے تقسیم کردی جاوے تو مساوات ہو جاتی ہے تو زوجۂ کلاں و خورد میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ سابقہ جو فیصلہ ہوا تھا وہ درست تھا۔ نظر ثانی میں جو ترمیم ہوئی ہے وہ ضرور قابل دست اندازی ہے۔ اسی اصول پر ہزاروں روپیہ کی جاگیرات جو حق کلانیت رکھتا ہے اُس کے نام منظور کر کے دوسرے حقداروں کو شکمی میں قایم کیا جاتا ہے جسپہ اسمیں بھی ہونا قرین معدلت ہے اگر زوجۂ کلاں وقت پر بلحاظ شکمیداری رقم نہ پہنچائے تو اسوقت غور ہو سکتا ہے بہ لحاظ رسم و رواج ہر دو موضع کی پٹیلی زوجۂ کلاں مرافعہ کناں کے نام منظور ہونا چاہیئے اور زوجۂ خورد کو شکمی میں رہنا چاہیئے ماں کا نان و نفقہ ہر دو کے ذمہ رہے لہذا مرافعہ منظور اور تجویز تحت جو نظر ثانی میں کیگئی ہے منسوخ۔

بناراضی فیصلۂ ضلع مسماۃ لچھما زوجۂ خورد نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کی تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ نشان انفصال ۲۱۲ مورخہ ۴ آبان ۱۳۳۰ف یہ فیصلہ فرمایا کہ "پیش کردہ دلائل سے ثابت ہے کہ شاستر نے بیوگان کے حقوق مساوی دیے ہیں اور قانون نے بیٹوں تک میں تقسیم کی ہے۔ جب اصل وطندار متوفی اکے خاندان کا کوئی شخص نہیں ہے اور یہی دو عورتیں وارث ہیں جن میں مقدمہ بازی ہو رہی ہے تو یہی امر قرین صواب ہوگا کہ دونوں کو علٰحدہ آرام کی زندگی بسر کرنے دیا جائے۔

جس کی اجازت شاستر دیتا ہے اور قانون بھی موید ہے۔ شوہری خاندان سے کوئی نہ ہونیکی وجہ گنڈما زوجہ اول ضرور اپنے پدری یا مادری عزیزوں کو فائدہ پہنچائیگی۔ تو پھر لچھمانے کون گناہ کیا ہے کہ اُسکے عزیز لزوم رہیں اسلیے مرافعہ منظور۔ فیصلہ ضلع منسوخ۔ فیصلہ ڈویژن بحال رہے۔

اب بنا راضی فیصلہ صوبہ دار صاحب مسماۃ گنڈما زوجہ کلاں نے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کی ہے۔

تمہید - مثل پیش ہوئی۔ رائے باپو راؤ صاحب کی بحث سماعت کیگئی۔ حسب متوفی کے دو زوجگان ہیں تو شاستر وغیر بروئے احکام زوجہ کلاں کی حقیت کراپانے پٹہ بمقابلہ زوجہ خورد کے احق ہے۔ اس اصول پر اول تعلقدار صاحب نے فیصلہ فرمایا ہے جو غیر قابل ترمیم تھا لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ منظور رائے اول تعلقدار صاحب بحال۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال۔

صیغہ مرافعہ

وامن رنگناتھ　　**مرافع - بوکالت پنڈت اپناداس راؤ صاحب و گنیش راؤ صاحب وکلا۔**

بنام

سرکار عالی　　**مرافعہ علیہ بوکالت** ....

الزام - الزام کی پاداش میں سزا مناسبت سے ہونا۔

تجویز ہوئی کہ الزام کی پاداش میں سزا مناسبت سے ہونی چاہیئے۔

واقعات یہ ہیں کہ مرافعہ گذار ناکہ وارہ گہارہ پور پٹیہ عادل آباد محصول خانہ راجورہ ماہوار یاب (ﷲ) ہے مسمی بلونت راؤ جواب نویس پٹیہ عادل آباد ماہوار یاب (ﷲ) رخصت لینے سے بنظر ضرورت و اجرائے کار سرکاری امین صاحب پٹیہ نے مرافعہ گذار کا منصرمانہ عدے پر تقرر کیا۔ مرافعہ گذار حاضر نہ ہو کر علالت مزاج و شیوع مرض پلیگ کا عذر کیا۔ اس عدول حکمی کی پاداش میں امین صاحب نے اسکو معطل کرکے محصول خانہ کو اطلاع دی اور محصول خانہ نے نظامت میں اطلاع دی امین مولوی سید عزیز الدین صاحب ناظم سابق نے تاریخ معطلی سے اسکو برخاست کردیا۔

بنا راضی فیصلہ نظامت محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش ہوا ہے۔

تمہید - مثل پیش ہوئی۔ الزام کی پاداش میں سزا بھی مناسبت سے ہونی چاہیئے۔ فرض کیا جاوے کہ یک ماہی منصرمی پر کوئی ملازم کسی خاص وجہ سے نہ جا ہے تو کیا اُس کی ایسی سخت سزا ہوسکتی ہے جو اس مقدمہ میں دیگئی ہے لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ منظور۔ ایام معطلی کی نصف تنخواہ سوخت کرکے مرافع حسب رائے مہتمم صاحب اپنی خدمت پر بحال کیا جائے۔

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام صاحب مال

نشان ۵۸ مسل ۳۳ سنہ ۱۳۳۰ف
م ۱۱ آبان سنہ ۱۳۳۱ف

بنا راضی تجویز ناظم صاحب کروڑگیری مندرجہ مراسلہ نشان ۱۶۴ مورخہ ۱۳ دی ۱۳۳۰ف

نشان مثل ۴۳/۱۸۷ سنہ ۱۳۳۱ف م ۵ آذر سنہ ۱۳۳۲ف

صیغۂ مرافعہ

احمد ارادت خان مرافع ـ بوکالت مسٹر باپو راؤ صاحب وکیل

بنام

سید حسین مرافعہ علیہ بوکالت ....

ترقی ـ ترقی ہمیشہ سینارٹی و کارگزاری پر دیے جانیکا لزوم ـ حقوق پدری یا ذاتی بغرض ترقی ـ

تجویز ہوئی کہ (۱) ترقی ہمیشہ سینارٹی و کارگزاری پر دی جانی چاہئیے ـ

(۲) کسی حقوق پدری یا ذاتی کے مدنظر کسی جونیر عہدہ دار کو ترقی دی جاوے تو ایک موقعہ سینیر کو اور دوسرا جونیر عہدہ دار کو دیا جایا کرے ـ

واقعات یہ ہیں کہ فخر اللہ صاحب امین کروڑگیری درجۂ اول وظیفہ پر علیحدہ ہونے سے ان کی جائداد امینی درجۂ اول پر ناظم صاحب کروڑگیری نے سید حسین صاحب سینیر امین درجۂ دوم کو ترقی دی تو احمد ارادت خاں صاحب امین کروڑگیری درجۂ دوم نے بناراضی تجویز[1] صوبہ دار صاحب مرافعہ بمحکمہ ... پیش کیا ـ

تمہید ـ مولوی سید حسین صاحب امین اور منجانب احمد ارادت خاں صاحب باپو راؤ صاحب وکیل حاضر ہیں ـ

مولوی عزیز الدین صاحب سابق ناظم نے بلحاظ سینارٹی مولوی سید حسین صاحب امین کو ترقی دی جسکو عرصہ منقضی ہوا ہے اور اسمیں اب ردّوبدل کی ضرورت نہیں ہے ورنہ قدیم مستحق و سینیر امناء کی دلشکنی کا باعث ہوگا ـ

ترقی ہمیشہ سینارٹی اور کارگذاری کے لحاظ سے دی جانی ضرور ہے ـ اور اگر کسی حقوق پدری یا ذاتی کے مدنظر کسی جونیر عہدہ دار کے متعلق کوئی خاص حکم ترقی دیا جائے تو عمل حسب ذیل کیا جانا مناسب ہوگا ـ

ایک موقع سینیر عہدہ دار کو ـ دوسرا موقع جونیر عہدہ دار ـ بہر حال اس مقدمہ میں جو تجویز ناظم صاحب سابق نے کی تھی اُس میں دست اندازی کی ضرورت نہیں ہے لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ خارج ـ

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام صاحب بہادر مال ـ

نشان مثل ۸۹ سنہ ۱۳۳۱ف م ۲ آبان سنہ ۱۳۳۱ف

صیغۂ نگرانی

رنگناتھ وغیرہ نگرانی خواہان ـ بوکالت مسٹر راجیندر راؤ صاحب وکیل

مسماۃ کرٹو بائی طرفثانی ـ بوکالت ....

وراثت ـ مشترکہ ـ منقسمہ ـ شہادت ـ

[1] بناراضی تجویز ناظم صاحب کروڑگیری ممالک سرکار عالی ـ

[2] بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب گلبرگہ نشان ۲۰۲ منفصلہ مورخہ ۱۰ مہر سنہ ۱۳۳۲ف ـ

زنگنا بخصہ بنام کرڈو بائی

تجویز ہوئی مد شہادت قرابت داران متوفی اور پٹواری موضع کے مقابلہ میں دو معمولی اشخاص موضع کی شہادت سے خاندان منقسم قرار دینا سخت مضر حقوق حقداران ہے۔ لہذا پٹہ بنام برادر متوفی کیا جائے۔

واقعات یہ ہیں کہ موضع لونے گانوں میں مسمی وٹھوبا متوفی کے نام بصراحت ذیل نمبروں کا پٹہ تھا۔

نشان سلسلہ	نوعیت	سروے نمبر	رقبہ	رقم
۱	خشکی	۳۰	یعہ یکر ۸ گنٹہ	لعہ ۸
۲	"	۳۱	لہ عہ یکر ۱۰ گنٹہ	یعہ ۵
۳	"	۳۲	اعہ یکر ۱۰ گنٹہ	اعہ ۸
۴	"	۸۳	للوعہ یکر ۳۰ گنٹہ	یعہ ۵
۵	"	۸	دعہ یکر ۱۶ گنٹہ	سہ ۵
۶	"	۴۷	اوعہ یکر ۴ گنٹہ	سے
۷	"	۷۷	لہ عہ یکر ۸ گنٹہ	سے ۸
آٹھ	میزان	(۷) نمبر	مالہ اعہ یکر ۶ گنٹہ	مااوعہ ۵

وٹھوبا فوت ہوا تو اراضیات مذکورہ کا پٹہ متوفی کے فرزند مسمی ہنمنتا کے نام قائم ہوا۔ ہنمنتا کے دو زوجگان اور (۴) فرزند تھے۔

(۱) تاتیا۔   از بطن زوجۂ کلاں

(۲) رنگا۔ عمر ۲۵ سال
(۳) باپو۔ عمر ۱۲ سال
(۴) دادا۔ عمر ۱۰ سال
} از بطن زوجۂ خورد

جب ہنمنتا فوت ہوا تو اراضیات کا پٹہ وراثتاً مسمی تاتیا فرزند کلاں کے نام منظور ہوا۔ اب بضمن دریافت وراثت بیان کیا گیا ہے کہ ہنمنتا نے اپنی زندگی میں اراضیات کی تقسیم کردی تھی۔ چنانچہ مسماۃ کرڈو بائی نے بیعنامہ سروے نمبر (۳۰-۷۷) کی جو مصدقہ نقل پیش کی ہے اس سے صاف واضح ہے کہ مسمیان رنگا۔ باپو۔ دادا پسران ہنمنتا کے نام سروے نمبر ۳۰ موازی یعہ یکر ۸ گنٹہ رقمی لعہ ۸ اور سروے نمبر ۷۷ موازی لہ عہ یکر ۸ گنٹہ رقمی سے ۸ کا حق مقابضت ذریعۂ بیعنامہ مورخہ ۲۱ بہمن ۱۳۲۷ف مسمی آپا ولد پانڈوگاوے کر کے ہاتھ بمعاوضہ مبلغ تلکا اعہ سکہ عثمانیہ ۱۴ بیع کردیا ہے۔ اور

رنگناتھ بنام کرڑوبائی

بیعنامہ کی بتاریخ ۲۱ بہمن ۱۳۳۶ف رجسٹری بھی کرادی ہے اور رقم کی تفصیل یوں بتلائی ہے کہ (۴۵۰) کلدار بابتہ قرضہ جات سابقہ اور رجسٹرار صاحب کے روبرو نقد وصول مابقی (۵۰) کلدار بر ہوتری کا بحساب فیصدی مبلغ ... کل جملہ مبلغ ... سکہ عثمانیہ بیع شدہ نمبروں کے حدود کی تفصیل بھی حسب ذیل بیعنامہ میں درج ہے۔

سروے نمبر	پوٹ	شمال	جنوب	مشرق	مغرب
۳۰	(۱)	سروے نمبر (۳۰)	زمین سلطان جی	ہماری خریدی ہوئی مالکانہ زمین	زمین علاقہ گنڈو
״	(۲)	زمین بڑی گوبنی	زمین بھوانی گوبنی	״	زمین بھوانی گوبنی
״	(۳)	سیوار بنس گاؤں	زمین بڑی گوبنی	زمین بڑی گوبنی	زمین گنڈی تلنجاپور
״		سروے نمبر ۸۰ و ۷۹	سروے نمبر ۷۲	سروے نمبر ۶۱	سروے نمبر ۷۵-۲-۷۲

جب تاتیا پٹہ دار فوت ہوا تو مقدم و پٹواری نے ذریعہ رپورٹ نشان (۷) مورخہ ۲۰ شہریور ۱۳۲۸ف تحصیل میں اطلاع دی کہ مسمی تاتیا ولد ہنمنتا پٹہ دار سروے نمبر (۳۰-۳۱-۳۲-۸۳-۸۰-۴۷-۷۷) موازی مالہ ... بکر رقمی ... بتاریخ ۱۰ شہریور ۱۳۲۸ف فوت ہوا۔ متوفی کے ورثا حسب ذیل موجود ہیں اور خاندان مشترکہ ہے۔

(۱) مسماۃ کرڑوبائی ۔ بیوہ ۔ زوجہ

(۲) رنگناتھ راؤ ۔
(۳) دادا راؤ ۔
(۴) باپو ۔
} پسران ہنمنتا متوفی ۔ علاتی برادران متوفی ۔

اور یہ استدعا کی کہ وارث جائز کے نام پٹہ کی منظوری دیجائے ۔ منصرم تحصیلدار صاحب وقت نے تختۂ وراثت مرتبۂ مقدم پٹواری پر بتاریخ ۱۲ شہریور ۱۳۲۸ف یہ تجویز کی کہ

بذمہ داری پٹیل و پٹواری برادر متوفی رنگناتھ راؤ کے نام پٹہ کیا جائے ۔ دیگر ورثا و کے نام درج شکمی رہیں ۔ اور زوجۂ متوفی کی پرورشی ذمہ پٹہ دار رہے گی ۔

چنانچہ حسب تحصیل سے ذریعہ حکم نشان ۲۰۷۹ مورخہ ۱۳ شہریور ۱۳۲۸ف مقدم پٹواری کے نام تعمیلی احکام جاری ہوئے اس کارروائی کی تکمیل کے بعد مسماۃ کرڑوبائی زوجہ تاتیا پٹہ دار متوفی نے بتاریخ ۱۹ شہریور ۱۳۲۸ف تحصیل میں یہ درخواست پیش کی کہ پہلے اراضیات زیر بحث کا پٹہ مسمی وٹھوبا کے نام تھا ۔ اور عملی طور پر اُس کے دو شکمیدار تھے ۔ پٹہ دار اور

رنگناتھ بنام کرٹاوبائی

شکمیدار کے فیما بین حسب ذیل حصہ جات مقرر تھے۔

(۱) وٹھوبا پٹہ دار ½ حصہ یعنے ۵ ر ۴ ر

(۲) تکارام شکمیدار ¼ حصہ یعنے ۵ ر ۴ ر

(۳) بالاجی شکمیدار ¼ حصہ یعنے ۵ ر ۴ ر

نیز پٹہ دار و شکمیداروں کے یکے بعد دیگرے فوت ہونیکے بعد ہر ایک کے ورثاء کا سلسلہ اسطرح قائم رہا کہ

(۱) وٹھوبا پٹہ دار۔ نامبردہ کے فوت ہونیکے بعد اُس کے (۳) بیٹے تھے۔ یعنے مسمیان ہنمنتا۔ بھوانی۔ بلی۔ چونکہ بھوانی اور بلی لاولد تھے اور انکا رہنا بسنا ہی علیحدہ ہی تھا اسلیے زیر بحث نمبروں کا پٹہ مسمی ہنمنتا کے نام قائم حب ہنمنتا پٹہ دار فوت ہوا تو اراضیات کا پٹہ مسمی تاتیا فرزند متوفی شوہر سائلہ کے نام ہوا اب چونکہ تاتیا شوہر سائلہ فوت ہو چکا ہے اسلیے پٹہ سائلہ کے نام ہونا چاہیے۔

(۲) تکارام شکمیدار فوت ہو چکا ہے۔ متوفی کے تین وارث ہیں (کیشو۱۔ مادھو۲۔ جوتی۳۔) کیشو و مادھو زندہ ہیں۔ جوتی فوت وارث جانگدیو موجود ہے۔ اسلیے تکارام کی شکمی ان ہر سہ اشخاص کے نام منظور ہونی چاہیے۔

(۳) بالاجی کی شکمی رام جی۔ شام راؤ۔ رینو۔ دولا کے ہاتھ بیع ہو چکی ہے۔ شام راؤ۔ رینو زندہ ہیں رام جی فوت۔ چندولعل وارث دولا فوت اُسکا فرزند نارائن موجود ہے اسلیے بالاجی کی شکمی ان چاروں کے نام منظور فرمایا جائے اس کے علاوہ ٹیکہ یعنے سائلہ کے خسر ہنمنتا کا پیدا کیا ہوا ہے اسمیں اور اراضیات پٹہ زمین سائلہ کے دیور مسمیان کیشو۔ شام راؤ۔ چندو نے بھی اسی مضمون بلکہ اسی خط کی ایک درخواست تحصیل میں پیش کی جس میں صرف اسقدر عبارت زیادہ ہے کہ مسماۃ کرٹاوبائی وارث شاستری تاتیا پٹہ دارہ نے علیحدہ علیحدہ درخواست رضامندی دیدی تحصیلدار صاحب نے اسوجہ سے کہ یہ کارروائی تاتیا متوفی کے ورثاء کے مقابلہ میں وراثت کی تحقیقات کر کے بتاریخ ۲۶ بہمن ۱۳۲۹ف اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ...... پس بلحاظ حالات و شہادت موجودہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ خاندان غیر مشترک ہی۔ صاف ثابت ہے کہ خاندان غیر منقسمہ ہے۔ اس لحاظ سے تحصیلدار صاحب وقت نے متوفی کے بھائی رنگناتھ کے نام جو پٹہ کرنے کی تجویز کی ہے بالکل درست و ناقابل دست اندازی ہے۔ اب رہا متوفی کی بیوہ عذر دارہ کی پرورش گو رنگناتھ تحریری اقرار کرتا ہے کہ اُسکی پرورش اپنے ہی ذمہ رہے۔ ظاہری طور پر تو تسلیم کرتا ہے اور شرط ابھی سے یہ کرتا ہے کہ بشرطیکہ عذر دارہ باعصمت رہے۔ گو اسوقت عذر دارہ کی عمر ۴۰ سال کے قریب ہے عصمت کی قید لگانے کی مقنن نے سکھا دی۔ تو اُس کی نیت صاف ظاہر ہے کہ آئیندہ ہر موقع پر وہ بالکل تابع اُسکے رہیگی اور اُسکے رحم و کرم پر منحصر ہے اسلیے جسطرح سابق سے جس مکان میں عذر دارہ کا شوہر و عذر دارہ رہنے کا تسلیم رنگناتھ کو ہے اُسی طرح اُس مکان میں

رنگناتھ بنام کرڈوبائی

وہ رہیگی۔ اُسکی پرورش کا ذمہ دار رنگناتھ ہے۔ بصورت نااتفاقی رنگناتھ کی اراضی پٹہ کیساتھ شریک شکمی رہیگی۔
البتہ اُسکو ناجائز طور پر حق انتقال ذریعۂ بیع یا رہن نہ ہوگا حسب صراحت منظوری دی جانا قرین انصاف ہے۔

جب یہ کارروائی بغرض منظوری دفتر ڈویژن میں پیش ہوئی تو مولوی سید محمد دستگیر صاحب ڈویژنل افسر ڈویژن عثمان آباد نے بتاریخ ۱۵ شہریور ۱۳۲۹ف یہ منظوری صادر کی کہ

جب اصلی حالات کیطرف (موجودہ روئداد مثل سے جو حالات کہ ظاہر ہیں ان کو اصلی حالات متصور کرنا چاہیئے) تو اس وسیلہ سے ضعیف بیوہ کی جانب سے کوئی ایسی شہادت جید پیش نہیں ہوئی ہے جس کے ذریعہ انقسام ثابت کیا گیا ہو مگر صرف اُس پٹواری مسمی ہری ولد نرہر گواہ نمبر (۳) طرفثانی کا پہلا بیان کہ کرڈوبائی گاؤں کے متصل نمبر میں کاشت کی ہے۔ عدالت ہذا کو یہ یقین دلاتا ہے کہ درحصل کوئی ایسا انقسام ہنمنت نے اپنی زندگی میں ضرور کیا ہوگا جس کے سلسلہ میں کرڈوبائی ابتک قابض و متصرف ہے مگر چونکہ قانوناً کوئی ایسا انقسام ثابت نہیں کیا گیا۔ عدالت ہذا اسوقت کوئی انقسام کرنا قانون کی حد سے خارج متصور کر کے حکم دیتی ہے کہ رنگناتھ کے نام پٹہ سروے نمبرات (۳۰-۳۱-۳۲-۳-۸۳-۸-۴۸-۷۷) موقوعہ موضع سونے گاؤں کیا جاتا ہے۔ اور مسماۃ کرڈوبائی زوجۂ تاحیات پٹہ دار متوفے مساوی شکمیدار رہے مسماۃ کرڈوبائی کے بعد اُسکی لڑکی مسماۃ بھورابائی کو بھی شکمی کا حق باقی رہیگا۔ اب رہا مکانات کی سکونت کے متعلق تو حسب رائے تحصیل مسماۃ کرڈوبائی اُسی قدیم مکان میں رہے جسطرح آجتک وہ رہا کی ہے۔ تحصیل کی رائے سے محکمۂ ہذا کو اس حد تک ہی اتفاق ہے کہ کرڈوبائی یا اسکے بعد اُسکی لڑکی بھورابائی کو حق انتقال ذریعہ بیع یا رہن ہرگز ہرگز نہ ہوگا۔ پس حسبۂ عمل ہو۔

بنا راضی تجویز ڈویژن مسماۃ کرڈوبائی نے محکمۂ ضلع میں مرافعہ پیش کی تو مولوی حافظ محمد یٰسین صاحب بی اے اول تعلقدار نے ذریعۂ نشان انفصال مورخہ ۴ اردی بہشت ۱۳۳۰ف یہ فیصلہ فرمایا کہ

یہ تحریرات محکمۂ مرافعہ عنہا ایسے ہیں جن سے محکمۂ مرافعہ کو سوائے اس نتیجہ نکالنے کے کوئی گذیر نہیں ہے کہ باوجود وہ ان تحریرات کے محکمۂ مرافعہ عنہا مرافعہ علیہ کے حق میں مفید اور مرافعہ گزارہ کے خلاف جو فیصلہ صادر کیا ہے اُس میں ضرور محکمۂ مرافعہ عنہا کو تسامح ہوا ہے ہم نے شہادت مشمولۂ مثل بھی بغور دیکھی۔ مرافعہ گزارہ کی جانب سے جو شہادت پیش ہوئی ہے وہ ایسی کمزور نہیں ہے بلکہ مرافعہ علیہ کی پیشکردہ شہادت کسیقدر کمزور پائی جاتی ہے کیونکہ اہم گواہ ہری ولد نرہری کے بیانات میں اختلافات ہیں اگر محض کھانے پینے سے انقسام خاندان پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچ سکتا ہے۔ لیکن مقدمۂ ہذا میں نہ صرف

رنگنا تھ بنام کرشنا بائی

(۱) کھانا پینا علیحدہ ہونا ثابت ہوتا ہے کہ بلکہ

(۲) جائداد کے حصص پر علیحدہ علیحدہ قابض ہونا۔ اور

(۳) جائداد کے مختلف حصوں کا علیحدہ علیحدہ رہنا۔ اور

(۴) ایک رکن خاندان کا علیحدہ لین دین بھی ثابت ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس موخر الذکر جزو کا ثبوت پیشکردہ بیعنامہ سے ملتا ہے جس سے یہ ظاہر ہے کہ مرافعہ علیہ نے اپنا حصہ بیع کر دیا ہے اور مرافعہ گذارہ کے خاوند متوفی تاتیا کے حدود اربعہ بھی اس میں ظاہر کر دیے ہیں۔ الحاصل یہ کہ اگرچہ رسایداداکی زر مالگزاری منجانب مرافعہ گذارہ پیش نہیں ہوئے ہیں لیکن جو شہادت پیش ہوئی ہے۔ اُس سے انقسام خاندان اور اسکا ادعا پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے لہذا مرافعہ منظور۔ فیصلہ تحت منسوخ۔ حسب درخواست مرافعہ گذارہ عمل ہو۔

بنا راضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع مسمیان رنگناتھ وداداپسران ہنمنتا نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو نواب سردار نواز جنگ بہادر صوبہ دار وقت نے ذریعۂ نشان ۳۷۲ انفصال مورخہ ۶ مہر ۱۳۳۰ ف یہ فیصلہ فرمایا کہ پیشی گذشتہ پر وکیل صاحب مرافعان حاضر تھے۔

مرافعہ علیہا غیر حاضر تھی۔ وکیل صاحب حاضر کی بحث سماعت کیگئی معاملہ صاف ہے۔ گواہوں کے اور فریقین کے بیانات سے صاف ظاہر ہے کہ فریقین علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں اور کھانا پینا بھی علیحدہ ہے اور پٹواری موضع کی شہادت سے ظاہر ہے کہ مرافعہ علیہا نے گانوں کے متصل نمبر کی کاشت کی ہے۔ ایسی حالت میں نمبرات کی تقسیم بھی ثابت ہے صاحب ضلع نے بلحاظ انقسام خاندان بٹہ اراضیات زوجہ متوفی کے نام کرنے کی جو تجویز کی ہے اصولاً درست اور ناقابل دست اندازی ہے عذرات مرافعان ناقابل التفات ہیں لہذا مرافعہ نامنظور۔ فیصلہ صاحب ضلع بحال رہے۔

اب بنا راضی فیصلہ صوبہ دار صاحب مسمیان رنگناتھ وداداپسران ہنمنتا نے محکمۂ ہذا میں نگرانی پیش کی ہے۔

مختصرہ یہ مثل پیش ہوئی۔ پنڈت راجیندر راؤ صاحب وکیل نگرانی خواہ حاضر ہیں۔ نگرانی علیہا باوجود اطلاعیابی غیر حاضر ہے۔ واقعات صاف ہیں اس لیے روئداد پر رائے قایم کی جاتی ہے۔ بحث درمیان فریقین انقسام ہا اشتراک خاندان کی ہے۔

تاتیا متوفی نے کوئی اولاد ذکور نہیں ہے۔ برادران متوفی نے نرہری پٹواری موضع۔ ابنا داس برادر عم زاد متوفی و نگرانی خواہان۔ شام راؤ ساہوکار و ربلی عم متوفی کو بہ ثبوت اشتراک پیش کیا ہے جنہوں نے صراحت سے خاندان کو مشترکہ بتلایا ہے فریق ثانی نے دو گواہ ایک ایکناتھ مزدور پیشہ اور ربلی ولد کستابا کو پیش کیا ہے۔

بمقابلہ قرابتداران وپٹواری موضع کے دو معمولی اشخاص کی شہادت پر ایک جائداد کو زوجہ کے نام کرنیکی رائے کا قائم ہونا سخت مضر حقوق حقدار کے ہے اگر زوجہ کو دعوے انقسام کا ہو تو عدالت مین رجوع ہو سکتی ہے ورنہ زوجہ تاحیات نان نفقہ کے سوا اور کسی رعایت کی مستحق نہین ہان دختر شخص متوفے کی شادی کی ذمہ داری برادر ونپر عاید کرنا چاہئے تھی مگر شادی ہو گئی ہے اب اسکی بھی ضرورت نہین رہی۔ نظر بران حکم ہوا کہ نگرانی حسب صراحت صدر منظور۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

سنہ ۱۳۳۱ ف
نشان مثل ۸۴۸
م ۱۵ اردی بہشت ۱۳۳۲ ف

صیغہ مرافعہ مال

رامراؤ — مرافع بوکالت رام چندر راؤ صاحب وکیل۔

بنام

وینکٹیشر راؤ — مرافعہ علیہ بوکالت مولوی محمد قمر الزمان صاحب وکیل۔

درخواست تنسیخ فیصلہ یکطرفہ۔ میعاد درخواست تنسیخ فیصلہ یکطرفہ (۳۰) یوم ہونا۔ درخواست خارج المیعاد - وجہ موجہ ہے۔

تجویز ہوئی کہ اگر بوجہ بیماری درخواست تنسیخ فیصلہ یکطرفہ اندرون مدت (۳۰) یوم پیش نہ کیجاوے تو وہ لائق منظوری کے ہے۔

واقعات یہ ہین کہ ہنمنت راؤ اصل مقدم مالی دکوتوالی مواضعات ناچارم - مسجد پلی - وتنگی دکامسان پلی فوت ہونے اس کے وراثت کی کارروائی تحصیل مین آغاز ہوئی۔ مسمی رامراؤ مرافع اپنے کو متوفے کا وارث وحصہ دار تبلا کر دعوے وراثت کیا اس کے سوا اور چار اشخاص مسمیان وینکٹیشر راؤ گماشتہ پٹواری نوگنہ ور امراؤ مقدم مالی کوکٹ پلی وونیکٹ نارسنہوان راؤ دیکھ ہنتورہ دکشن راؤ مقدم مالی کوکٹ پلی عذر دار وخواہان وراثت ہوئے۔ تحصیل سے باجرائی اشتہار وقرار داد تاریخ پیشیان دعویدار وعذرداروں کو اپنے اپنے ثبوت وتردید کا موقع دیا گیا۔ مگر باوجود موقع دینے کے سوائے رام راؤ دعویدار کے کوئی عذردار حاضر ہو کر اپنی حقیت کا ثبوت پیش نہین کیا تو تحصیلدار صاحب نے رام راؤ مرافع سے اس کے وارث اور حقدار ہونیکا ثبوت لیکر بوجہ اس کے کہ رام راؤ مرافع وینکٹ نرسابائی کا دیور اور ہنمنت راؤ متوفے کا چچا ہے۔ اور متوفے کا دن دار اس نے کیا ہے۔ اور سنیدھ ہے اور متوفی کے پڑدادا کا پوتر اور ہم خاندان اور ہم جد ہے۔ کریا کرم ودوم تنفیت کو ادا کیا ہے اور تا الفصل جائداد ہی بتعاد دیگر عذرداران کی مرافع کا حق مرجح بتلا کر اوسکے نام وراثت منظور ہونے کی رائے بحوالہ دہرم شاستر ونظائر ظاہر کر کے تختہ وراثت روانہ ڈویژن کیا۔

اے ڈویژن افسر صاحب نے عذرداروں کو موقع دیا مگر کوئی عذردار حاضر نہ ہونے سے حسب رائے تحصیل وراثت بنام دعویدار عم متوفے منظور کر کے عذرداروں کی عذرداری بوجہ عدم پیروی خارج اور تجویز کی کہ عذردار کو حقیت کسیطرح کا حاصل ہو تو وہ اپنا حق عدالت دیوانی سے ثابت کر اسکتا ہے۔ اس کے بعد وینکٹیشر راؤ نے ڈویژن مین بکم خورداد سنہ ۱۳۲۸ ف کو

بنا راضی تجویز نواب منظور جنگ بہادر اول تعلقدار ضلع میدک نشان ۸۶ مورخہ ۳۰ اسفندار ۱۳۳۱ ف

رام راؤ بنام ونکٹیشر راؤ

(۲۹) روز کے خارج المیعاد کیساتھ باز داشتی کی درخواست پیش کی تو غیر حاضری کیوجہ سے باز داشتی کے عذرات پر مکرر مقدمہ نمبر پر لیا گیا اور نفس معاملہ تنسیخ فیصلہ ایکطرفہ کے متعلق بحث سماعت کرنے کے لئے تاریخ پیشی مقرر ہوئی اور یہ تصفیہ ہوا کہ ونکٹیشر راؤ شہادت عذرداری بیماری کے متعلق پیش کرے۔ منجانب ونکٹیشر راؤ (۴) گواہ اور منجانب دعویدار (۱) گواہ پیش ہوا۔ وکیل صاحب دگواہون وغیرہ کے بیانات مین اختلاف ہونے سے ڈویژن افسر صاحب ۱۶ اردی سنہ ۱۳۳۰ف کو تجویز فرمائی کہ حکامان سابق جو تجاویز فرمائے ہین اسپر ہمکو نظر ڈالنے کی ضرورت نہین ہے اور نہ فریقین اوسکی طرف ہمکو توجہ دلاتے ہین نفس مقدمہ تنسیخ فیصلہ ایک طرفہ کی نسبت شہادت سے ثابت نہین کرایا گیا کہ بعد وصول نقل وکیل صاحب یا خود درخواست گذار علیل تھا۔ قانوناً درخواست تنسیخ فیصلہ ایک طرفہ وصول نقل سے (۳۰) یوم مین پیش ہونا چاہئے ملاحظہ ہو دفعہ (۱۴۴) صدر مجموعہ حصہ الف سنہ ۲۶ف ضمن (ب) اس لحاظ سے ۳ فروردی سنہ ۱۳۲۸ف کو نقل لی گئی تھی۔ ۴ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۸ف کو درخواست پیش ہونا چاہئے بجائے اس کے یکم خورداد سنہ ۱۳۲۸ف کو پیش ہوئی ہے۔ ۲۹ یوم کی درخواست خارج المیعاد ہوئی ہے۔ وجہ معقول ثابت نہین کرائی گئی۔ اور نہ وکیل صاحب یا درخواست گذار نے کوئی صداقت نامہ پیش کیا ہے۔ لہذا درخواست تنسیخ فیصلہ یکطرفہ مورخہ یکم خورداد سنہ ۲۸ف بوجہ تمادی عارض ہونے کے خارج اور مثل باقیات سے خارج ہو۔

(۳) تجویز بالا کی ناراضی سے ونکٹیشر راؤ نے ضلع مین مرافعہ پیش کیا تو صاحب ضلع نے یہ تجویز فرمائی در سنہ ۱۳۲۸ف مین انفلوئنزا کا حملہ ہوا ہے اور ماہ بہمن سنہ ۲۸ف کی علالت مصدقہ حکیم صاحب مقامی ہے ممکن ہے کہ مسلسل مبتلا رہا ہو ایسی حالت مین اختلافات شہادت کی بنا پر علالت کا عذر رد کردینا مبنی بر انصاف نہین ہو سکتا۔ (۲۷) یوم کی مدت ایسی نہ تھی عذر علالت غلط سمجھا جاتا۔ ونکٹیشر راؤ چیچک سے بیمار رہا ہے چیچک کا مرض فی الحقیقت نہایت خطرناک ہے۔ اس سے صحت تو جلد نصیب ہوتی ہے مگر مریض مہینوں عام کراہت اور نفرت سے بچنے کے لئے گھر سے نہین نکل سکتا۔ اسی عذر کی بنا پر میری رائے مین مدت مذکور قابل معافی ہے۔ لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ منظور۔ ڈویژن کو حکم دیا جائے کہ تجویز ثانی نمبر پر لیکر بعد اخذ ثبوت وغیرہ مقدمہ وراثت کا تصفیہ کیا جائے۔

اب اسی تجویز ضلع کی ناراضی سے رام راؤ نے صوبہ داری میدک مین مرافعہ پیش کیا ہے۔ جو بوجہ تخفیف دفتر یہان منتقل ہوا ہے۔

تمہید۔ اس مقدمہ مین جب تک شجرہ خاندان نہ بتلایا جاوے۔ واقعات ظاہر ہو نہین سکتے۔ اس لئے مین شجرہ درج ذیل ہر دو خاندان کا کرتا ہون۔

رامراؤ
بنام
وینکٹیشر راؤ

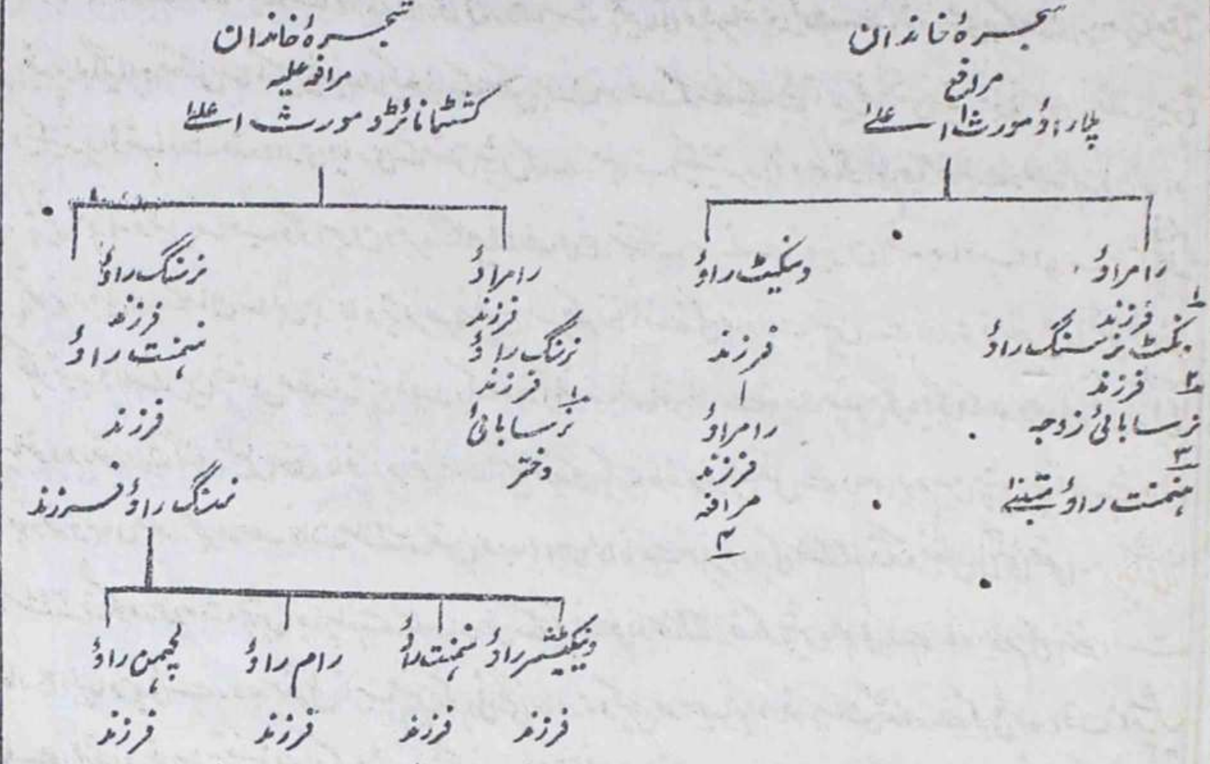

مختصر واقعات یہ ہیں کہ خاندان پلار یڈی مرافعہ نمبر ۴ کے دادا کے پوتے مسمی وینکٹ نرسنگ راؤ نمبر ۱ کی شادی مسماۃ نرسابائی نمبر (۲) سے ہوئی۔ وینکٹ نرسنگ راؤ نمبر (۱) لاولد فوت ہوا۔ نرسابائی نمبر (۲) کو ارثاً جائداد زیر نزاع خاندان پدری سے ملی تھی چونکہ نرسابائی لاولد تھی اسلئے اپنے پدری خاندان سے مسمی ہنمنت راؤ نمبر (۳) کو متبنےٰ لی۔ جب مسماۃ نرسابائی کا انتقال ہوا تو ہنمنت راؤ نمبر (۳) متبنےٰ کے نام وراثت منظور ہوئی۔ اب ہنمنت راؤ نمبر ۳ کا انتقال ہوگیا ہے تو مرافع اس دعوے کے ساتھ خواہان وراثت ہے کہ جائداد مسماۃ نرسابائی کی تھی جو مرافع کے دادا کے پوتے کی زوجہ ہوتی تھی۔ اور ہنمنت راؤ کو بھی جائداد بہ حیثیت متبنےٰ گری مسماۃ نرسابائی ملی تھی تو اب اس جائداد کی وارث ممبر خاندان شوہری نرسابائی ہوگی نہ ممبر خاندان پدری نرسابائی یا ہنمنت راؤ متبنےٰ۔

مرافعہ علیہ کا عذر یہ ہے کہ جائداد نرسابائی کو اس کے شوہری خاندان سے نہیں ملی ہے بلکہ مرافعہ علیہ کے خاندان سے اوسکو جائداد ملی۔ قطع نظر اس کے خود ہنمنت راؤ جو نرسابائی کا متبنےٰ تھا وہ بھی اس خاندان کا ممبر تھا نیز مرافعہ علیہ کا برادر حقیقی لہذا بلحاظ تعلق جائداد بہ خاندان مرافعہ علیہ (۲) و قرابت با نرسابائی۔ (۳) قرابت برادری با ہنمنت راؤ مرافعہ علیہ مستحق ہے۔

تحصیل دڈویژن نے غیر حاضری مرافعہ علیہ میں مرافع کے مفید رائے دی تھی مگر ضلع نے بعد از سماعت عذرات فریقین کی سماعت کے بعد رائے قایم کرنے کے لئے حکم دیا ہے جسکا یہ مرافعہ پیش ہے۔

اگر مرافع کو شجرۂ صدر سے انکار نہ ہوتا تو ممکن تھا کہ روئداد موجودہ پر بروئے شاستر فیصلہ لکھدیا جاتا۔ مگر چونکہ شجرہ کے

قبول کرنے مین وکیل صاحب مرافع کو تامل ہے اس لئے مجبوراً یہ رائے قایم کرنی پڑتی ہے کہ صاحب ضلع نے جن وجوہ پر عذرات مرافعہ علیہ کو قبول اور تکمیل دریافت کا حکم دیا ہے وہ ہر دو فریق کے لئے مضر نہین ہے لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور۔

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام بہادر مال

صیغہ مرافعہ مال

ناناجی مرافع بنام ناناجی **مرافعہ علیہ**

راضی نامہ۔ راضی نامہ منجانب پٹہ دار اراضی۔ اثر فوتی راضی نامہ دہندہ بعد ورگ مبادلہ و تصدیق راضی نامہ۔ عذرداری منجانب وارث نسبت تنسیخ راضی نامہ۔ چارہ کار تنسیخ راضی نامہ۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ پٹہ دار اراضی نے راضی نامہ دیا ہو اور اوسکی تصدیق ہو کر احکام ورگ مبادلہ بھی جاری ہو چکے ہون تو راضی نامہ دہندہ کے وارث کو تنسیخ راضی نامہ کے لئے عدالت سے چارہ جوئی کرنی چاہئے۔

واقعات مقدمہ ہذا یہ ہین کہ مارتی ولد ہولت راؤ ساکن سوا یتری تعلقہ پربہنی نے تحصیل مین ۲۱ ارذی بہشت ۱۳۲۷ف کو درخواست براضی نامہ پیش کیا کہ موضع سور وندہ بزرگ مین سروے نمبر ۱۲۳ موازی ۳۶ ایکر قیمتی ہو... روپیہ کا پٹہ میرے نام ہے جس کے نصف حصہ کا شکمیدار میرا داماد ناما ولد تولاجی ہے۔ نمبر مذکور شکمیدار کے نام بخوشی منتقل کر دیا ہون اوس کے نام کیا جائے۔ تحصیل نے بعد کارروائی ضابطہ منتقل پٹہ کا حکم دیا۔ مرافع عذردار ہوا کہ خاندان مشترکہ ہے جائداد موروثی ہے۔ داماد کے نام شاستراً پٹہ منتقل نہین ہو سکتا۔ اب چونکہ راضی نامہ گذار فوت ہو چکا ہے لہذا راضی نامہ منسوخ کیا جائے۔ پٹواری نے ۱۳۲۸ف کے کاغذات مین عمل ورگ تبادلہ کا ہونا بیان کرنے سے تحصیل نے ملتوی کرنیکا حکم دیا اور پھر بکر رعمل پٹہ کی تجویز کی تو مرافع نے ڈویژن مین اپیل کیا جہان تجویز تحصیل منسوخ ہو کر حکم ہوا کہ وراثتاً پٹہ مرافع کے نام ہونا چاہئے۔

مرافعہ علیہ نے بنا راضی تجویز ڈویژن ضلع مین اپیل کیا صاحب ضلع نے بہ تنسیخ تجویز ڈویژن تجویز تحصیل بحال رکھا کہ گو جمعبندی مین عمل نہوا تہا لیکن انتقال پٹہ کی کارروائی تکمیل ہے۔ وارث کو راضی نامہ سے رجوع کرنیکا حق نہین۔ مرافع نے صوبہ داری مین مرافعہ پیش کیا صاحب سمیت نے بدین تمہید کہ کارروائی تکمیل اور تجویز داخل خارج ہو جانے کے بعد عذر مسموع نہین ہو سکتا اور کارروائی مین تو تعمیل بھی ہو چکی ہے۔ ایسی صورت مین موقع مرافع کو سررشتہ مال سے فائدہ اوٹھانے کا نہین ہے۔ مرافعہ نامنظور اور تجویز ضلع بحال رکھا تو اوسکی ناراضی سے یہان اپیل ہے۔

کھسید فریقین باوجود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہین۔ واقعات صاف ہین اس لئے فیصلہ لکہدیا جاتا ہے۔ پٹہ دار اراضی نے

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب اورنگ آباد مورخہ ۱۴ خورداد ۱۳۳۱ف

راضی نامہ دیا اسکی تصدیق ہوئی اور احکام ورگ مبادلہ کے جاری ہوئے تھے کہ راضی نامہ دہندہ فوت ہوگیا۔

مرافع جب بہ اظہار حق اشتراک رجوع وراثت کے لئے ہوا تو اوسکو خبر راضی نامہ کی ہوئی اس سے ئے عذردار ہوا جو علیہ رائے تحت ہے وہ درست ہے لہذا حکم ہوا کہ راضی نامہ دہندہ کا وارث تنسیخ راضی نامہ کے لئے عدالت سے چارہ جوئی کرسکتا ہے۔

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام بہادر مال

صیغہ نگرانی مال

نشان مسل ۲۳ سال ۱۳۳۱ ف ۸۹
م ۹ مردے ۱۳۳۲ ف

پلپا — نگرانیخواہ بوکالت مسٹر وشیوناتھ راؤ صاحب وکیل۔

بنام

ناگیا ورامیا — طرفثانیان

انتقال وطن منجانب زوجہ جو اوسکو اوس کے شوہر سے پہونچا ہو۔ انتقال وطن بحق نواسہ۔ ثبوت انقسام خاندان

تجویز ہوئی (۱) زوجہ کے نام وطن کا ہونا ثبوت انقسام کے لئے کافی ہے۔

(۲) زوجہ اپنے حیات میں شوہری خاندان کی جائد اد کو من مانے کسیکو منتقل نہیں کرسکتی البتہ اوس کے انتقال کی جو اوس جائد اد کا از روئے وراثت مستحق ہو پا سکتا ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ نگرانی خواہ اصل دار مقدم کو تو الی موضع مذکور ہے۔ اوس نے اپنا وطن اپنے نواسہ پلپا کے نام منتقل کرنیکی درخواست تحصیل میں دی۔ اور ایک تقسیم نامہ خاندان منقسمہ کا تبلا کر پیش کیا۔ اس کے بعد نگرانی علیہم کا بڑا بھائی مسمی چین بسیا عذردار ہوا کہ خاندان منقسمہ نہیں بلکہ مشترکہ ہے۔ نواسہ کے نام وطن زیر بحث کی منتقلی جائز نہیں۔ بنابران فریقین اور اون کے شہود کے بیانات قلبند ہو کر اور خاندان فریقین منقسمہ سمجھکر تحصیل سے حسب درخواست نگرانی خواہ منظوری منتقلی کی رائے کے ساتھ تختہ جات ضلع میں بھیجدے گئے۔ اور ضلع میں عذرداری ہونے پر صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ خاندان منقسمہ نہیں ہے۔ اور نہ نواسہ کے نام بروئے دہرم شاستر منتقلی وطن جائز ہو سکتا۔ بمقابلہ ورثاء جدی جو ہر طرح مستحق ہیں نواسہ کو کوئی حق نہیں ہے بعد انتقال نگرانی خواہ ورثاء حق بعد وراثت دا احکام مستحق ہونگے نامنظور کردیا تو اوسکی ناراضی سے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ ہوا۔

جناب صوبہ دار صاحب نے بہ لحاظ اس کے کہ تجویز مجوزہ بوقت عہدہ تعلقداری کے تھی رائے ضلع کو منظور کرکے مرافعہ نامنظور کردیا تو اوسکی ناراضی سے یہاں مرافعہ پیش ہے۔

نبناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ میدک نشان (ہ) فیصلہ بابتہ سنہ ۱۳۳۱ ف

تمھید - مسل پیش ہوئی - وکیل صاحب مرافعہا غیر حاضر ہین فریق ثانی باوجود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہے - شجرہ خاندان فریقین یہ ہے -

راسیا سوریٹ اسعلی

چندریا فرزند	ناگیا فرزند
سدرامیا فرزند	لنگیا فرزند
پلما زوجہ مرافعہا	ناگیا فرزند مرافعہ علیہ

مرافعہا وطن کو جو اوس کے شوہر سے پہونچا ہے اپنے نواسہ کے نام منتقل کرانا چاہتی ہے - صاحب ضلع نے بحث سماعت کرکے ایسے انتقال کو ناجائز قرار دیا ہے -

اسوقت عذر اشتراک و انقسام پر غور کرنے کی ضرورت نہین ہے زوجہ کے نام وطن کا ہونا ہی ثبوت انقسام کے لئے کافی ہے - غور طلب صرف یہ ہے کہ آیا اپنی حیات مین زوجہ جسکو شوہری خاندان کی جائداد ملی ہو جائداد کو من مانے کسی کے نام منتقل کر سکتی ہے یا نہین - اگر ایسے عمل کو جائز رکھا جاوے تو ایک نظیر قایم ہوگی - ہان بعد وفات زوجہ بروئے شاستر و ثبوت جو مستحق ہو وطن پا سکتا ہے - حیات مین ایسے انتقالات کو جائز نہ رکھنا چاہئے لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور -

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام بہادر مال

صیغۂ مرافعہ مال

کنڈور لچھمی نرسیا — مرافع بوکالت مولوی مہتاب خان صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

سزائے برطرفی از خدمت پٹواری گری - جواز سزا برطرفی بصورت حصول فائدہ ناجائز -

تجویز ہوئی کہ جبکہ کوئی گماشتہ پٹواری پرمپوک کی زمین کسی شخص کو کاشت پر دے اور رقم حاصل سے خود فائدہ اوٹھائے تو اوسے خدمت سے برطرف کرنا صحیح ہے لیکن یہ سزا اوسکو آئندہ دوسرے خدمات انجام دینے کے لئے مانع نہونی چاہئے -

مسل پیش ہوئی - مولوی مہتاب خان صاحب وکیل کی بحث سماعت کی گئی - لچھمی نرسیا گماشتہ پٹواری موضع کرکنڈلہ پر ایں الزام کہ سروے نمبر ۲۶/۱ موازی ۲۰ بگھہ یکر تری اور ۱۰ آکہ یکر خشکی کو دوسرے شخص کو کاشت کے لئے دیکر رقم

گنڈ ورلچھمی نرسیا بنام سرکار عالی

محاصل سے خود فائدہ اوٹھایا اور اسکی اطلاع اوسوقت تک نہین دی جب تک کہ مالی پٹیل نے مخبری نہین کی"۔
خدمت سے برطرف کیا گیا ہے۔ جسکا یہ مرافعہ پیش ہے۔

۱۔ عذر یہ ہے کہ مرافعہ کی بدنیتی نہ تھی صرف غفلت ہے۔

۲۔ پرسوک زمین مین ایک شخص نے کاشت کیا۔

۳۔ پہانی مین عمل تو کیا گیا۔ مگر سہواً فیصل پٹی مین عمل نہین ہوا ہے۔

۴۔ رقم موتادان وصول بھی کرکے روانہ کردی گئی ہے۔

۵۔ اگر بدنیتی ہو تو پہانی مین عمل کیون کیا جاتا۔

عذرات بالکل لنگ ہین پہانی مین اوسوقت عمل ہوا ہے جبکہ مالی پٹیل نے مخبری کی۔ گو مالی پٹیل کی بھی دستخط پہانی پترک پر ہے وہ بھی ضرور اس سازش مین شریک ہے۔ مگر اوس نے جب اہٹ پائی تو اپنے بچاؤ کا ذریعہ مخبری کا نکالا۔ اسوقت دیکھنا صرف اسقدر ہے کہ آیا کچھ رعایت کا مرافع مستحق ہے یا نہین اگر اسکا یہ فعل سالہا سال کا ثابت ہو تو سزا او مجوزہ بمقابلہ جرم کے کافی تصور کیجاتی۔ مگر واقعات کے لحاظ سے صرف اتنا ہی مستنبط ہوا ہے کہ فصل ۱۳۳۰ف کے ایک ہی فصل کی بابتہ پرسوک نو لاونی ہوئی ہے۔

خلاصہ فیصلہ ڈویژن مین یہ بھی نوٹ ہے کہ مرافع لکھا پڑھا نہین ہے صرف دستخط کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس سے غفلت ہوئی ہو۔ مگر قیاس اس کے خلاف ہے۔ ہان بلحاظ جرم یہ رائے دیجاسکتی ہے کہ مرافع گماشتہ گری سے تو علیحدہ کردیے جانے کے لائق ہے۔ مگر یہ سزا اسکو دائماً دوسری خدمات کی انجام دہی کے لئے مانع نہ ہونی چاہئے بلحاظ روئداد صدر تجویز کیجاتی ہے کہ مرافعہ نامنظور۔

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام بہادر مال۔

صیغہ مرافعہ مال

وتاتری راؤ　　مرافع بوکالت مسٹر راماچاری صاحب وکیل۔

بنام

مسماۃ تلسابائی　　مرافعہ علیہ

حصہ اسکیل۔ امور مسلمہ فریقین۔ جواز صدور ڈگری تا بجد امور مسلمہ فریقین حصہ پٹواری گری۔

واقعات یہ ہین کہ مسماۃ تلسابائی نے تحصیل جنجولی مین بدین مضمون درخواست پیش کی کہ وہ حصہ

دتاتری راؤ بنام مسماۃ تلسابائی

پٹواری گری مین نصف کی مستحق ہے لہذا اوسکو (ص) روپیہ نصف اسکیل دلایا جائے۔ فریق ثانی نے دعوے مدعیہ کو قبول کیا لیکن ص روپیہ دینے کا قرار دادہنیا بیان کیا تحصیل چنچولی نے بقدر اقبال دعوے ڈگری کیا لیکن اس فیصلہ کی تعمیل تحصیل سے نہ ہونے کی وجہ سے مسماۃ تلسابائی نے ضلع مین درخواست دی جو نامنظور ہوئی لیکن صوبہ داری نے ڈگری دی جسکی ناراضی سے مرافعہ متمدی مال مین پیش ہوا۔ تجویز ہوئی درجالیکہ ص روپیہ اسکیل دینا مسلمہ ہے تو بذریعہ تحصیل ہر سال دیا جایا کرے کیونکہ مرافعہ علیہا عورت ہے۔

واقعات یہ ہین کہ مسماۃ تلسابائی نے بتاریخ ۲۱ خورداد ۱۳۲۹ف تحصیل چنچولی مین یہ درخواست پیش کی کہ

۱۔ مدعیہ نصف حصہ کی حصہ دار پٹواری اور حسب صلحنامہ ص منجملہ اسکیل پانے کے مستحق ہے۔

۲۔ ۱۳۲۹ف کا اسکیل مدعی علیہ نے مدعیہ کو نہین دیا اور ستاتا ہے لہذا مدعیہ کو منصب نالش حاصل ہے اور مدعی علیہ مستوجب جوابدہی ہے۔

۳۔ مدعیہ مبلغ (ص) روپیہ نصف حصہ اسکیل بابتہ ۱۳۲۹ف کی دعویدار ہے۔

۴۔ مبلغ (ص) روپیہ مدعی علیہ سے مدعیہ کو دلائے جائین۔

جسکی بناء پر تحصیلدار صاحب نے دریافت کی کارروائی شروع کی۔ اثنائے تحقیقات مین دتاتری رام خیدر عمرہ ۳۵ سال کا بحیثیت گواہ جو اظہار قلمبند ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

مین تلسابائی کو جانتا ہون۔ اوس نے مجھپر حصہ اسکیل کے متعلق دعوے کی ہے۔ دعوے (ص) کا کی ہے مگر للعہ روپیہ دینا صحیح ہے۔ ۱۳۲۹ف کے بابتہ کا حصہ دینا واجب ہے۔ وہ میرے پاس اب نہین آئی ہے اسوجہ سے نہین دیا اب خورداد ۱۳۳۰ف کو جب پوٹگی وصول ہوگی اوسوقت ادا کرونگا۔ دینا صحیح ہے۔ روئداد موجودہ پر فیصلہ کردیا جائے۔

تحصیلدار صاحب نے بتاریخ ۱۰ اردی بہشت ۱۳۳۰ف یہ تجویز کی کہ

مدعیہ کی جانب سے وکیل صاحب موجود ہین اور مدعی علیہ غیر حاضر ہے مگر اوس نے جواب اقبالی دیا ہے۔ ایسی صورت مین مثل بلاوجہ زیر سلک رہی ہے۔ لہذا بلحاظ دعوی مدعیہ کو بمقابلہ مدعی علیہ بوجہ اقبال (فف) روپیہ کی ڈگری دیجائے۔

فیصلہ صدر کا مرافعہ نہین ہوا بلکہ ایک سال بعد مرافعہ علیہا نے ضلع مین عدم تعمیل کی شکایتی درخواست دی جسپر صاحب ضلع نے یہ لکھکر نامنظور کیا۔ کہ

مرافعہ عنہا نے کوئی مرافعہ نہین کیا۔ جب تحصیل نے ڈگری دی ہے تو اوسکی تعمیل کرائی جائے۔ مرافعہا نے بناراضی تجویز ضلع صوبہ داری مین درخواست دی کہ مرافع اسکو اسکیل (ص) ماہانہ نہین دیتا ہے دلایا جاوے۔

جس پر صاحب سمت نے اسکو ڈگری دی۔

اب مرافع کا عذر یہ ہے کہ سالانہ (للعہ) کا حصہ اس کا ہے رقم خود لینے نہیں آتی ہے سرکاری توسط سے دلانیکی ضرورت نہیں۔ خود اسکو دیگا۔ مرافع کیجانب سے وکیل حاضر ہیں۔ مرافعہ عنہا غیر حاضر ہے۔ سمن کی تعمیل ہوگئی ہے۔ واقعات بالکل صاف ہیں۔ اس لئے انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔ جب سالانہ (للعہ) مسلمہ مرافع ہے تو بقدر رقم تسلیم کردہ سالانہ اسکیل توسط تحصیل دلائی جانی چاہئے۔

مرافع کا یہ عذر کہ توسط تحصیل کی ضرورت نہیں غیر قابل لحاظ ہے۔ مرافعہ عنہا عورت ہے اگر بلا عذر اس کو رقم پہونچتی تو دفتر دفتر نہ بھرتی لہذا سالانہ (للعہ) بتوسط تحصیل اس کو دلائے جاویں اگر ۱۳۲۷ف سے رقم نہ ادا ہوئی ہو تو بقایا بھی دلایا جا کر آیندہ تعمیل کا انتظام کیا جاوے مرافعہ عنہا کو اگر (للعہ) کا دعویٰ ہے تو اس کو ثبوت پیش کرنا چاہئے۔ لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ ترمیماً منظور سالانہ (للعہ) کی ڈگری دیجاوے۔

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ

دیوراج راجیشور راؤ مرافع بنام سرکار عالی مرافعہ علیہ

بحالی معاش۔ عدم جواز بحالی معاش باخذ حصہ ربع حسب گشتی نشان (۱۰) ۱۳۱۰ف بعد دریافت از صیغہ انعام۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ صیغہ انعام سے بعد غور دوبارہ دواماً بحالی معاش کا فیصلہ نافذ ہوا ہو تو وراثت مابعد میں دست اندازی اور ترمیم کی ضرورت نہیں ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ دیوراج بنڈیا کے نام بروے منتخب سررشتہ انعام نشان (۱۲۰۹۲) مورخہ ۲۶ جمادی الاول ۱۲۹۹ھ بر اراضی انعام تری یک فصلہ موازی ۱۶ بیگہ حاصلی ۱۵ بعنوان خیرات دواماً بحال تھا مسمی مذکور کے فوتی کے بعد اوس کا بیٹا راجیشور راؤ (مرافع) دعویدار ہوا تحصیل سے حسب ضابطہ کارروائی ہو کر تختۂ وراثت بغرض منظوری محکمۂ ضلع میں بھیجا گیا۔ صاحب ضلع نے حسب رائے تحصیل وراثت بنام راجیشور راؤ فرزند متوفی منظور فرمایا لیکن یہ بھی حکم دیا کہ جب معاش بے سندی ہے تو حسب گشتی نشان (۱۰) ۱۳۱۰ف باخذ ربع حصہ بقیہ معاش بحال ہو چکا جس کا یہ مرافعہ ہے۔

تمہید

آواز دلائی گئی کوئی حاضر نہیں ہے۔ اطلاعنامہ کی تعمیل مکان پر ہوئی ہے اب انتظار غیر ضروری ہے عذرات پر نظر ڈالی گئی موجہ ہیں۔ جبکہ انعام سے بعد غور دوبارہ دواماً بحالی کا فیصلہ نافذ ہوا تو وراثت مابعد پر اوس میں دست اندازی اور ترمیم کی ضرورت نہیں لہذا

حکم ہوا کہ مرافعہ ترمیماً منظور۔ باخذ ربع حصہ کی تجویز منسوخ۔

دستخط نواب رفعت یار جنگ بہادر ناظم عطیات

بناراضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع کریم نگر مورخہ ۱۵ آبان ۱۳۲۷ف۔

نشان مثل ۶۹۵ بابتہ ۱۳۳۰ف
منفصلہ ۲۶ آبان ۱۳۳۱ف

صیغہ مرافعہ مال

مسماۃ سندرابائی ... مرافع ... بوکالت مولوی محمد عنایت حسین خاں صاحب وکیل

بنام

گیانیا ... مرافعہ علیہ ... بوکالت پنڈت انباداس راؤ صاحب وکیل

دہرم شاستر۔ سپنڈ کا بمقابلہ بندہو کے وارث ہونا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) از روے شاستر بہن کے مقابلہ میں دادا کے پڑپوتے کو حق ترجیح حاصل ہے۔

(۲) بمقابلہ سپنڈ کے بندہو وارث نہیں ہوسکتا ہے۔ دہرم شاستر میں فقرہ (۴۹۸) بسن گوڑا بنام تمّوا بابتہ ۱۳۲۱ف مجوب النظائر مال (نگرانی) صفحہ (۲۶)۔

واقعات یہ ہیں کہ دو نمبر ہائے ذیل کا پٹہ کاغذات سرکاری میں مسمی گیانیا ولد نارائن کے نام قائم ہے

نشان سلسلہ	نام موضع	نام تعلقہ	نام ضلع	نام کھیت	نوعیت	سروے نمبر	رقبہ	تشخیص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	کام کھیٹر	مومن آباد	بیڑ	گاؤں کہوڑ انبا کا کھیت	خشکی	۱۹۱	۱ء ۳۶ گنٹہ	۵ عہ
۲	"	"	"		"	۲۷	۱ء ۱۳ گ	۵ عہ
	میزان	.	.	.	.	۲ نمبر	۳۷ گ	۵ عہ

بترسیل نقل مصدقہ رجسٹر تنکی کے ملاحظہ سے جو شریک مثل ہے واضح ہے کہ ان ہر دو سروے نمبروں کے محاذی لالہ اودھ بہاری لعل تحصیلدار وقت نے بتاریخ ۱۸ بہمن ۱۳۲۶ف حسب ذیل شرح لکھی ہے۔ الف سروے نمبر (۱۹۱) میں وینکٹی کی تنکی ۱۶ ر ہے پٹہ دار کو اقبال ہے کہ شکمیدار نابالغ ہے۔ (ب) سروے نمبر (۲۷) میں پٹہ دار کا حصہ ۶ ر ۵ ہے۔ وینکٹی کی تنکی ۹ ر ۷ ہے پٹہ دار کو اقبال ہے۔ شکمیدار نابالغ ہے۔ مسماۃ سندرابائی نابالغہ نے بولایت مسماۃ یارابائی زوجہ وینکو با ہمشیرہ حقیقی خود بتاریخ ۲ بہمن ۱۳۲۸ف تحصیل میں یہ درخواست پیش کی کہ مسمی وینکٹی ولد جے رام شکمیدار بتاریخ ۲۷ آذر ۱۳۲۸ف اور مسماۃ نرسابائی مادر متوفی کے بعد دیگرے یکم دے ۱۳۲۸ف

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب اورنگ آباد نشان انفصال (۱۵۰) مورخہ ۲۶ آبان ۱۳۳۰ف۔

فوت ہو چکے ہیں ۔ متوفی اور متوفیہ کی وارث سیوابائی سائلہ اور سائلہ کی بہن سماۃ یارابائی کے کوئی دوسرا نہیں ہے لہذا بجائے شکمیدار متوفی کے سائلہ کا نام شریک کیا جائے ۔" دوران تحقیقات میں گیانیا ولد نارائن نے بتاریخ ۱۱ ر فروردی ۱۳۲۸ف یہ عذرداری پیش کی کہ

سندرابائی
بنام
گیانینا

۱ ۔ مدعیہ مسمی ونیکٹی متوفی کی شاستراً وارث نہیں ہے نہ اراضیات پر قابض ہے ۔ تو اوس کا کس طرح حق و تعلق ہے ۔

۲ ۔ ونیکٹی متوفی سائل کا چچیر ا بچا تھا ۔ سائل متوفی کا وارث ۔ اور اراضیات پر بہ ادائی مالگزاری قابض و متصرف ہے سائل کے ساتھ سائل کے حقیقی چچا مسمیان رام و گوئینڈ قابض ہیں ۔

۳ ۔ دعوے مدعیہ غلط ہے ۔ خارج فرمایا جاوے ۔

تحصیلدار صاحب نے بمقابلہ فریقین تحقیقات کرنیکے بعد بتاریخ ۲۸ ر اردی بہشت ۱۳۲۹ف ایک طول و طویل تجویز لکھی اور نتیجہ یہ نکالا کہ دعوے مدعیہ قابل اخراج ہے ۔ اور بتاریخ ۱۴ ر اسفندار ۱۳۲۹ف مولوی میر احمد علی خانصاحب دوم تعلقدار ڈویژن نے حسب رائے تحصیلدار صاحب اخراج مقدمہ کی منظوری جاری کی ۔

بناراضی تجویز بالا مسماۃ سندرابائی نے ڈویژن میں مرافعہ پیش کی تو وہی میر احمد علی خانصاحب دوم تعلقدار صاحب ڈویژن نے جنہوں نے بصیغہ ابتدائی اخراج مقدمہ کی منظوری دی تھی بتاریخ ۵ ر فروردی ۱۳۲۹ف یہ فیصلہ کیا کہ "مرافعہ منظور ۔ سروے نمبر (۱۹) میں سالم اور سروے نمبر (۲۷) میں بقدر ۹ ر ۷ ر سندرابائی دختر ناکتخدا کی شکمی وراثتاً درج کیجائے ۔ قبضہ کی بحث کو اس تجویز سے کوئی تعلق نہیں ۔"

بناراضی فیصلہ ڈویژن گیانینا نے محکمہ ضلع میں مرافعہ پیش کیا ۔ تو مولوی محمد وحید الدین صاحب اول تعلقدار ضلع نے ذریعہ نشان (۱۰۶) مورخہ ۶ ر شہریور ۱۳۲۹ف یہہ فیصلہ فرمایا کہ "مصدقہ نقل تختہ شکمی کے ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ موضع کام کہیڑ تعلقہ مومن آباد کے سروے نمبر (۱۹) ، ۲۷ ۔ کا پٹہ بنام گیانینا ہے ۔ سروے نمبر (۱۹) کے بابتہ مسمی ونیکٹی کی سالم شکمی اور سروے نمبر (۲۷) میں ۹ ر ۷ ر کی شکمی ہے ۔ شرح تحصیل مندرجہ تختہ میں پٹہ دار کو اس شکمی کا اقرار ہونا لکھا ہے ۔ اس شرح پر پٹہ دار کی دستخط ہے ۔ ونیکٹی شکمیدار فوت ہو گیا ۔ اس کے بعد اس کی ماں نرسابائی بھی فوت ہو گئی ۔ ونیکٹی کے دو بہن یارو بائی ۔ سندرابائی ہے ۔ محکمہ ڈویژن سے خاندان منقسمہ قرار دیا گیا ۔ اور سندرابائی کے نام وراثت منظور ہوئی ۔ اس فیصلہ کی ناراضی سے پٹہ دار مسمی گیانینا مرافعہ پیش کیا ہے ۔ گیانیا کا دعویٰ ہے کہ ونیکٹی متوفی اوس کا چچیرا بچا تھا ۔ اس کا عذر محکمہ ڈویژن سے نامنظور ہوا ۔ عذر مرافعہ یہہ ہے کہ قوم بلمہ سے ہیں جن سے مدراس کا شاستر متعلق ہے ۔ یہ عذر عدالت مرافعہ اول میں پیش نہیں ہوا ۔ اور اس جانب عدالت کو توجہ دلائی گئی ۔ دہرم شاستر مولفہ رائے بیجناتھ صاحب کے صفحہ (۳۷۴) پر لکھا ہے ۔ مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ بہن وارث ہو سکتی ہے ۔ اور وہ گوترج سپنڈ ہے ۔ اور گوترج سپنڈ کو بندہو پر ترجیح ہے ۔ اس کے علاوہ ونیکٹی مرنیکے

سندر بائی بنام گیانیا

بعد اوس کی وارث اقرب ماں تھی - نرسا بائی ماں مرنے کی وجہ نرسا بائی کی بیٹی مستحق ہے - ان وجوہ سے محکمۂ دوم تعلقداری کا فیصلہ بالکل درست ہے لہذا مرافعہ منظور" بنا راضی فیصلہ محکمۂ ضلع گیانیا ولد نارائن نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا - تو نواب رحیم یار جنگ بہادر صوبہ دار وقت نے ذریعہ نشان فیصل (۱۵۰) مورخہ ۲۶ آبان ۱۳۳۰ف یہہ فیصلہ فرمایا کہ "تقسیم جائداد اور چیز ہے - اور بلحاظ شکمیداری قبضہ اور شئے ہے - اگر شکمی داری کی حیثیت سے کوئی شخص کسی اراضی پر قابض رہے اور اوس کی مالگذاری ادا کرے تو اوس کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ جائداد کی تقسیم ہوگئی - اور جو ثبوت منجانب مرافعہ علیہا دیا جارہا ہے وہ صرف مجرد بیان پٹواری پر مبنی ہے - دوسرے دو گواہ کی تقسیم کے متعلق نہ کہنا اور کارروائی کو مشتبہ کردیتا ہے - تقسیم نامہ جو تیس سال قبل ہوا تھا وہ دیوٹرن میں پیش ہوا تھا - مگر اس کو شہادت سے ثابت نہ کرنیکی وجہ سے ڈویژن نے بھی اس کو قبول نہ کیا بلحاظ روئداد بالا تقسیم غیر ثابت ہے - دفعہ دہرم شاستر (۲۰۱) پر صاحب ضلع نے جو استدلال کیا ہے وہ اس بنا پر ہے کہ صاحب مذکور نے خاندان کو از قبیلہ بلمہ تصور کیا ہے - اور اس لحاظ سے چونکہ بلمہ پہلے مدراس کے باشندے تھے اس لحاظ سے ان پر ڈراوڈیہ میں قانون متعلق کرتے ہوے اس دفعہ کو استدلال میں پیش کئے ہیں - مگر فریقین ضلع بیڑ کے باشندہ ہیں جہاں شاستر متاکشرا رائج ہے - جس پر عام طور پر عملدرآمد ہے - اور فریقین کو مرہٹواری میں آباد ہوکر صدئیں گذر گئی ہیں - لہذا مقامی قانون پر ہی عملدرآمد ہونا چاہئے - بہر حال جبکہ حسب صراحت بالا خاندان منقسمہ ثابت نہیں ہے - اور گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۱۳۳۰ف کا بھی یہی منشا ہے کہ جب تک خاندان منقسمہ ثابت نہ ہو اور رواج بھی ثابت نہ ہو خاندان کو بادی النظری حالت کے لحاظ سے منقسمہ تصور نہیں کرنا چاہئے - تاکہ جائداد اولاد سے آل میں نہ چلی جاوے - لہذا مرافعہ علیہا کے نام شکمی منظور نہیں ہوسکتی اسقدر رعایت ہوسکتی ہے کہ اوس کی پرورش اور شادی مرافع کے ذمہ رکھی جاوے - لہذا مرافعہ منظور - تجویز زیر مرافعہ منسوخ کیجاتی ہے - حسب صراحت متذکرہ بالا عمل ہو - مرافعہ علیہا کی پرورش اور شادی کا انتظام ذمہ مرافع رکھا جاتا ہے - اسکی پابندی مرافع کو کرنا چاہئے "۔

بنا راضی فیصلہ صوبہ دار صاحب مسماۃ سندر بائی نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کی ہے -

تمہید

مثل پیش ہوئی - لائق وکلائے فریقین کے مباحث سماعت کئے گئے - بحث شاستری ہے - مرافعہ اپنے کو پٹہ دار اراضی اور متوفی کا چچیرا برادر زادہ ظاہر کرکے مستحق ظاہر کر رہا ہے - مرافعہ علیہ بحوالہ شاستر مدراس اپنے کو گوترج سپنڈ ثابت کرکے مستدعی وراثت ہے -

شجرۂ خاندان یہہ ہے

سندرابائی
بنام
گیانینا

سنگھا مورث اعلیٰ

ملکو فرزند اکبر — جیرام فرزند اصغر

نارائین فرزند — کرسنا فرزند — گوبندا فرزند — راما فرزند — نرسابائی زوجہ — ینکٹی فرزند — پاروتی بائی دختر — سندرابائی دختر مرافعہ

گیانینا فرزند مرافعہ علیہ — وٹھل فرزند

بعد وفات مورث اعلیٰ پٹہ واری دونوں نمبرات کا بوجہ کلانیت فرزند اکبر کے نام ہوکر ایک نمبر میں ۱۶ ر کی شکمی اور دوسرے میں ۸ ر کی شکمی (نوٹ ضلع نے ۹ ر ۶ ر کی شکمی جو لکھا ہے وہ تختہ کے خلاف ہے) فرزند اصغر مورث اعلیٰ کی رکھی گئی اور قبضہ بھی حسب حصص شکمی داری علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا۔

بعد وفات شکمیدار اوس کی وراثت تا بحد حصص اوس کے فرزند ینکٹی کے منظور ہوئی۔ ینکٹی کا جب انتقال ہوا تو ینکٹی کی ماں نرسابائی (زوجۂ مورث اعلیٰ) رجوع ہوئی۔ مگر قبل از منظوری فوت ہونے سے اب فریقین دعویدار ہوئے ہیں۔ مرافعہ کی ایک حقیقی بہن مسماۃ پاروبائی بھی ہے جس کی شادی ہو گئی ہے۔ وہ بھائی کے حق کے لئے رجوع نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ اپنے خواہر (مرافع) کے نام وراثت کی خواہاں ہے۔ مرافعہ علیہ گیانینا کا بھی ایک حقیقی بھائی وٹھل نامی اور دو حقیقی چچا گوبندا اور راما بھی زندہ ہیں مگر ہر سہ اشخاص نے کوئی ادعا نہیں کیا ہے۔ شاستراً جو حق کسی فریق کا قائم ہو اوس کے بہن یا بھائی و چچا بھی اوس حق کے مستحق ہو سکتے ہیں معلوم نہیں کہ مرافعہ علیہ کے مساوی کے حصہ دار کیوں ساکت ہوئے ہیں۔ بہر حال اسوقت اس بحث کی ہمکو ضرورت نہیں ہے۔ صرف دیکھنا اسقدر ہے کہ بروے شاستر کون مستحق ہے۔

بروئے دفعہ (۴۹۸) شاستر مولفہ سین صاحب میں بہن گو قرار دے جا کر اوس کو بہ مقابلہ سپنڈ کے بالکل محروم کر دیا گیا ہے۔ اس اصول پر فیصلہ دفتر معتمدی سرکارعالی صیغۂ مال بسن گوڑا بنام تموا نشان فیصلہ (۱۱) مثل نشان ($\frac{3}{2}$) سنہ ۱۳۲۰ ف مال گلبرگہ میں ہوا جو محبوب النظائر صفحہ (۲۶) حصۂ نگرانی بابتہ ۱۳۲۱ ف میں چھپا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ وجود خواہر حقیقی میں دادا کے پڑپوتے کو حق کا دینا بظاہر نادرست معلوم ہوتا ہے۔ مگر جب اصول مذہبی نے بہن کو محروم کر دیا ہو تو مجبوری ہے۔ ہم کو تقلید کرنی لازم ہے۔ نظر بوجوہ صدر تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور۔ عدالت ماتحت مرافعہ گزار چارہ جوئی کر سکتا ہے۔

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام بہادر مال

نشان مثل ۱۷۵ بابت ۱۳۳۰ف
منفصلہ ۱۹ آبان ۱۳۳۱ف

صیغہ مرافعہ مال

مسماۃ گنڈما مرافع بوکالت مسٹر باپوراؤ صاحب وکیل

بنام

مسماۃ لچھما مرافعہ علیہ بوکالت مولوی احمد شریف صاحب وکیل

تقسیم اراضیات پٹہ مابین دو زوجگان ۔

تجویز ہوئی کہ۔ (۱) گو وطن غیر قابل تقسیم ہونیکی وجہ سے دو زوجگان میں تقسیم نہ ہوسکتی ہو لیکن اراضیات پٹہ کی تقسیم دو نہ زوجگان میں ہوسکتی ہے ۔

واقعات یہ ہیں کہ مقدم و پٹواری موضع اگنور نے ذریعہ رپورٹ نشان (۳) مورخہ ۔ دے ۱۳۲۸ف تحصیل میں اطلاع دی کہ مسمی مل ریڈی ولد کونا ریڈی مالی دکوتوالی پٹیل و پٹہ دار اراضیات مندرجہ ذیل

نشان سلسلہ	نام موضع	تعداد نمبر	رقبہ	رقم	نام کھاتہ دار
۱	اگنور	۳۶	مالللوٮ ۲ گنٹہ	صماولوعہ ۸/	مل ریڈی
۲	مرنغہ مل ریڈی گوڑہ	۴۲	صمال ۱۶ گنٹہ	سماہوعہ	〃
۳	بھاناپور	۱۰	مص ۱۲ گنٹہ	ماصہ ۸/	〃
۔ /	میزان	۸۸ نمبر	لگاہوعہ ۱۳گ	الہماہوسہ ۶/	۔

بتاریخ ۲۶ آذر ۱۳۲۸ف نوت ہوا متوفی کے ورثا مسماۃ گنڈما زوجہ کلان اور مسماۃ لچھما زوجہ خرد اور مسماۃ بہتما مادر متوفی زندہ موجود ہیں ۔ اہل دہ کی رائے میں مسماۃ گنڈما زوجہ کلاں کے نام پٹہ قائم ہوکر مسماۃ لچھما زوجہ خرد اور مسماۃ بہتما مادر متوفی کا نام شریک شکمی ہونا مناسب ۔ تحصیلدار صاحب نے تختہ وراثت پر بتاریخ ۱۵ خورداد ۱۳۲۹ف یہ تجویز کی کہ "بذمہ واری پٹیل و پٹواری ملریڈی متوفی کی وراثت اوس کی زوجہ کلاں گنڈما کے نام کیجاتی ہے ۔ دوسرے ورثا مسماۃ لچھما زوجہ خرد و بہتما مادر متوفی شکمیداری میں شریک رہیں گے"۔ بناراضی تجویز بالا مسماۃ لچھما زوجہ خرد نے بتاریخ ۵ شہریور ۱۳۲۹ف تحصیل میں درخواست تجویز ثانی پیش کی تو پیر معالے صاحب تحصیلدار وقت نے بتاریخ ۱۵ شہریور ۱۳۲۹ف یہ تجویز کی کہ "میری رائے میں بھی تقسیم علی السویہ بہتر ہے اور مادر متوفی کو زیر پرورش ہر دو بیوگان رہنا مناسب ہے"۔

جب یہ مثل بغرض منظوری ڈویژن میں پیش ہوئی ۔ تو پہلے مرتبہ مولوی محمد فریدالدینخاں صاحب سوم تعلقدار نے تاریخ

بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف نشان (۴۱۲) فیصلہ مورخہ ۴ آبان ۱۳۳۰ف ۔

گنڈما بنام لچھما

۳۱ امرداد ۱۳۲۹ ف تحصیلدار صاحب کی ابتدائی رائے مورخہ ۵ امرداد ۱۳۲۹ ف سے اتفاق کیا اور ساتھ ہی سماۃ لچھما نے درخواست تجویز ثانی پیش کی تو بتاریخ ۳۰ مہر ۱۳۲۹ ف سوم تعلقدار صاحب ڈویژن نے یہ تجویز کی کہ

"اصل عذر یہ ہے کہ باہمی مخالفت کی وجہ سے ایسی شکمیداری موجب تکلیف ہے اور مخالفت رشتہ سوت سے خود مسلمہ ہے تقسیم اراضی میں قانونی نقص فیصلۂ اولی کا یہ بتلایا جاتا ہے کہ دفعہ (۱۶۸) قانون اراضی کے مطابق ایسی تقسیم ہو سکتی ہے۔ اور محبوب النظائر ۱۳۱۸ ف حصۂ نگرانی صفحہ (۲۳۸) بمقدمہ دہونڈ و بنام نرسنگہ میں اس تقسیم کی تائید کرتے ہیں اور ایسی تقسیم کی فہرست بھی داخل ہوئی ہے اور استدعا یہ کیگئی ہے کہ ان میں سے جو کم ہو ہمکو دیا جائے۔ لیکن ہر ایک کے نام علیحدہ پٹہ کر دیا جائے۔ اس لئے یہ تحریر تحصیل نصفا نصف تقسیم حسب قانون حوالہ بالا کر دیجائے اور ہر ایک کے نام اوس کا پٹہ کر دیا جائے"

بناراضی تجویز ڈویژن مورخہ ۳۰ مہر ۱۳۲۹ ف سماۃ گنڈما زوجہ کلاں نے محکمۂ ضلع میں مرافعہ پیش کی تو مولوی میر مسعود علیخاں صاحب اول تعلقدار ضلع نے ذریعہ نشان (۱۰۰) انفصال مورخہ ۲ اسفندار ۱۳۳۰ ف یہ فیصلہ فرمایا کہ "مرافعہ منظور تجویز تحت منسوخ وراثت متوفی اوس کی زوجہ کلاں کے نام منظور۔ زوجہ خرد شکمی میں رہے۔ اور ماں کی پرورش بھی زوجہ کلاں کے متعلق رہے"

بناراضی فیصلہ ضلع سماۃ لچھما زوجہ خرد نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کی تو نواب سردار نواز جنگ بہادر صوبہ دار نے ذریعہ نشان (۴۱۲) مورخہ ۴ آبان ۱۳۳۰ ف بمقدمہ دریافت وراثت اوطان مقدمی یہ فیصلہ فرمایا کہ "مرافعہ منظور فیصلہ ضلع منسوخ۔ فیصلہ ڈویژن بحال رہے" اور اوسی فیصلہ کی نقل شریک مسل مسماۃ اراضی پٹہ میں شریک فریادی جس کی ناراضی سے منجانب سماۃ گنڈما مرافعہ پیش ہونے پر محکمۂ ہذا میں علیحدہ مسل (۶/۸۷) مرافعہ مال گلبرگہ بابتہ ۱۳۳۱ ف مرتب ہوئی ہے اور محکمۂ ہذا سے علیحدہ ذریعہ نشان (   ) انفصال مورخہ   فروردی ۱۳۳۱ ف فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ یہ کارروائی وراثت پٹہ اراضیات کے متعلق ہے۔ سماۃ گنڈما زوجہ کلاں نے بناراضی فیصلہ صوبہ دار صاحب محکمۂ ہذا میں درخواست مرافعہ پیش کی ہے۔

تمہید

مسل پیش ہوئی۔ رائے بایورا صاحب وکیل حاضر ہیں (مولوی احمد شریف صاحب وکیل حاضر ہیں) مورث کے نام وطن اور اراضی کا بھی پٹہ تھا۔ وطن کو غیر قابل تقسیم قرار دیا جا کر زوجہ کلاں مرافعہ کے مفید رائے دیگئی ہے۔ اب بحث اراضی پٹہ کی نسبت ہے اراضی پٹہ اور وطن میں زمین و آسمان کا فرق ہے مرافعہ کی یہ خواہش کہ جیسے وطن میں بوجہ کلانیت اس کا حق مرجح قرار دیا گیا ہے۔ اراضی میں بھی اوسیطرح عمل ہونا چاہئے۔ یک حد تک قابل غور ہے۔

جب امثلۂ تحت سے یہ ہویدا ہے کہ فریقین میں سخت ناچاقی ہے تو بلحاظ رفع فساد و شکایت دائمی و بنظر مساوات حقوق ہر دو زوجگان مناسب یہی ہے کہ اراضی کے پٹہ میں تقسیم علیحدہ علیحدہ کر دی جائے۔ زوجہ کلاں کے نام چونکہ وطن کی منظوری ہو گئی

ہے اس لئے پرورش مادر تاحیات کی ذمہ داری زوجۂ کلاں کو ہوگی۔ لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور حسب صراحت صدر عمل کے لئے لکھا جائے۔ فقط

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام صاحب بہادر مال

صیغہ مرافعہ مال

گریپا وغیرہ   مرافعان   بوکالت گنیش راؤ صاحب وکیل

بنام

گرو موانیا وغیرہ   مرافعہ علیہم   بوکالت . . . .

دعویٰ رفع مزاحمت منجانب ممبر خاندان مشترک اور اوس کی ناجوازی۔

تجویز ہوئی کہ۔ (۱) خاندان مشترکہ کا ممبر اراضی مشترکہ کی نسبت دوسرے ممبران پر رفع مزاحمت کا دعویٰ نہیں کرسکتا ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی گرو موانیا ولد بیلپا نے بتاریخ ۲۷ خورداد ۱۳۲۹ف محکمۂ ضلع میں یہ درخواست پیش کی کہ سروے نمبر (۹۱ و ۹۵) واقع موضع راستہ پور اور سروے نمبر (۲۹-۳۰) واقع موضع من موٹگی تعلقہ شاہ پور کا پٹہ سائل کے نام ہے۔ اور بادائی زر مالگزاری سائل قابض و متصرف ہے۔ ان اراضیات پر مسمیان گریا و گلوپا پسران گرسوبیا اور گرسوبیا ولد بسیا مزاحمت کررہے ہیں دور فرمائی جائے۔ اول تعلقدار صاحب ضلع نے یہ درخواست بغرض دریافت تحصیل میں ارسال فرمائے تو تحصیل نے بہ تعین تاریخ فریقین کی طلبی کی۔ اثنائے دریافت میں گریا و کیلوپا نے بتاریخ ۸ مہر ۱۳۲۹ف جواب تحریری بدین مضمون پیش کیا کہ

۱- دعویٰ مدعی صحیح نہیں ہے۔

۲- سروے نمبر (۶۳-۴۴-۶-۷---۱۰-۲-۳۶-۴۱-۴۵-۴۸) موضع ہن پلی جاگیر میں واقع ہیں اس لئے مدعیوں کا دعویٰ قابل سماعت تحصیل نہیں ہے۔

۳- مدعی قابض اراضیات مندرجہ عرضی دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ ہم مدعی علیہم قابض اراضی ہیں۔

۴- مدعی - مدعی علیہم کا حقیقی بھتیجہ ہے اور بنرات کی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ مدعی نابالغ ہونے سے نبرات مدعی علیہم کے قبضہ میں ہیں۔

۵- مدعی کم سن اور قریب البلوغ شخص ہے۔ ہمارے مخالفوں کے ورغلانے پر دعویٰ پیش ہوا ہے۔

۶- دعویٰ خلاف نمونہ ہے اور تاریخ ظہور بنار دعویٰ درج نہیں ہے۔

۷- دعویٰ قابل سماعت سررشتہ مال نہیں ہے۔

۸- دیگر عذرات بوقت تحقیقات عرض کئے جائینگے۔ لہذا دعوے مدعی خارج ہو۔

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف نشان انفصال (۸۳) مورخہ ۲۲ بہمن ۱۳۳۱ف -

غرض تحصیلدار صاحب نے فریقین کے بالمواجہ تحقیقات ختم کی اور بتاریخ ۱۱ فروردی ۱۳۳۰ف یہ فیصلہ کیا کہ "+ + + مدعی دعوی مزاحمت کا کیا اگر کسی گواہ کے بیان سے ثابت نہیں کرایا کہ دراصل اوس کے قبضہ میں مدعی علیہم نے مزاحمت کی یا کرینگے۔ اپنی نمبر (۳) کے نسبت ثبوت میں مدعی علیہم نے خود مدعی کا بیان بحیثیت گواہ قلمبند کر دیا۔ تو اوس کے بیان سے صاف یہہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ خاندان مشترکہ ہے۔

یا اوتی پر کسی کا ہتی لکھا جانا قابض جائز کی تعریف میں داخل نہیں ہو سکتا۔ بہر حال بالاشتراک قابض کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں دعوے رفع مزاحمت پیش کرنیکا حق نہیں ہے لہذا دعوی مدعی بعدم ثبوت و عدم استحقاق نالش خارج"

بناراضی تجویز تحصیل مسمی گرموایا ولد نیلیا نے ڈویژن میں مرافعہ پیش کیا تو رائے برکت رائے صاحب دوم تعلقدار ڈویژن شور اپور نے بتاریخ ۱۳ امر تیر ۱۳۳۰ف یہہ فیصلہ کیا کہ

"بحث وکلائے فریقین سماعت ہوئی۔ یہ مقدمہ رفع مزاحمت اراضیات کے متعلق ہے۔ اس میں صرف یہ دیکھنا ہے کہ ماقبل نزاع کس کا قبضہ تھا۔ یعنی یہہ کہ نزاع کے پہلے جو فصل ہوئی وہ کس فریق نے کاشت کی تھی (ملاحظہ ہو نظیر دکن لا رپورٹ جلد (۸) صفحہ ۴ حصہ مالگزاری بابتہ ۱۳۲۷ف مقدمہ سائبو بنام پانڈو)۔ فیصلہ تحصیلدار صاحب ملاحظ ہوا۔ اوس میں تحصیلدار صاحب نے تجویز فرمایا ہے کہ ۱۳۲۸ف و ۱۳۲۹ف میں دو سال سے مرافعہ گزار کا قبضہ تھا۔ تحصیلدار صاحب نے اس قبضہ کو بربنا فیصلہ ثالثی قرار دیا ہے۔ قبضہ بربنا فیصلہ ثالثی ہو یا اور کسی بنا پر ہو مگر قبضہ۔ قبضہ ہی کہلائیگا۔ اور ایسے قبضہ کی بنیاد پر سر رشتہ مال مزاحمت اراضی کا تصفیہ کرتا ہے۔ مرافعہ گزار کا قبضہ مسلمہ محکمہ تحت ہے اس مسلمہ قبضہ کے خلاف میں جو حکم تحت سے ہوا ہے خلاف ضابطہ ہے جو منسوخ کیا جاتا ہے لہذا مرافعہ منظور۔ فیصلہ تحت منسوخ۔ اراضیات پر مرافعہ گزار کا قبضہ رہے"

بناراضی فیصلہ ڈویژن مسمیان گریا و گیلوپا نے محکمہ ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو مولوی میر مسعود خاں صاحب اول تعلقدار ضلع نے ذریعہ نشان (۲۴۸) انفصال مورخہ ۴ آبان ۱۳۳۰ف یہ فیصلہ فرمایا کہ "واقعات پر غور ہوا۔ عذرات ملاحظ ہوے۔ ایک حد تک واجبی ہیں سیوم تعلقدار صاحب کی تجویز قانوناً واجبی نہیں ہے۔ تحصیل ہے جو فیصلہ کیا ہے درست ہے۔ دعوی رفع مزاحمت کا ہے۔ اس میں سیوم صاحب نے قبضہ دلانیکی تجویز کی ہے۔ جو درست نہیں ہے۔ تحصیل نے جو تجویز کی ہے وہ واجبی ہے کہ قبضہ بوجہ نابالغی دعویدار جو یہاں مرافعہ علیہ ہے مشترکہ قرار دیکر دعویدار کے دعوے کو خارج کیا جس کا مرافعہ ڈویژن میں ہوا ہے۔ صاحب ڈویژن نے مرافعہ منظور کیا ہے جس کا یہ مرافعہ ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ نابالغ قابض نہیں رہ سکتا ہے۔ گو ایسا قبضہ قبضہ کہلا سکتا ہے یا نہیں۔ دوسری بات ہے مگر تحصیل میں نابالغ جس بیان سے نالشی ہوا ہے اوس پر تحصیل سے جو تجویز ہوئی ہے درست ہے۔ ڈویژن نے جو تجویز کی ہے کہ قبضہ دلایا جائے رفع مزاحمت من درست نہیں ہے لہذا مرافعہ منظور۔ تجویز تحت منسوخ"

بنا راضی فیصلۂ محکمۂ ضلع گرمویا و لدنیلیا نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو نواب سردار نواز جنگ صوبہ دار نے ذریعہ نشان انفصال (۹۳) مورخہ ۲۴ بہمن ۱۳۳۱ف یہ فیصلہ فرمایا کہ

وکلاء فریقین حاضر۔ اور اون کے مباحث مسموع ہوئے۔ معاملہ بالکل صاف ہے۔ رفع مزاحمت اراضی کے مقدمات میں قبل از نزاع سال ماقبل اراضی پر قبضہ کس فریق کا تھا۔ دیکھا جاتا ہے جبکہ تحقیقات تحصیل میں قبضہ نگرانی خواہ کا ثابت اور مسلمۂ تحصیل ہے تو پھر مدعی (نگرانی خواہ) کو ڈگری نہ دینا خلاف اصول ہے۔ اس کارروائی میں خاندان مشترکہ و عذر نابالغی نگرانی خواہ کی جو بحث تحصیل و ضلع سے کیگئی ہے غیر متعلق ہے۔ جبکہ نگرانی خواہ ۱۳۲۸ف و ۱۳۲۹ف میں اراضیات متنازعہ پر قابض تھا۔ (جیسا کہ فیصلہ تحت سے ثابت ہے) اور زر مالگزاری سنین مذکور کی نگرانی خواہ نے ادا کی تھی۔ نیز نگرانیخواہ پٹہ دار اراضیات مذکور بھی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ رفع مزاحمت کے دعوے کو خارج کر دیا جائے۔ صاحب ڈویژن نے جن اصول کو مدنظر رکھکر فیصلہ کیا ہے منسوخ کیا ہے۔ درست تھا مگر صاحب ضلع نے غیر متعلقہ بحث کر کے فیصلۂ ڈویژن کو منسوخ فرمایا۔ جو صحیح نہیں۔ رفع مزاحمت میں سال ماقبل نزاع قبضہ کس فریق کا تھا یہی امر غور طلب ہوتا ہے۔ جبکہ قبضہ نگرانی خواہ مثبتہ و مسلمۂ تحصیل ہے تو بخلاف تجویز ڈویژن جو فیصلہ ضلع نے کیا ہے درست نہیں ہے۔ عذرات نگرانی خواہ لائق التفات ہیں لہذا نگرانی منظور۔ فیصلہ صاحب ضلع منسوخ۔ حسب فیصلۂ ڈویژن عمل کیا جائے۔

اب بناراضی فیصلۂ صوبہ دار صاحب مسمیان گریاگلو پسران گرسوامیا نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔

تمہید

مثل پیش ہوئی۔ پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل مرافعہ حاضر ہیں۔ مرافعہ علیہ باوجود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہے۔ واقعات بالکل صاف ہیں۔ یہ اصولی امر ہے کہ خاندان مشترکہ میں دعوی رفع مزاحمت درست نہیں ہو سکتا۔ جب اراضی کل برادر و برادر زادہ کے نام مشترکاً رکھی گئی ہے تو ایک ممبر کا بربناء قبضۂ عارضی دو سالہ جو معاہدہ کی بناء پر اخراجات عروس کے لئے ہوا ہو۔ دعویدار ہونا درست نہیں ہے۔ فیصلۂ تحصیل و ضلع صحیح اصول پر مبنی اور قرین انصاف ہے لہذا **تجویز ہوئی کہ**

مرافعہ منظور۔ فیصلۂ صوبہ داری منسوخ۔ حسب فیصلۂ تحصیل و ضلع عمل ہو۔

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام صاحب بہادر مال۔

صیغۂ نگرانی

ہوشہ گوڑ — نگرانیخواہ — بنام — سرکار عالی — طرفثانی

سررشتۂ مال سے قابض کی بیدخلی اور اوس کی ناجوازی۔

بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبۂ گلشن آباد میدک نشان (۱۲۳) فیصلہ مورخہ ۹ مہر ۱۳۲۹ف۔

ہوشہ گوڑ بنام سرکار عالی

تجویز ہوئی کہ (۱) جبکہ نگرانی خواہ کے نام پٹہ ہو کر وہ پانچ سال سے بادائی زر مالگزاری کاشت کر رہا ہے تو اوس کو بیدخل کرنا خلاف انصاف ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی ہوشہ گوڑ (نگرانی خواہ) نے بتاریخ یکم بہمن ۱۳۲۲ف تحصیل بودہن میں یہ درخواست پیش کی کہ "موضع پوشٹ پلی میں سروے نمبر (۲۹) پوٹ نمبر (۲۰۱) موازی ۱۳ ایکر ۱۳ گنٹہ رقمی ۵/ـ افتادہ ہے۔ بغرض کاشت اوس کے نام پٹہ دیئے جائیں"۔ جس کی بنا پر تحصیل سے اشتہار جاری ہوا۔ اور اوس کی بتاریخ ۲۲ اسفندار ۱۳۲۲ف تعمیل بھی ہوچکی۔ اس کے بعد سررشتہ آبکاری سے لاؤنی کے نسبت مشورہ کیا گیا تو داروغہ آبکاری نے ذریعہ مراسلہ نشان (۱۷۳) مورخہ ۲۲ مہر ۱۳۲۲ف یہ جواب دیا کہ نمبرہائے زیر بحث میں سیندہی کے (۲۷) درخت چیدہ چیدہ موجود ہیں اور زمین قابل کاشت ہے۔

غرض تعمیل اشتہار اور تکمیل مشورۂ سررشتہ آبکاری کے بعد مولوی سید زین العابدین صاحب تحصیلدار وقت نے بتاریخ ۲۷ آبان ۱۳۲۳ف نگرانی خواہ کی درخواست منظور کی اور ذریعہ مراسلہ نشان (۴۲) مورخہ ۱۳ آذر ۱۳۲۳ف مقدم و پٹواری کے نام منظوری پٹہ کا حکم جاری کیا۔

ہوشہ گوڑ نگرانی خواہ نے موقع پر زراعت کر کے سرکاری رقم داخل کی تو مقدم و پٹواری نے اوس کو عین جمعبندی میں جمع نہیں کیا بلکہ سوائے جمعبندی میں رقم جمع کرائی۔ اور تختہ لاؤنی ذریعہ مراسلہ نشان تحصیل (۱۸۸) مورخہ ۱۵ اسفندار ۱۳۲۵ف بغرض مشورہ سررشتہ جنگلات میں بھیجا گیا۔ اس کے بعد کیا کارروائی ہوئی مثل تحصیل وصول نہ ہونے سے پتہ نہیں چلتا۔

(۲) جب سابق تحصیلدار صاحب کا تبادلہ ہوا اور مولوی محمد کریم الدین خان صاحب نے تحصیل بودہن کا چارج حاصل کیا تو کارروائی کا کایا پلٹ دیا گیا۔ اور وہی اراضی جو مولوی سید زین العابدین صاحب سابق تحصیلدار نے ہوشہ گوڑہ (نگرانی خواہ) کے نام پٹہ پر دی تھی بجائے تکمیل انعام بحیثیت سیندہی دیجانیکی کارروائی شروع کر دی۔ اور تختہ فیصل پٹہ موضع پوشٹ پلی بابتہ ۱۳۲۶ف میں بروقت جمعبندی اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ "اس موضع میں ایک شیت سندہی ہے جس کو ۱۵/ـ کا انعام ہے۔ تکمیل ۵/ـ کے لیے ۱۰/ـ کا انعام دیا جانا چاہئے۔ اس موضع میں سالواری افتادہ نمبرات ہیں مگر پٹواری کا بیان ہے کہ وہ قابل کاشت نہیں ہیں سیندہی کے درخت ہیں سلئے سروے نمبر $\frac{29}{291}$ موازی ۱۱ ایکر ۱۱ گنٹہ رقمی ۵/ـ مقرر کیا جاتا ہے۔ اس نمبر کے لاؤنی کی درخواست پر کارروائی جاری ہے ہنوز قیام پٹہ کا تصفیہ نہیں ہوا۔ درخواست گزار دو تین سال سے کاشت کر رہا ہے سال حال بھی کاشت کر کے رقم ادا کیا۔ مگر شیت سندہی کے معاش کی تکمیل مقدم ہے پس مبلغ ۵/ـ نمونہ نمبر (۱۰) سے خارج کر کے نمونہ نمبر (۱۱) میں شریک کرنے کی اور باقی (۸/ـ) بمد اضافہ لائق منظوری ہے۔

مولوی محمد عزیز الدین علیخان صاحب سوم تعلقدار و ناظم جمعبندی نے تختہ فیصل پٹی پر حسب رائے تحصیلدار صاحب منظوری

ہوشنہ گوڑ بنام سرکار عالی

صادر کی۔ بناراضی تجویز ڈویژن ہوشنہ گوڑہ نے محکمۂ ضلع میں مرافع پیش کیا تو مولوی سید احمد اللہ صاحب اول تعلقدار ضلع نے ذریعہ نشان (۸۸) فیصلہ مورخہ ۲۰ ماردی بہشت ۱۳۲۸ف یہ فیصلہ فرمایا کہ

"مثل دیکھی گئی۔ مرافع حاضر ہے یہ زمین محصورہ میں نہیں ہے۔ بلکہ بیرون لین محصورہ ہونا ظاہر ہوتا ہے لیکن جس موضع میں یہہ زمین ہے وہ موضع محصورہ میں آ گیا۔ بہر حال زمین مابہ البحث محصورہ میں نہیں ہے۔ اور مشورہ کی ضرورت نہیں رہی۔ کہ کئی سال سے مزروع ہو رہی ہے۔ مرافع نے بیان کیا کہ اس نے محنت کر کے جھاڑ اور جنگل قطع کیا ہے لیکن یہ زمین تمی تحت تالاب ہے اور پہلے کی مزروع شدہ۔ پھر اس نے محنت ہی کیا کی۔ اگر اس نے محنت کیا ہے تو ثمرہ بھی پا تا رہا"۔

مرافع دوسری جائے کی نشاندہی کرتا ہے اگر وہ اچھی ہے تو خود کیوں نہیں لیا۔ درخواست کرے تو بیشک اسکو دلائی جائیگی مرافع کے نام ابھی پٹہ کا حکم نہیں ہوا۔ سوائے جمعبندی کا عمل ہو رہا ہے اور ایسا عمل عارضی ہے شیت سندیوں کی حالت بہت غور کے قابل ہے۔ اول تو انکی معاش کم یعنی ماہانہ (سے۱) روپیہ بہ شرح اسقدر قلیل ہے کہ اس سے بڑھکر ایک مزدور بھی پیدا کرتی ہے۔ شیت سندیوں کی خدمت ایسی ہے کہ بغیر ان کے گاؤں میں کام نہیں ہو سکتا۔ پہلے فی پچاس (۵۰) مکان ایک سیتسندی تھا۔ اور اسی طرح تعداد زیادہ ہونے سے کام کا بار رہتا نہیں تھا۔ اب فیصد مکان ایک شیت سندی ہوا۔ یعنی دو شخص کا کام ایک کو کرنا پڑتا ہے۔ شیت سندی تخفیف ہو جانے سے بہت دقت اور کام میں خرابی ہو رہی ہے۔ اور ملنا محال ان سب امور کے لحاظ سے مجھے تجویز محکمۂ تحت سے اتفاق ہے۔ لہذا مرافعہ نامنظور۔ مرافع درخواست دے تو فوراً اس کو دوسری زمین دیدینا چاہیئے

بناراضی فیصلہ محکمۂ ضلع ہوشنہ گوڑہ نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو راجہ اندر کرن بہادر صوبہ دار صاحب وقت نے ذریعہ نشان (۱۴۲) انفصال مورخہ ۹ مہر ۱۳۲۹ف یہہ فیصلہ فرمایا کہ

ہماری رائے میں ضلع کا فیصلہ اصولاً و قانوناً صحیح ہے جبکہ کاغذات سرکاری میں پختہ عمل نہیں ہوا ہے تو ضلع کا فیصلہ لائق دست اندازی نہیں ہے۔ اور مرافعہ گزار کا اصرار حق بجانب نہیں ہے لہذا مرافعہ نامنظور۔ فیصلہ ضلع بحال رہے۔

بناراضی فیصلہ صوبہ دار صاحب سمی ہوشنہ گوڑہ نے محکمۂ ہذا میں نگرانی پیش کی ہے۔

تمہید

مثل پیش ہوئی۔ نگرانی خواہ و نگرانی علیہ غیر حاضر ہیں۔ واقعات صاف ہیں۔

نگرانی خواہ کے دو استدعائیں قابل لحاظ ہیں۔ پہلی استدعا یہ ہے کہ پانچ سال کے قبضہ و کاشت کے بعد اس سے زمین واپس لینا وہ بھی ایسی صورت میں کہ باداخال درخواست لاؤنی و بحصول اجازت کاشت کی ہو قرین انصاف نہیں ہے۔

درحقیقت جب ۱۳۲۲ف میں اسکی درخواست کی بنا پر تحصیل سے عمال دہی کے نام احکام جاری ہوے اور اس کو قبضہ

دیدیا گیا۔ اس نے (۸۔ ۹) سال کاشت کی تو اب اوس سے زمین واپس لینا ہرگز درست نہیں ہے۔ اگر موضع میں دوسری زمین تاریخ القبضہ نبھی ہوتی اور خود نگرانی علیہ کے دوسری اراضی بھی نہ ہوتی تو تب بھی مقتضاء الضاف نہ تھا کہ نگرانی خواہ بیدخل کیا جاتا۔ بجائکہ نگرانی خواہ کے حسب بیان نگرانی علیہ کے قبضہ میں دوسری اراضی پٹہ موجود ہوں۔

جب نگرانی علیہ کے دوسرے اراضی ہیں تو بہترین طریقہ یہ ہے کہ بقدر تنخواہ ایصال شدنی اراضی پٹہ نگرانی علیہ سے عل اخراج کردیا جاوے بوجوہ صدر **حکم ہوا کہ** نگرانی حسب صراحت صدر منظور۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب بہادر مال

صیغۂ مرافعہ مال

سنہ ۱۳۳۱ ف
نمبر مقدمہ ۲۵۷
منفصلہ ۲۱ آبان ۱۳۳۱ ف

پوسگور رام راؤ ۔ مرافع بنام سرکار عالی مرافعہ علیہ

موقعی تصدیق افتادگی اراضی منجانب تحصیلدار اور اوس کی وقعت۔ پاٹ کی تیاری کا صرفہ رعایا سے وصول نہیں کیا جانا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جبکہ تحصیلدار کی موقعی تصدیق افتادگی با وجہ ہے اور پانے نمبرات پر سے روان تھا تو ایسی صورت میں کوئی رقم ان نمبرات پر قائم نہیں کیجاسکتی ہے (۲) جبکہ دبارہ میں سرکار نے کوئی رعایت نہیں کی تو پاٹ کی تیاری کے صرفہ کا بار رعایا پر ڈالنا درست نہیں ہے۔

مختصر واقعات یہ ہیں گرگرداور تحصیلدار نے تصدیق افتادگی با وجہ کی ہے سیت وار میں ذریعہ جس سے ان نمبرات کی سیرابی ہوئی ہے نالہ درج ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے موقع پر کوئی پاٹ بھی ہے جس سے پانی روکا جاتا ہے اور یہ شکست ہے۔

جب تحصیلدار کی موقعی تصدیق افتادگی با وجہ ہے اور پانی نمبرات پر سے رواں تھا تو اس صورت میں کاشت محال ہے۔ پاٹ محض عارضی چیز ہے اور اس وجہ سے بندوبست نے اس ذریعہ کو درج سیتوار نہیں کیا ہے۔

تمہید

دورۂ تنقیحی محض اس غرض سے ہوتا ہے اور جب عہدہ دار کی تصدیق موجود ہے تو اوس کے خلاف تجویز محض اس قیاس پر کی کہ پاٹ کی تیاری ذمۂ رعایا ہے موجہ نہیں ہوسکتی ہے۔ جب دبارہ میں کوئی رعایت اس صرفہ کی بابتہ سرکار نے نہیں رکھا ہے تو پھر اوس کا بار رعیت پر نہیں ڈالا جاسکتا ہے۔ اور نہ رعیت کامل محاصل کی ادائی کے بعد ایسے صرفہ کی پابند ہوسکتی ہے۔ تجویز ناظم جمعبندی اصولاً صحیح نہیں ہے لہذا **حکم ہوا کہ** مرافعہ منظور۔ جو رقم قائم کی گئی ہے وہ معاف کیجائے۔

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام صاحب بہادر مال۔

صیغۂ مرافعہ مال

بنا راضی تجویز اول تعلقدار ناظم جمعبندی بابتہ سنہ ۱۳۳۰ ف۔

نمبر مقدمہ ۹۷/۱۱ سنہ ۱۳۳۱ف منفصلہ ۱۵ امہر سنہ ۱۳۳۱ف

ایرنا ولد رامجی **مرافع** **بوکالت پنڈت انباداس راؤ صاحب وکیل**

بنام

بھوجنگ راؤ وغیرہ **مرافعہ علیہم** **بوکالت پنڈت گرراؤ صاحب وکیل**

حقیت کا تصفیہ صیغۂ مال سے نہیں کیا جاتا ۔ سررشتۂ مال کے فرائض نسبت تصفیۂ وراثت ۔

تجویز ہوئی کہ ۔ (۱) دستاویزات نزاعی کا تصفیہ صیغۂ مال سے نہیں ہوسکتا ہے مال کا فرض صرف اسیقدر ہے کہ بموجب احکام سرکار وشاستر مقدمہ کا تصفیہ کرکے امور نزاعی نسبت حقیت عدالت پر محول کرے ۔

واقعات یہہ ہیں کہ موضع چارٹھانہ میں مسمی رامجی ولد ایرنا کے نام بصراحت ذیل (۳۲) نمبرات کا پٹہ تھا ۔

نشان سلسلہ	نام پٹہ دار	نام موضع	نام تعلقہ	نمبر سروے	رقبہ	رقم تشخیص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	رام جی ولد ایرنا	چارٹھانہ	جینتور	۲۳۱	لعہ یکر ۱۲ گنٹہ	عیـــہ
۲	//	//	//	۱۷۰	امو عیـــہ ۲۵ گنٹہ	مدعیـــہ
۳	//	//	//	۳۶	لو عیـــہ ۱۳ گ	ےعیـــہ
۴	//	//	//	۳۷	لہ ےبـــہ ۱۳ گ	عیـــہ
۵	//	//	//	۳۸	لو عیـــہ ۳۲ گ	ســے
۶	//	//	//	۳۹	ےعیـــہ ۳۴ گ	ســے
۷	//	//	//	۴۰	ےعیـــہ ۱۷ گ	للعہ
۸	//	//	//	۴۱	عیـــہ ۱۰ گ	للعہ ۸
۹	//	//	//	۴۲	حعیـــہ ۹ گ	عقـــا ۱۲
۱۰	//	//	//	۵۱	لو عیـــہ ۱۹ گ	للعہ
۱۱	//	//	//	۵۲	امو حـــہ ۳۸ گ	حہ
۱۲	//	//	//	۵۳	للو یـــہ ۱۸ گ	ےعیـــہ
۱۳	//	//	//	۵۴	مدعیـــہ ۱۴ گ	ســے ۸

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب اورنگ آباد نشان فیصل (۳۲) مورخہ ۲۶ آبان سنہ ۱۳۳۰ف ۔

۱۴	″	″	″	۵۵	للوعہ/ ۳۰گ	للعہ/
۱۵	″	″	″	۵۶	لہ/	ہعہ ۸/
۱۶	″	″	″	۵۷	عہ/ ۱گ	لہعہ
۱۷	″	″	″	۵۸	عہ/ ۹گ	لہعہ
۱۸	″	″	″	۵۹	عہ/ ۲۵گ	عہ ۸/۹م
۱۹	″	″	″	۶۰	عہ/	لعہ ۸/
۲۰	″	″	″	۶۱	لوعہ/ ۳۲گ	لعہ ۸/
۲۱	″	″	″	۶۲	عہ/ ۲۸	للعہ ۸/
۲۲	″	″	″	۶۳	لہعہ	عہ
۲۳	″	″	″	۶۴	عہ/ ۳۰گ	للعہ/
۲۴	″	″	″	۲۳۰	عہ/ ۲۳گ	عہ
۲۵	″	″	″	۲۹	عہ ۳۹گ	للعہ ۸/
۲۶	″	″	″	۳۰	عہ ۲۹گ	لہعہ
۲۷	″	″	″	۳۱	عہ ۲۹گ	للعہ/
۲۸	″	″	″	۲۱	عہ/ ۱۰گ	للعہ/
۲۹	″	″	″	۲۲۸	لہعہ/ ۲۸گ	عہ ۸/
۳۰	″	″	″	۲۰۱	لہعہ/ ۳۷گ	عہ
۳۱	″	″	″	۲۰۲	لہ/ ۳۹گ	للوعہ
۳۲	″	″	″	۲۰۳	عہ/ ۳گ	للوعہ
عہ/	میزان	.	.	۳۲ نمبر	لاعہ/ ۳۸گ	سماعہ/

ایضاً بنام بھوجنگ راؤ

مقدم پٹواری نے ذریعہ رپورٹ نشان ۱۰ مورخہ ۳ بہمن ۱۳۲۸ ف تحصیل میں پٹہ دار کے فوتی کی اطلاع دی اور تختہ فوتی میں بہ صراحت

تبلائی کہ متوفی کی دو زوجہ تھیں۔ بڑی زوجہ کے بطن سے ایک فرزند مسمی ایرنا ہے۔ اس کے نام ۸ ۔ اور ۸/ کا حصہ چھوٹی زوجہ کے بطن سے مسمیاں بھوجنگ۔ بنڈایا۔ لکشمن (۳) فرزند ہیں ان کے نام ۲/۸ ہر۔ ۲/۸ ہر۔ ۲/۸ ہر کی شکمی ہونا چاہئے۔

ایرنا بنام بھوجنگ راؤ

تحصیلدار صاحب نے ایرنا بڑی زوجہ کے فرزند بطنی کے نام ۸ ۔ اور باقی ہر تین فرزندان کے نام بحصہ مساوی شکمی قائم کرنیکی منظوری دی۔ مگر تحصیل کے حکم کے مطابق مقدم پٹواری نے تعمیل نہیں کی بلکہ اپنے مرسلہ تختہ کے موافق شکمی قائم کی تو بھوجنگ راؤ نے ان واقعات کی بتاریخ ۸۔ آبان ۱۳۲۹ ف تحصیل میں اطلاع دی تو تحصیلدار صاحب نے بتاریخ ۹۔ آذر ۱۳۳۰ ف یہ تجویز کی کہ مثل دیکھی گئی اس میں اہل دہ کی غلط فہمی ہے یا خود غرضی متوفی کے فرزند کلاں کے نام ۸ ۔ اور ہر سہ برادران یعنی دیگر ہر سہ فرزندان متوفی کی مساوی شکمی جو بقدر ۲/۸ ہر ۲/۸ ہر ہوتی ہے شریک کیجائے یہی اصل تجویز اور اصل حکم اور اصل رائے اہل دہ اور اصل منشاء احکام شاستر و قانون اراضی دفعہ (۵۹) کا ہے۔ پس حسب صراحت بالا عمل کرنے کے لئے حکم دیا جائے۔

بناراضی تجویز تحصیل ایرنا نے محکمہ ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو مولوی سید شمس الدین احمد صاحب اول تعلقدار نے ذریعہ نشان فیصل (۳۶) مورخہ ۱۸۔ اسفندار ۱۳۳۰ ف یہہ فیصلہ فرمایا کہ

شکمیداری کا جھگڑا ہے۔ تحصیل نے مساوی حصہ قائم کیا تھا۔ پٹیل و پٹواری نے جو تختہ بھیجا ہے اوس میں فی بھائی ۲/۸ ہر تینوں بھائیوں میں ۸/ کا حصہ قرار دیا۔۔۔ اور بڑا بھائی جو ۸/ کا پٹہ دار ہے۔ دوسرے بھائی اوس سے ناراض ہیں۔ کہا یہ جاتا ہے کہ متوفی جو پدر مرافع اور مرافعہ علیہم تھا اوس نے اپنی حیات میں اسطرح تقسیم کر دیا ہے ہمارے سامنے کوئی ایسا تقسیم نامہ پیش نہیں ہوا ہے قطع نظر اس کے جبکہ فریقین ناراض ہیں تو ہمکو حصص کا قائم کرنا اصول مال کے خلاف ہے۔ بہتر ہوگا کہ فریقین دیوانی سے اس کا تصفیہ کرالیں۔ حسب فیصلۂ دیوانی عمل ہو سکیگا۔ لہذا مرافع ترمیماً منظور۔ فریق ناراض عدالت دیوانی سے استقرار حق کی ڈگری حاصل کرے۔

بناراضی فیصلۂ اول تعلقدار صاحب بھوجنگ راؤ۔ بندریا۔ لکشمن۔ پسران راجی متوفی نے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو نواب رحیم یار جنگ بہادر صوبہ دار وقت نے ذریعہ نشان فیصل (۲۲) مورخہ ۲۶۔ آبان ۱۳۳۰ ف یہہ فیصلہ فرمایا کہ

" + + + صاحب ضلع نے اس کارروائی کو شکمی داری کی کارروائی سے متعلق تصور فرمایا ہے جو نادرست ہے۔ اس لئے کہ متوفی کے انتقال کے بعد وراثت کی کارروائی میں حصص کی بحث پیدا ہوئی ہے۔ وارث کا انتخاب ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق کسیکو کوئی عذر نہیں ہے صرف استدعا اسقدر ہے کہ حسب قانون محولہ و حسب رواج و دھرم شاستر جبکہ چاروں فرزند ایک ہی باپ کے ہیں تو ان تمام کو مساوی حصہ ملنا چاہئے۔ بلا وجہ صرف عمال دیہی کے تحریر کی بناء پر ایک کو ۸/ کا حصہ بقیہ (۳) میں ۸/ کا حصہ تقسیم کرنا خلاف انصاف ہے۔ اس کارروائی کا تعلق مال سے ہے۔ اس لئے کہ ہمیشہ وراثت کے وقت وارث

احق مقرر کیا جا کر اگر بیوہ ہو تو اوس کی پرورش وارث کے ذمہ کی جاتی ہے یا اگر برادراں ہوں تو اون کی شکمی قائم کیجاتی ہے اگر ان معاملات کا تعلق بھی سررشتہ دیوانی سے کردیا جائیگا تو درست نہ ہوگا۔ تحصیل سے جو توضیح حصص کے متعلق ہوئی ہے وہ درست ہے اور اسطرح سررشتہ مال سے ہمیشہ ہوتا آیا ہے لہذا مرافعہ منظور۔ تجویز زیر مرافعہ منسوخ حسب تجویز تحصیل مساوی طور پر تعین حصص کا عمل قائم رکھا جاتا ہے۔ اب بنا راضی فیصلہ محکمہ صوبہ داری مسمی ایرنا ولد راجی نے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔

تمہید

مثل پیش ہوئی لائق وکلا فریقین کی بحث سماعت کی گئی۔ معاملہ بالکل صاف ہے۔ اصل صاحب جائداد کے چار فرزندان اور دو زوجگاں ہیں پہلی زوجہ کے بطن سے مرافعہ فرزند کلاں متوفی ہے۔ اور زوجۂ خرد کے بطن سے تین فرزندان مرافعہ علیہم پیدا ہوے ہیں۔ مرافع فرزند کلاں کا دعویٰ یہ ہے کہ اس کے پدر نے اپنے حیات میں وصیت نامہ لکھدیا ہے کہ جملہ جائداد سے ۸ر کا حصہ فرزند کلاں (مرافع) کا ہوگا۔ اور باقی ۸ر میں دوسرے ورثا تقسیم کر لینگے۔ وصیت نامہ بھی پیش ہوا ہے۔ مگر اس سے مرافعہ علیہم کو انکار ہے۔ گویا بحث مسئلہ شاستری کے خلاف دستاویز کی فیمابین فریقین چھڑی ہے۔ تحصیل میں وصیت نامہ پیش بھی نہیں ہوا ہے۔ نیز ضلع میں بھی پیش نہیں کیا گیا ہے۔ وصیت نامہ سے مرافعہ علیہم کو انکار ہے۔ مرافع اس کی صحت پر زور دیا ہے صیغہ مال ایسے دستاویزات نزاعی کے تصفیہ کے لئے نہیں ہے۔ اگر مسلمہ دستاویز ہو تو بروے دفعہ (۵۹) قانون اراضی مالگزاری تصفیہ مال سے کیا جاسکتا ہے۔ مگر بصورت نزاع مال کا فرض اسی قدر ہے کہ بروے احکام سرکار و شاستر تجویز کرکے نزاعی اُمور کو عدالت پر محول کرے۔

شاستراً چاروں فرزند مساوی حصہ کے مستحق ہیں۔

مرافعہ بروئے وصیت نامہ اپنے کو نصف حصہ کا حقدار قرار دلانا چاہتا ہے جس سے مرافعہ علیہم منکر ہیں۔ تو ایسے حقیت کے لئے مرافع کو عدالت مجاز میں رجوع ہو کر ڈگری حاصل کرنی چاہئے۔ صیغہ مال سے تو وہی عمل ہوگا۔ جیسا کہ تحصیل نے مساوات کا کیا تھا۔ نظر بوجوہ صدر تجویز صوبہ داری غیر قابل دست اندازی ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور۔

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام صاحب بہادر مال

صیغۂ مرافعہ مال

دھرمنا مرافع بوکالت پنڈت گنیش راو صاحب وکیل

بنام

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف نشان انفصال (۹۰) مورخہ ۲۹ ر خورداد ۱۳۳۰ف۔

مرافعہ علیہ سیوتا بائی — بوکالت پنڈت گرراؤ صاحب وکیل

تبنیت کی اجازت اور اوس کی نسبت سرکار کا اختیار۔ حقوق بیوہ نسبت وطن بصورت وجود وارث از قسم ذکور۔

تجویز ہوئی کہ - (۱) جبکہ فریقین کے خاندان میں ایک ہی وطن کوتوالی پٹیلی ہے اور وطن کا مساوی حصہ دار از قسم ذکور موجود ہے تو دوسرے حصہ دار اناث کو تبنیت کی اجازت عطا کرکے وارث احق کو محروم کرنا کسی حالت میں درست نہیں ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ سماۃ ملوا زوجہ ہمپا پٹہ دارہ موضع راجہ پور بزرگ تعلقہ شاہ پور نے بماہ اردی بہشت ۱۳۲۲ف اول تعلقدار صاحب ضلع کی خدمت میں یہ درخواست پیش کی کہ

"سائلہ کو کوئی اولاد از قسم ذکور و اناث نہیں ہے حسب اجازت شوہری اوس نے مسمی دہر منا ولد سدرامپا کو جو ہماری خاندان سے ہے متبنی لی ہے اور شادی بھی کردی ہے اور وہی منتظم جائداد اور میرے زیر پرورش ہے حسب ضابطہ متبنی گیری کی اجازت دیجائے۔ محکمہ ضلع سے بغرض دریافت حقیت نقل درخواست ذریعہ مراسلہ نشان (۴۴۳) مورخہ ۱۳۲۲ف تحصیل میں بھیجی گئی۔ جہاں کارروائی آغاز ہونے کے بعد بتاریخ ۲۸ شہریور ۱۳۲۲ف سماۃ ناگوا زوجہ بلونتپا نے یہ عذرداری کی کہ

۱- سائلہ کا شوہر مسمی بلونتپا اور پٹہ دارہ طرفثانیہ کا شوہر مسمی ہمپا چچا زاد بھائی تھے جو دونوں فوت ہوچکے۔

۲- اس پٹیلی میں سائلہ ۸ر نصف کی حصہ دار ہے۔ اور پٹہ دارہ طرفثانیہ ۸ر نصف کی حصہ دار ہے۔

۳- سائلہ کا بطنی لڑکا مسمی سیوپا عمر (۹) سالہ نابالغ موجود ہے اور یہی لڑکا سائلہ اور پٹہ دارہ کا پس ماندہ ہے۔

۴- مسمی دہر منا جس کو پٹہ دار متبنی لینا ظاہر کررہی ہے وہ اوس کے ماموں کا لڑکا غیر خاندان سے ہے۔ وارث خاندان شوہری موجود رہتے ہوئے شاستراً- قانوناً ایسے شخص کی وراثت منظور نہیں ہوسکتی- لہذا نامنظور کی جائے۔

تحصیلدار صاحب نے تبنیت کی تحقیقات کی اور ضروری امور تنقیح طلب قائم کرکے ہر ایک کا تصفیہ کرتے ہوے تختہ تبنیت کے آخر میں اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ

"اس وقت اس کارروائی تبنیت سے صرف یہ امر طے ہوگا کہ سماۃ ملوا درخواست گزارہ کا دہر منا متبنی فرزند ہے اس سے زیادہ کوئی اور حقوق اس منظوری سے حاصل نہیں ہوسکتے۔ لہذا میری رائے میں سماۃ ملوا زوجہ ہمپا پٹہ دارہ دیولیس پٹیل موضع راجہ پور کی درخواست تبنیت جو دہر منا ولد سدرامپا کو متبنی لیکر منظوری کی استدعا کی ہے۔ وہ لائق منظوری ہے۔

تحصیل کی اس رائے سے مولوی سید احمد علی صاحب منصرم سوم تعلقدار ڈویژن شورا پور نے اتفاق کیا- اول تعلقدار صاحب ضلع نے ذریعہ نشان (۱۰۹۶) مورخہ ۱۱ر شہریور ۱۳۲۲ف منظوری صادر کی-

بنا راضی تجویز محکمہ ضلع سیوپا نابالغ نے بولایت ناگواما در خود محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ انفصال (۹۰) مورخہ ۲۹ امر خورداد سنہ ۱۳۳۰ف یہ فیصلہ فرمایا کہ

اجازت تبنیت اور ادائی رسوم تبنیت کی نسبت مرافعہ علیہ کیجانب سے جو چار گواہ پیش ہوئے ہیں اون میں نمبر (۱) سدرامپا متبنیٰ کا پدر حقیقی ہے۔ نمبر (۲-۳-۴) قوم کے دیر ہیں جن کے بیانات میں اختلافات ہونے سے شہادت بے وقعت ہے برخلاف عذر دار کے جانب سے جو شہادت پیش ہوئی ہے وہ فریقین کے ہم قوم اور تقریباً سب افراد خاندان سے ہے اور بعض وطن نزاعی کے حصہ دار ہیں پس بمقابلہ مرافعہ علیہ کے عذر دارہ کی شہادت زیادہ وقیع ہے۔ افسوس ہے کہ دفاتر تحت نے اسپر غور نہ کیا کہ تبنیت کا مسئلہ اوسوقت گورنمنٹ سے منظوری طلب ہو جاتا ہے جبکہ متبنیٰ کے زمہ جاگیر یا وطن یا کوئی عطائے سلطانی رکھتا ہو مسماۃ ملوا اپنے شوہر کے بعد خود پٹہ دارہ ہو گئی تھی۔ اگر گورنمنٹ دہرمنا کو اس کا متبنیٰ تسلیم کر لیتی تو اب جبکہ وہ مر گئی ہے متبنیٰ بلاشبہ پٹہ دار ہو جاتا۔ بہر حال ایسی کارروائی کو میں جائز تصور نہیں کر سکتا لہذا مرافعہ منظور۔

اب بنا راضی فیصلہ صوبہ داری مسمی دہرمپا ولد سدرامپا نے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔

تمہید

مثل پیش ہوئی بحث لائق وکلائے فریقین سماعت کی گئی۔ شجرہ خاندان یہ ہے۔

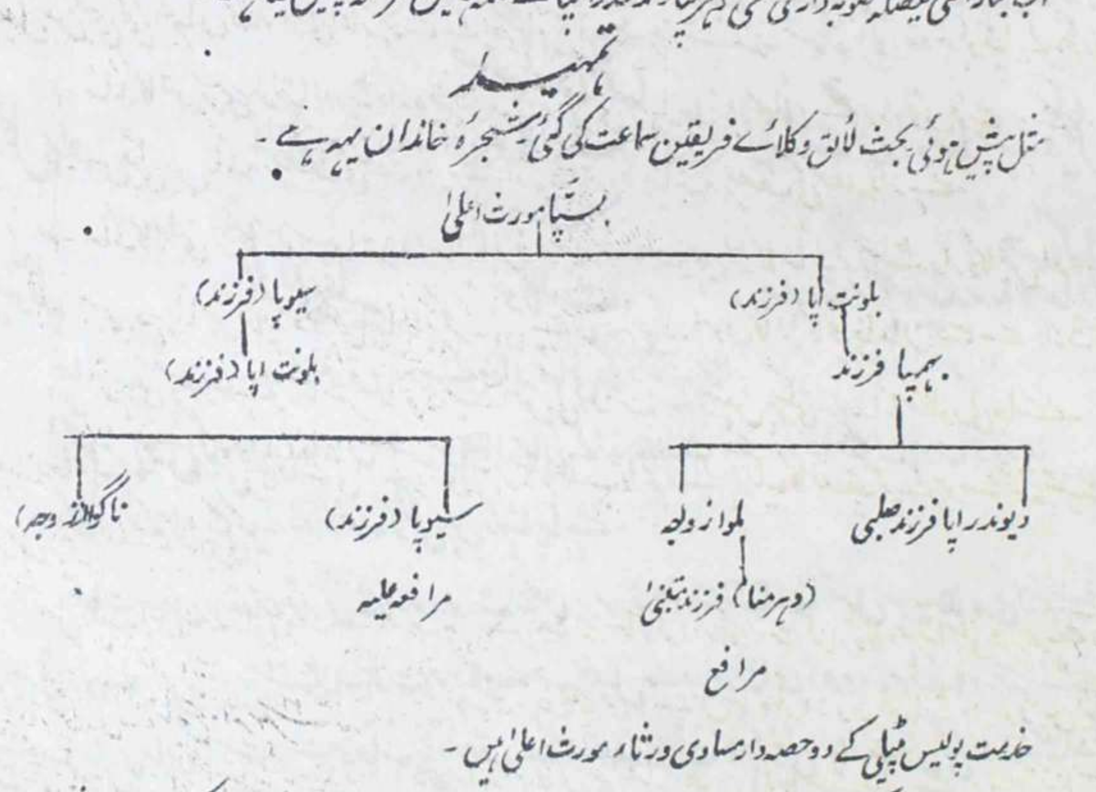

خدمت پولیس پٹیلی کے دو حصہ دار مساوی ورثاء مورث اعلیٰ ہیں۔

اب بحث یہ ہے کہ آیا باوجود وجود فرزند نرینہ در خاندان حصہ دار مساوی۔ دوسرے خاندان کی زوجہ اپنے شوہر کی حصہ کے لئے متبنیٰ بروئے شاستر لیسکتی ہے یا نہیں۔ شاستر نے اجازت مشروط دی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو بدیں شرط اجازت دی کہ اوس کے فرزند کے وفات کی صورت میں زوجہ دوسرے کو متبنیٰ لے سکتی ہے تو جائز ہے۔ اس مقدمہ میں جو ثبوت پیش ہوا ہے اوس سے

یہ ثابت ہو رہا ہے کہ بھیا یعنی شوہر ملوا جس نے کہ وہر سنا مرافعہ کو تبنی لینے کی اجازت کا دینا بیان کیا گیا ہے خود اپنی حیات میں جبکہ سخت بیمار تھا مرافعہ کو تبنی لیا۔ جب اوس کا فرزند دیوندپا زندہ تھا تو ایسی تبنیت خلاف احکام شاستری بنا یا ت شہود پر جو کہ صوبہ داری سے یکجا کر اون کو غیر قابل اعتبار قرار دیا گیا ہے۔ ہماری دانست میں بالکل درست ہے۔ دراصل شوہر نے نہ خود تبنی لیا نہ اجازت دی ہے بلکہ اب شہادت مصنوعی فراہم کیگئی ہے جس کی وجہ سے اختلاف بیانی ہوئی ہے۔

قطع نظر مسئلہ تبنیت کے انتظاماً بھی ہمکو متعاملہ سرکاری کے مد نظر غور کرنا ضروری ہے۔ ایک ہی وطن کو تو الی تپیل کا فریقین کے درمیان ہے۔ جب اس وطن کا ایک مساوی حصہ دار از قسم ذکور موجود ہے تو دیدہ و دانستہ دوسرے حصہ دار اناث کو جن کو بہ حیثیت زوجیت کے حین حیات حقہ ملا ہو۔ اس کی اجازت کا دینا کہ دوسرے کسی ایک خاندان کے لڑکے کو متبنیٰ لے کر وارث حق کو محروم یا اوس کے حصہ میں شریک کریں ہرگز درست نہیں ہے۔ خصوصاً جبکہ شہادت بھی مشتبہ ہو تو پھر لازماً بمصالح انتظامی غور اور تجویز کا کرنا مناسب ہے۔ نظر بوجوہ صدر تجویز ہوئی کہ مرافعہ نا منظور۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب بہادر مال

صیغہ نگرانی مال

مدگل رئو نگرانیخواہ بوکالت پنڈت گرراو صاحب وکیل

بنام

جیوما نگرانی علیہ بوکالت پنڈت راگھویندر راو صاحب وکیل

خاندان منقسمہ میں زوجہ کے حقوق۔ زوجہ کے بمقابلہ بھائی کے وارث ہونا۔

تجویز ہوئی کہ۔ (۱) خاندان منقسمہ میں بمقابلہ بھائی کے زوجہ وارث ہے۔ دو زوجگاں ہوں تو زوجہ کلاں کے نام پٹہ کر کے زوجہ خورد کو شکمی میں رکھنا چاہئے۔

واقعات یہ ہیں کہ مقدم و پٹواری نے ذریعہ رپورٹ نشان ۔ مورخہ ۲۹ مہر ۱۳۲۱ف تحصیل میں اطلاع دی کہ مسمی شیشگیر راو پٹہ دار پٹواری نے بتاریخ ۱۰ مہر ۱۳۲۱ف فوت ہو چکا ہے۔ جسپر تحصیل سے ذریعہ نشان (۶۶۵) مورخہ ۲۹ مہر ۱۳۲۱ف مسمی شیشا جاری سابق گماشتہ سے جو منجانب پٹہ دار مقرر ہے تا تصفیہ وراثت کام کرنیکی اجازت دی گئی۔ اور حسب ضابطہ اشتہار حضوری ورثار جاری کئے گئے۔ تحصیل میں سماۃ بھاگما متوفی کی زوجہ کلاں رجوع ہوئی۔ اور اپنے اظہار مورخہ ۷ تیر ۱۳۲۲ف میں یہ بیان کی کہ متوفی کو کوئی اولاد نہیں ہے۔ وارث ایک خود زوجہ کلاں دوسری زوجہ خورد سماۃ جیوما ہے۔ جس کی عمر خاوند کے وفات کے وقت (۱۴) سالہ تھی۔ اور اس کی شادی کے پانچ ماہ بعد شوہر کا انتقال ہوا ہے۔ شوہر متوفی کے پہلے

نشان مثل ۸۹ سنہ ۱۳۳۰ ف
مورخہ ۱۷ آبان سنہ ۱۳۳۱ ف

صیغہ نگرانی

مارتنڈ راؤ نگرانیخواہ ۔ بوکالت پنڈت گرراؤ صاحب وکیل

بنام

مسماۃ گنڈوبائی طرفثانی ۔ بوکالت ....

تقسیم وطن ۔ مشترکہ کا لازمی قیاس وطن واحد پر ۔ وطن جبکہ ایک ہو تقسیم کا عدم اطلاق ۔ منشاء سرکار ۔ شرع شاستر کی عدم پابندی کا جواز ۔ وراثت میں سرکار کا اختیار ۔ اختیار مطلق ۔

تجویز ہوئی کہ جب چند برادران حقیقی میں ایک ہی وطن ہے تو وطن کی حد تک گو کوئی ثبوت بھی پیش ہو تقسیم کا اطلاق عائد نہیں ہو سکتا ۔

سرکار کا منشاء یہ نہیں ہے کہ باوجود موجودیت ورثاء ذکور ورثاء اناث کو خدمات سرکاری پر مامور کیا جا کر اُن کی جانب سے گماشتہ لیا جائے اور ورثاء ذکور کو محروم کیا جائے ۔

عطیات میں پوری پابندی شرع یا شاستر کے کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے مالک کو اختیار کُلّی ہے کہ رعایتاً جس کے نام چاہے بحال رکھے یا منتقل کرے ۔

فیصلہ ۔ واقعات یہ ہیں کہ مقدم و پٹواری موضع کڑنی نے ذریعہ رپورٹ نشان ۶۷ مورخہ ۳۰ آبان سنہ ۱۳۲۵ ف تحصیل میں اطلاع دی کہ مسمی بھیم راؤ پٹواری وپٹہ دار سروے نمبر ۱۴۹ ۔ ۱۵۰ موازی ۲۶ ایکڑ ... بحالت مرض جذام بتاریخ ۲۶ آبان سنہ ۱۳۲۵ ف بمقام موضع ہادی نور فوت ہوا ۔ متوفی کو اولاد ذکور نہیں ہے دوسرے ورثاء بصراحت ذیل موجود ہیں ۔

(۱) مسماۃ گنڈوبائی زوجہ متوفی

(۲) مارتنڈ راؤ حقیقی برادر متوفی

(۳) انباراؤ " " "

بھیم راؤ مرض جذام میں مبتلا ہونے کی وجہ سے مارتنڈ کشن راؤ حسب سند دی سرکار سنہ ۱۳۲۱ ف سے مختار تا پٹواری گری کا کام انجام دے رہا ہے ۔ بعد دریافت وراثت پٹہ وارث کے نام ہونا چاہیئے ۔ تحصیل سے حسب ضابطہ اشتہار حضوری ورثاء جاری ہوا ۔ تاریخ معینہ پر ہر سہ ورثاء رجوع تحصیل ہوئے ۔ دوران کارروائی میں

نگرانی بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف نشان ۱۶۳ فیصلہ مورخہ ۳۱ خورداد ۱۳۳۰ ف

مارتنڈ راؤ
بنام
گنڈو بائی

ونبا راؤ فوت ہوا اور اُس کا فرزند مسمی وٹھل راؤ نابالغ بولایت مسماۃ مینا بائی قائم مقام قرار پایا۔ لیکن مینا بائی نے بتاریخ ۲۶۔ اردی بہشت ۱۳۲۲ف صلحنامہ لکھدیا کہ خاندان منقسمہ ہے اس لیے پٹہ مسماۃ گنڈو بائی کے نام ہونا چاہیئے۔ اس کی وفات کے بعد وٹھل راؤ کے نام۔

تحصیلدار صاحب نے فریقین اور شہود کے اظہارات قلم بند اور وراثت کی تحقیقات کی ہے۔ بروقت تحقیقات گنڈو بائی نے متوفی کی دو بیٹیاں موجود ہونا اپنے اظہار مورخہ ۲۳ شہریور ۱۳۲۶ف میں ظاہر کی ہے۔ مگر اُن کے نام نہیں بتلائے اور نہ اس کے متعلق مثل میں کارروائی موجود۔

غرض تکمیل تحقیقات کے بعد تحصیلدار صاحب نے تختہ وراثت میں بصراحت ذیل آنہ واری درج کر کے

مسماۃ گنڈو بائی	مارتنڈ راؤ	وٹھل انبا راؤ	مسماۃ گودی بائی } عصمہ
۲ر۸ر	۲ر۸ر	۲ر۸ر	۵ر

اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ

خاندان پٹواری گری کرٹنی منقسمہ ثابت ہوتا ہے اور گنڈو بائی زوجہ بھیم راؤ متوفی ہر طرح مستحق پٹہ داری ہے اس لیے مارتنڈ راؤ کی عذرداری خارج کی جاتی ہے۔ چونکہ زوجہ بمقابلہ دیگر ورثاء کے خاندان منقسمہ میں زیادہ مستحق ہے لہذا میری رائے میں پٹہ پٹواری گری موضع کرٹنی گنڈو بائی زوجہ بھیم راؤ کے نام وراثتاً منظور فرمایا جاوے۔ تو مناسب ہے۔ جب یہ کارروائی بغرض منظوری ڈویژن میں پیش ہوئی تو سوم تعلقدار صاحب ڈویژن نے بتاریخ ۵۔ تیر ۱۳۲۸ف یہ منظوری دی کہ "تقسیم نامہ ملاحظہ ہوا اور اُس کا ترجمہ بھی شریک مثل کرا یا گیا ہے۔ تقسیم نامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بجز وطن کے باقی جائداد و دیگر امرات کی حد تک تقسیم ہوئی ہے اور وطن مشترک رکھا گیا ہے ایسی صورت میں جہاں تک کہ وطن کا تعلق ہے۔ خاندان اور جائداد کی نسبت اشتراک کا قیاس ہوگا۔ پس باختلاف رائے تحصیل پٹہ بنام مارتنڈ راؤ منظور کیا جاتا ہے اور گنڈو بائی بموجب شاستر نان و نفقہ کی مستحق ہوگی"۔

بناراضی تجویز ڈویژن مسماۃ گنڈو بائی نے محکمہ ضلع میں مرافعہ کی تو مولوی سید زین العابدین صاحب بلگرامی اول تعلقدار صاحب وقت نے ذریعہ نشان ۱۸ انفصال مورخہ ۲۸ آذر ۱۳۲۹ف یہ فیصلہ فرمایا کہ

مرافعہ منظور و فیصلہ ڈویژن منسوخ۔ پٹواری گری موضع کرٹنی کا پٹہ بنام مسماۃ گنڈو بائی زوجہ بھیم راؤ پٹواری متوفی کیا جائے۔

مارتنڈ راؤ
بنام
گنڈو بائی

بنا راضی فیصلہ ضلع مارتنڈ راؤ نے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ کیا تو صوبہ دار صاحب نے بذریعہ نشان ۱۶۳ الفصال مورخہ ۱۳ خورداد ۱۳۳۰ف مرافعہ نامنظور اور فیصلہ تحت بحال فرمایا اب بنا راضی فیصلہ صوبہ داری مارتنڈ راؤ نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔

تمہید - مثل پیش ہوئی - فریقین غیر حاضر ہیں۔

بحث اشتراک و انقسام پر حکام تحت نے رائے خلاف نگرانی خواہ دی ہے۔ یہ امر تو مسلمہ ہے کہ ہر سہ برادران حقیقی میں ایک ہی وطن ہے تو پھر وطن کی حد تک گو کوئی ثبوت ہی پیش ہو مگر تقسیم کا اطلاق عائد نہیں ہو سکتا اسلیئے مشترکہ متصور کرنا لازمات سے ہے۔

رائے صدر کی تائید میں عمل کا ثبوت یہی یہ ہے کہ ۱۳۱۱ف سے بوجہ اس کے کہ شوہر نگرانی علیہا مرض جذام میں مبتلا تھا۔ نگرانی خواہ بمنظوری سرکار خدمت پٹواری گری انجام دے رہا ہے۔ اگر خاندان منقسمہ ہوتا تو ہرگز نگرانی خواہ کے انجام وہی خدمت کے لیے شوہر نگرانی علیہا راضی نہ ہوتا۔

قطع نظر دلائل صدر کے منشاء سرکار کی طرف بھی غور کیا جاوے تو یہ لکھنا ضرور ہے کہ منشاء سرکار عطاء اوطان اور منظوری وراثت تابحد وجود ورثاء شاستری سے یہی ہے کہ جو رعایت زمانہ سلف میں آباؤ و اجداد حاضران حال کے لیے بلحاظ اُن کی انجام وہی خدمات کے کی گئی ہے اُس سے یک گونہ اُن کے ورثاء ہانہ کو استفادہ حق بصورت وجود مادہ کے دیا جاوے تو سرکاری خدمات بھی انجام پا دیں گے اور رعایت اجیہی بھی متصور ہوگی - سرکار کا منشاء ہرگز یہ نہیں ہے کہ باوجود موجودیت ورثاء ذکور ورثاء اناث مماثل زوجہ یا دختر کو خدمات سرکاری پر مامور کیا جا کر اُن کی جانب سے گماشتہ لیا جائے اور ورثاء ذکور کو محروم کیا جاوے جس کا آخری نتیجہ بھی یہ ہو کہ وطن ایک خاندان سے جس میں رعایتاً سرکار نے رکھا ہو دوسرے خاندان میں جہاں کہ معطی کا منشاء ہی نہ ہو منتقل ہو جائے۔

عطیات میں پوری پابندی شرع یا شاستر کی کرنے کی ہی ضرورت نہیں ہے۔ مالک کو اختیار کلی ہے کہ رعایتاً جس کے نام چاہے بحال رکھے یا منتقل کرے۔

جملہ وجوہ متذکرہ کے مدنظر تجویز کی جاتی ہے کہ نگرانی منظور۔

حسب الحکم

جناب صدر المہام بہادر مال

صیغۂ مرافعہ مال

ڈگمبر گوپال پٹواری   مرافع بوکالت پنڈت راگھویندر راؤ صاحب وکیل

بنام

واجی سداسیو   مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت گرراؤ صاحب وکیل۔

کنا مثل ۱۸ امل ۱۳۲۱ ف
م ۱۵ اردی ۱۳۲۸ ف

وطندار۔ وطندار کا مددگار۔ علحدگی مددگار کا جواز۔ مددگار وطندار کا بلا وجہ دینا جبکہ بلا امداد انجام دہی پر آمادہ ہو۔

جبکہ اصل وطندار کسی حصہ دار کو اپنا مددگار مقرر کرائے اُس سے یہ مقصود نہیں ہوتا کہ کوئی حقیت قایم کرائے۔ جب چاہے علیحدہ کرا سکتا ہے۔ وارث وطن دار بلا شرکت وامداد غیرے کام کرنا چاہتا ہے تو بلا وجہ اُسکو مددگار دیئے جانے کی ضرورت نہیں۔

واقعات یہ ہیں کہ ڈگمبر گوپال پٹہ دار نے بتاریخ ۲۶ - دے ۱۳۲۶ف تحصیل میں یہ درخواست پیش کی۔

(۱) سائل پٹہ دار پٹواری ہے۔ سائل کے خاندان میں آباؤ اجداد سے خدمت پٹواری گری کا کام بحیثیت مالکانہ وپٹہ دار انجام پاتا چلا آتا ہے۔

(۲) موضع بڑا نہیں ہے۔ خانہ شماری (۵ ۷ ۳) ہے۔

(۳) سرکار کا حکم یہ ہے کہ جب پٹہ دار راضی ہو اور موضع بڑا ہو اور پٹہ دار پٹواری سے کام نہ ہو سکتا ہو تو مدد قایم رہ سکتی ہے۔ حالانکہ اس موضع کی حالت ایسی نہیں ہے اس لیے واجی سداسیو کی مدد پٹواری گری کا حکم منسوخ فرمایا جائے۔

جس کی بنا پر تحصیلدار صاحب نے تاریخ مقرر کی اور واجی سداسیو حاضر تحصیل ہوکر بتاریخ ۵ - اردی بہشت ۱۳۲۸ف یہ جواب داخل کیا کہ

(۱) قبل ازیں مدعی پنجسالہ خدمت پٹواری گری کے متعلق کارروائی کی بالآخر ۱۳۲۷ف میں مدعی بہ صیغۂ مرافعہ محکمۂ صوبہ داری میں ناکامیاب رہا۔

(۲) فریقین قدیم سے مساوی حصہ دار ہیں پہلے باری باری سے کام انجام دیا کرتے تھے لیکن ۱۳۱۷ف میں سائل کا تقرر خدمت پٹواری گری پر عمل میں آیا ہے جسکو ۲۴ سال ہوتے ہیں اور سائل ابتک مسلسل کارگذار ہے۔

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف نشان ۱۳ فیصلہ مورخہ ۶ دے ۱۳۲۱ف

ڈگمبر گوپال
بنام
داجی سدا سیو

(۳) پٹواری گری کا معاملہ طے شدہ ہے جو مکرر غور کا محتاج نہیں ہے۔

(۴) درخواست مدعی قابل سماعت سررشتہ مال نہیں ہے۔

(۵) موضع لب سڑک واقع راہ داری کا مقام محاصل سمت ۱؍ ہے۔

(۶) درخواست مدعی خارج فرمائی جائے۔

اور مدعا علیہ نے اپنے دعوے کی تائید میں کاغذات ذیل بھی پیش کیا۔

(۱) نقل اظہار ڈگمبر راؤ مورخہ ۴؍ امرداد ۱۳۲۵ف۔

(۲) نقل حکمنامہ دوم تعلقدار صاحب نشان ۴۳۳ امورخہ ۳۰ آبان ۱۳۰۴ف۔

(۳) نقل فیصلہ محکمہ صوبہ داری گلبرگہ نشان $\frac{168}{\text{الفصال}}$ بابتہ ۱۳۲۲ف۔

تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات بتاریخ ۱۵؍ آذر ۱۳۲۰ف یہ تجویز کی کہ

"کشن راؤ صاحب وکیل ڈگمبر راؤ جن نظائر کا حوالہ دے رہے ہیں وہ غیر متعلق ہیں۔ داجی سدا سیو کے داخل کردہ کاغذات ذیل سے

(۱) اظہار ڈگمبر راؤ مورخہ ۴؍ امرداد ۱۳۲۵ف جس میں نامبردہ نے داجی سدا سیو کو مددگار پٹواری تسلیم کیا ہے۔

(۲) پٹہ محکمہ دوم تعلقدار صاحب نشان (۴۳۳/۱) مورخہ ۳۰ آبان ۱۳۰۴ف جس کے ذریعہ داجی سدا سیو کو پٹہ ملا ہے اور وہ مددگار پٹواری تسلیم کیا گیا ہے۔

(۳) نقل فیصلہ صوبہ داری نشان ۱۶۸ بابتہ ۱۳۲۲ف جس کے ذریعہ ڈگمبر راؤ کا اپیل نامنظور ہوا ہے۔ داجی سدا سیو کا مددگار پٹواری ہونا ثابت ہے۔

اس لیے ڈگمبر گوپال پٹواری کی درخواست نامنظور اصلدار اور مددگار دونوں کارگذار رہیں گے اگر باہمی نزاع ہے تو باری باری سے حسب گشتی محکمہ سرکار نشان (۷۱) بابتہ ۱۳۱۹ف باری باری سے کارگذار رہیں۔

بنا راضی تجویز تحصیل ڈگمبر گوپال پٹواری نے محکمہ ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو اول تعلقدار صاحب نے بذریعہ نشان $\frac{118}{\text{الفصال}}$ مورخہ ۲۶ شہریور ۱۳۲۳ف یہ تصفیہ فرمایا کہ

بہر حال جو کاغذات پیش ہوئے ہیں اور جو مثلہ ہمارے روبرو ہیں ان سے ہم یہ رائے قائم کرنے پر

ڈگمبر گوپال
بنام
واجی سداسیو

مجبور ہیں کہ مرافعہ علیہ کے حقوق ایسے نہیں ہیں جو اسکو بالذات حاصل ہوئے ہوں بلکہ بالواسطہ حقوق اسکو حاصل ہوئے ہیں اور ایسے حقوق کا انتزاع ہر وقت ہو سکتا ہے اور جس شخص کے ذریعہ یہ حقوق حاصل ہیں وہ ہر وقت آزاد ہے کہ فریق کو اس سے محروم کر دے ۔ پس کوئی وجہ نظر نہیں آتی ہے کہ کیوں مرافعہ گذار کے حقوق کو تسلیم کر کے اُنکے حق میں مفید فیصلہ صادر کیا جائے لہذا مرافعہ منظور ۔"

بنا راضی فیصلہ محکمۂ ضلع واجی سداسیو نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ نشان (۱۳) فیصل مورخہ ۱۰ دے سنہ ۱۳۳۱ف فیصلہ فرمایا کہ

"معاملہ بالکل صاف ہے جبکہ سنہ ۱۳۰۲ف میں ڈوڈیزن سے مرافع کو مددگار پٹواری تسلیم کر کے سند دیگئی اور اُس کے بعد مرافع نے پنجسالہ باری سے خدمت کو انجام دیا ہے اور اس باری باری سے خدمت ادا کرنے کے متعلق محکمۂ صوبہ داری تک مرافعہ ہو کر مرافعہ علیہ ناکامیاب رہا ہے تو اب اس کارروائی میں بھی امر فیصلشدہ عارض ہے جبکو ہر دو فریق کے وکلا تسلیم کرتے ہیں ۔ ایسی صورت میں یک (۲۴) سالہ کارگذار شخص کو بیدخل کرنا اصول سررشتۂ مال کے خلاف ہے ۔ تحصیلدار صاحب نے اسی اصول کو مدنظر رکھکر فیصلہ کیا تھا ۔ مگر صاحب ضلع نے مرافع کو گماشتہ کی حیثیت قرار دیکر اصلدار کو ہر وقت مرافع کی علیحدگی کا اختیار رکھنے کا خیال قائم فرماکر ایک قدیم کارگذار شخص کو بیدخل کرنے کی جو تجویز فرمائی ہے صحیح نہیں ہے لہذا مرافعہ منظور ۔ فیصلہ صاحب ضلع منسوخ ۔ مرافع بدستور بحیثیت مددگار پٹواری کام کو انجام دلیسکتا ہے ۔

بنا راضی فیصلہ صوبہ دار صاحب ڈگمبر گوپال پٹواری نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے ۔

تمہید ۔ بحث وکلا صاحبان فریقین سماعت کی گئی ۔ رامچندر گوپال اصلدار پٹواری گری ہے اُس کی درخواست پر کہ موضع شاہراہ فوجی پر واقع ہے اور کام کی زیادتی ہے ۔ ایک مددگار کام میں امداد دینے کے لیے مقرر کیا جائے اور اُس نے اپنے حصہ دار مساوی واجی کو پیش کیا تو اس کی منظوری دیگئی کہ بطور مددگار کام کریں واجی سنہ ۱۳۲۰ف تک مددگارانہ حیثیت سے کام کرتا رہا ۔

سنہ ۱۳۲۰ف میں تعلقدار صاحب ضلع نے حکم دیا کہ اس موضع کے پٹواریوں میں مخالفت ہے لہذا باری باری سے ہر دو کام انجام دیں ۔ چنانچہ ۵-۵ سال کی باری قرار پائی ۔ رامچندر گوپال اصل پٹواری نے صوبیداری میں مرافعہ کیا تو صوبہ داری سے تجویز ہوئی کہ انتظامی کام میں مداخلت نہیں کی جاسکتی ۔ مرافعہ نامنظور ۔

رامچندر گوپال نے اس کا مرافعہ محکمۂ سرکار میں نہیں کیا ۔ سنہ ۱۳۳۰ف تک باری کا عمل جاری رہا ۔ غالباً

ڈگمبر گوپال
بنام
داجی سدا سیو

راجیندر گوپال مرگیا ہے اُسکا بیٹا ڈگمبر گوپال پٹہ دار پٹواری گری ہوا ہے اُس نے مقدمہ کو تازہ کیا کہ وہ بلا امداد غیرے کام کر سکتا ہے۔ مددگار کی ضرورت نہیں۔

تحصیل نے تجویز کی کہ اصلدار اور مددگار دونوں کارگذار ہیں بصورت ناراضی باری قایم ہو۔ ضلع نے تجویز کی کہ اصلدار مجاز علیحدگی مددگار ہے۔ مددگار کو حقیت پٹواری گری حاصل نہیں ہو سکتی۔ صوبہ نے رائے تحصیل سے اتفاق کیا ہے۔

ابتدائی کارروائی کو دیکھا جائے تو اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اصل وطندار راجیندر گوپال نے جو درخواست دی تھی اُس سے داجی حصہ دار کی کوئی حقیت قایم کرانا مقصود نہ تھا غالباً وہ بوجہ کسی ضعف وغیرہ کے اپنے ایک حصہ دار کو امداد کیلیے رکھنا چاہتا تھا جسکی منظوری دیگئی۔ وہ مجاز تھا کہ اپنی حیات میں جب چاہتا اس مددگار کی امداد کی عدم ضرورت ظاہر کرکے اُس کی علحدگی چاہتا۔

آپس میں نزاع پیدا ہوگئی۔ غالباً اس کا بانی داجی ہی تھا۔ تعلقدار صاحب نے مددگار کو مساوی حقدار خیال کرکے باری کا حکم دیا۔ صوبہ داری نے بھی مزید غور سے کام نہیں لیا۔ اور مداخلت سے اجتناب کیا۔

گو یہ تجویز راجیندر گوپال کے حق میں مُضر تھی مگر اُس کو اُس ہی کی حیات تک محدود رکھا جانا چاہیے۔

ڈگمبر گوپال پٹہ دار مقرر ہوا ہے وہ خود بلا شرکت و امداد غیرے کام کرنا چاہتا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں پائی جاتی کہ کیوں بلا ضرورت اُس کو مددگار دیا جائے۔ اور ایسا مددگار جو مدعی شرکت در کارگذاری ہو گیا ہے۔

اور مددگار کی عدم ضرورت اس سے بھی بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ باری باری سے عرصہ تک کام چلا گیا یعنے خود رام چندر نے بلا امداد منفرداً ۵ سال کام کیا تو داجی منفرداً ۵ سال کارگذار رہا۔

بہر حال داجی کو ایک ایسی حقیت کا دیا جانا جو اُسکو حاصل ہی نہ تھی اور صرف ایک مددگار کی حیثیت رکھتا تھا۔ انصاف کے خلاف ہوگا۔ اور اُس کے بعد اُس کے ورثاء بہ حیثیت ایک جوڑ پٹہ دار کی وراثت کے خواہاں ہونگے اور ڈگمبر گوپال کے موروثی حقوق کو ضرر پہونچیگا۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ اور مددگار داجی کو علحدہ کیا جائے۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

۱۳۳۱ ف
نشان مثل ۱۹۵ / ۱۸۷
م ۱۳ بہمن ۱۳۳۲ ف

صیغۂ مرافعہ مال

مانک راؤ مرافع بوکالت ست گرو پرشاد صاحب و مولوی حافظ محمد عبد العلیم صاحب وکلاء

بنام

وینکٹشور راؤ مرافعہ علیہ ....

ڈکری عدالتی - ڈکری عدالتی کا پیش ہونا۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ ڈکری عدالتی صادر ہوئی ہو تو اُس سے اختلاف کی وجہ نہیں۔

واقعات مقدمۂ ہذا یہ ہیں کہ مواضعات ادرکنڈہ وغیرہ کی پٹواری گری کا پٹہ بنام رام چندر راؤ پدر مرافعہ علیہ تھا اس کا انتقال ہوگیا تو کارروائی وراثت آغاز ہوئی تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات حسب ذیل رائے قائم کی۔

مسمی لچھیا پٹواری و مقدم کو توالی موضع ادرکنڈہ نے مسمی مانک راؤ (مرافع) کو متبنیٰ لیا۔ اور ضلع سے منظوری بھی ہو چکی لیکن بعد میں اپنے اوطان کو لچھیا نے رام چندر راؤ کے نام منتقلی کی درخواست دی اور ضلع سے منظوری صادر ہو چکی۔ اس کی ناراضی سے منجانب مانک راؤ تنسیخ تجویز ضلع و استقرار حق اوطان کا دعویٰ عدالت دیوانی میں دائر اور مختار عام رامچندر راؤ نے دعوی سے اقبال کرنا صلحنامہ سے ظاہر ہے ابھی کارروائی عدالت طے نہ ہونے پائی ہی کہ لچھیا و رام چندر فوت ہونے سے کارروائی وراثت آغاز ہوئے فریقین اپنا حق بتلا کر دعویدار ہیں شہادت پیش شدہ سے مانک راؤ کا متبنیٰ ہونا مسلمہ ہے۔ رامچندر راؤ منتقل الیہ کے ورثا کا دعویٰ صحیح نہیں ہو سکتا اس وجہ سے کہ شہادت سے حقیقی نواسہ ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک خاندان غیر کا شخص ہے۔ علاوہ اس کے شاستراً بہ موجودگی فرزند انتقال جائداد نہ ہونا چاہئیے لہذا پٹہ اوطان بنام فرزند متبنیٰ منظور ہونا مناسب ہے۔ رائے بالا ڈویژن میں روانہ ہوئی۔ اور صاحب ڈویژن نے اُسکو منظور کرلیا تو اُس کے نام سے ضلع میں مرافعہ پیش ہوا اور صاحب ضلع نے بدیں وجہ کہ کارروائی انتقال سے متبنیٰ ناراض ہوکر کوئی مرافعہ وغیرہ نہیں کیا اور یہ اُسکا سکوت بمنزلہ رضامندی ہوگا اور انتقال وطن کا تصفیہ جو ۱۳۲۵ ف میں ہوا ہے۔ وہ فیصلہ جبکہ قانونی چارہ کار کی بنا پر منسوخ نہیں ہوا ہے وغیرہ۔ مرافعہ منظور کر کے تجویز ڈویژن منسوخ فرما دیا تو اس کی ناراضی سے یہ مرافعہ یہاں پیش ہوا ہے۔

بنا راضی تجویز مولوی سید ضیاء الحسن صاحب مرحوم سابق اول تعلقدار ضلع محبوبنگر مورخہ ۲۰ اسفندار ۱۳۳۰ ف

مانک راؤ
بنام
ونکٹیشور راؤ

تمہید - مثل پیش ہوئی - پنڈت ست گرو پرشاد صاحب و مولوی حافظ عبد العلیم صاحب وکلاء مرافع حاضر ہیں۔ مرافعہ علیہ غیر حاضر ہے اطلاعنامہ کی تکمیل ہوگئی - واقعات چونکہ بالکل صاف ہیں اور کل مواد موجود ہے اس لیے مزید انتظار کی ضرورت نہیں ہے -

بحث مابین فرزند متبنیٰ و نواسہ صاحب وطن پیش ہوئی ہے - مرافع اپنے کو متبنیٰ فرزند بتلا کر رجوع ہوا اور مرافعہ علیہ نے اس کی تبنیت سے یہ کہکر انکار کیا ہے کہ گو متبنیٰ گیرندہ نے درخواست تبنیت کی دی تھی مگر بعد از منظوری اس نے رسوم تبنیت ادا نہیں کیے اور مرافعہ علیہ کے پدر کو جو نواسہ ہوتا تھا وارث قرار دیکر اُسکے نام اوطان متعلق کرا دیے - نیز یہ کہ تبنیت نامہ کی تکمیل سے صاحب وطن نے انکار کیا ہے - یہی عذرات عدالت دیوانی میں بھی مرافعہ علیہ نے پیش کیے تھے - عدالت نے عذرات صدر پر غور کرنے کے بعد خود بیان وطندار پرچہ تیر سنہ ۱۳۲۲ ف میں ضلع میں ہوا ہے استدلال کیا ہے جس میں لکھیا نے لکھایا ہے کہ رسوم تبنیت ادا کر لیے گئے ہیں - جب خود صاحب وطن نے رسوم کی ادائی کو تسلیم کر لیا ہو تو اب مرافعہ علیہ کا انکار غیر قابل پذیرائی ہے - عدالت نے مرافعہ کے جملہ ثبوت پیش کردہ و عذرات تردیدی مرافعہ علیہ پر غور کرنے کے بعد مرافع کو ۱۳ امرداد سنہ ۱۳۳۰ ف میں ڈگری دیدی ہے - نقل مصدقہ فیصلہ عدالت وکلاء مرافع نے داخل بھی کر دی ہے جو شریک مثل ہے - وکیل صاحبوں کا بیان ہے کہ جب ضلع میں مقدمہ چلیہ رہا تھا - اُسوقت عدالت سے ڈگری نہیں ملی تھی - حین دوران مقدمہ در صوبہ داری فیصلہ ہونے سے نقل داخل کی گئی - اگر ضلع کے دوران کیوقت فیصلہ عدالت کا ہو جاتا تو یقیناً ضلع رائے تحصیل متفقہ ڈویژن سے جو مفید مرافع تھی اختلاف نہ کرتا - گو ضلع نے جن وجوہ سے اختلاف کیا ہے وہ وجوہ بھی غیر موجہ رہتے مگر اگر رائے عدالت دیکھ لیتا تو ضرور رائے پلٹ جاتی - اب جبکہ عدالت نے بھی آرائے تحصیل و ڈویژن کو قایم رکھا ہے اور روئداد بھی اس کے مفید موجود ہے تو پھر ہمکو مرافعہ کے منظور کرنے میں تامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ منظور -

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

نشان ۸۷ مسل ۴۵ سنہ ۱۳۳۱ ف
م ۲۶ بہمن سنہ ۱۳۳۲ ف

مدہ ثانی ستیارام ریڈی — مرافعان بوکالت پنڈت گرراؤ صاحب وکیل

بنام

مدہ ثانی ونکٹ کشٹا ریڈی — مرافعہ علیہم

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلشن آباد مسید ک نشان فیصلہ ۱۲۳ بابتہ ۱۳۳۱ ف

مدد ثانی سیتا رام ریڈی
بنام
مدد ثانی وینکٹ کشٹا ریڈی

ضبطی عارضی - ضبطی عارضی عمل جاگیر میں دخلدہی کا عدم جواز - عمل جاگیر - عمل جاگیر کا ضبطی عارضی میں بحال رہنا -

تجویز ہوئی کہ عارضی ضبطی کے زمانہ میں عمل زمانہ جاگیر میں کوئی دخل نہ دیا جائے -

مرافع کا یہ عذر کہ الزام منسوبہ کی دریافت نہیں ہوئی اس لیے اسیقدر تجویز کر سکتے ہیں

جاگیردار صاحب کو چاہیئے کہ عذرات مرافعین کی سماعت کے بعد تجویز آخری کریں -

واقعات یہ ہیں کہ موضع مغل پاک جاگیر منضبطہ ہے - موضع مذکور کا اصل وطندار مالی وکوتوالی حیدریا - جس نے اپنی حیات میں ہر دو خدمات کو اپنے فرزند لچھیا کے نام منتقل کیا اور تھوڑے عرصہ بعد منتقل الیہ نے اپنے برادر مرافعہ نمبر (۱) کے نام منتقل کر دیا جس کی منظوری علاقہ جاگیر سے دیدی گئی - ۱۳۲۷ف میں تحصیل جاگیر نے مرافعین کو بالزامات عدم روند گشت و عدم قیام کنگر و شکایت رعایا و تغلب و تصرف رقم سرکاری برطرف کر کے مرافعہ علیہم کا تقرر کیا گیا اسپر مرافع نے محکمہ ہذا میں درخواست دیا جو تحقیقات کے لیے ضلع میں بھیجی گئی اور بعد تحقیقات صاحب ضلع نے الزامات منسوبہ جاگیر کو تسلیم کر کے مرافعہ علیہم کی بحالی کا حکم دیا تو اُس کی تجویز ثانی کیگئی صاحب ضلع نے ذریعہ تجویز اپنی بحالی مرافعہ علیہم کو منسوخ کر کے مرافعین بحال کیے گئے تو اُس کی ناراضی سے مرافعہ علیہ نے محکمہ صوبہ داری میں اپیل کیا - صاحب سمت نے بہ لحاظ اس کے جاگیر عارضی ضبطی میں لی گئی ہے ایسی حالت میں عمل جاگیر ہی قایم رکھا جائے - بلا وجہ خاص اس میں قانونی کوئی ردّ و بدل کی ضرورت نہیں - مرافعہ نامنظور کیا تو اُس کی ناراضی سے یہاں مرافعہ پیش ہے -

تجویز - مثل پیش ہوئی - پنڈت گرراؤ صاحب وکیل مرافع کی بحث سماعت کی گئی -

فریق ثانی وینکٹ کشٹا ریڈی خود حاضر ہے - اب جاگیر متذکرۂ صدر محمد فخر الدین خاں صاحب فرزند اصل جاگیر دار پر بحال ہو گئی ہے - یہ امر تو تصفیہ شدہ ہے کہ عمل زمانہ جاگیر میں عارضی ضبطی کے زمانہ میں کوئی دخل نہ دیا جائے - اگر عام اصول کے مد نظر ہمکو دخل دینے کی ضرورت نہ تھی مگر چونکہ وکیل صاحب مرافع کا یہ عذر ہے کہ ان کے موکلین کے الزامات منسوبۂ تحصیل غلط تھے ان کی دریافت ہی نہیں ہوئی - نہ ان کا جواب لیا گیا اسلیئے اسیقدر ہم تجویز کر سکتے ہیں کہ محمد فخر الدین خاں صاحب جاگیر دار کو چاہیئے کہ عذرات مرافعین کے سماعت کے بعد تجویز آخر کرے - لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور - مگر حسب ہدایت صدر جاگیر دار کو عمل کرنے کے لیے لکھا جائے -

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال -

نشان مثل ۸۹ ۳۶ ۱۳۳۰ ف
م ۵ ردی سنہ ۳۲

صیغہ نگرانی مال

پیر محمد — نگرانیخواہ - بوکالت پنڈت ایشوناتھ راؤ صاحب وکیل

سرکار عالی .... طرفثانی

عذرات مرافعہ - عذرات مرافعہ کا مواد مثل میں نہ ہونا - واپسی مقدمہ بغرض تجویز - قبضہ - قبضہ کے ہمراہ باؤلی کھدوانا - گشتی نشان (۱) سنہ ۱۳۲۶ ف -

تجویز ہوئی کہ عذرات مرافعہ کا مواد مثل میں موجود نہ ہو تو بعد لینے ثبوت کے فیصلہ کیا جائے

یہ عذر لائق لحاظ ہے کہ جبکہ قبضہ دیا گیا اور باؤلی کھدوائی اور کاشت کرتا ہے - تو قبضہ نہیں اٹھایا جاسکتا -

واقعات یہ ہیں کہ مرافعین نے ۴ اسفندار سنہ ۱۳۲۵ ف کو دوسرے نمبرات کے ساتھ سروے نمبر (۱۷) پر مبوک کی لاؤنی کی درخواست دوم تعلقدار صاحب ضلع بھونگیر کے پاس پیش کی جسپر اشتہار جاری ہوا بعد تعمیل اشتہار و تکمیل امور ضابطہ دوم صاحب نے دوسرے نمبرات کے ساتھ اس نمبر کا پٹہ منظور کرکے اصل مثل تحصیل میں بغرض عمل پٹہ و جمعبندی روانہ فرمایا - و نیز ڈویژن سے راست دفتر دیہی کے نام منظوری پٹہ کے احکام اجراء ہوئے مگر اس میں نمبر ۱۷ زیر بحث شریک نہ تھا اس لیے پٹواری نے نمبر مذکور سنہ ۱۳۲۵ ف کی جمعبندی میں بنام مرافعہ گذاران شریک نہیں کیا مرافعین نے باظہار واقعات تحصیل میں درخواست پیش کی کہ نمبر مذکور کا پٹہ ہمارے نام کیا جائے - اس درخواست کی بناء پر تحصیل سے مقدم پٹواری کے نام نمبر مذکور کا پٹہ کرنیکا حکم جاری ہوا - جمعبندی سنہ ۱۳۲۸ ف میں تحصیلدار صاحب نے اس نمبر کو بعد لاؤنی اضافہ منظور کرنیکی رائے پیش کی مگر نظامت جمعبندی سے بخلاف رائے تحصیل بوجہ اس کے کہ زمین بنجرائی کا تکملہ حسب ضابطہ موضع زیر بحث میں نہیں ہوا ہے - بمد سیوائے جمعبندی اضافہ منظور کیا گیا تو اس تجویز ڈویژن کی ناراضی سے ضلع میں مرافعہ پیش ہونے پر ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ

"فیصلہ ڈویژن صحیح ہے - گو پٹہ کا حکم دیا گیا ہے مگر عملاً اُس کی تعمیل نہیں ہوئی اور نہ جمعبندی میں عمل ہوا - اور یہ عمل خلاف گشتی نشان (۱) سنہ ۱۳۲۶ ف ہے اور بلحاظ احکام سرکار بنجرائی کی زمین کی تکمیل نہیں ہوئی ہے - ناظم صاحب جمعبندی نے تحصیل کی رائے سے اتفاق نہ کرکے خارج کیا ہے اور عمل سیوائے جمعبندی اضافہ ہوا ہے - بریں ہمہ جہاں تک غور کرتے ہیں ڈویژن کے فیصلہ میں مداخلت کی ضرورت نہیں پائی جاتی لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ نامنظور تجویز

"ڈویژن بحال رہے تکمیل نیچرائی میں حسب ضابطہ محسوب کی جائے"

ضلع کے فیصلہ کی ناراضی سے صوبہ داری میں مرافعہ پیش ہونے پر صاحب صوبہ نے ضلع کی رائے سے اتفاق فرماتے ہوئے مرافعہ نامنظور فرمایا - اب صوبہ داری کی ناراضی سے یہاں نگرانی پیش ہے -

تمہید - مثل پیش ہوئی - وکیل پنڈت وشنوناتھ راؤ صاحب کی بحث سماعت کی گئی - ان کا عذر اہم یہ ہے کہ

(۱) ابتدائی حکم ڈویژن سے ذریعہ نشان ۶۸۳ مورخہ ۲۳ - اردی بہشت ۱۳۲۵ف جاری ہوا -

(۲) اسوقت مرافع نے قبضہ کرکے بہ خرچ زرکثیر باؤلی کھدوائی -

(۳) زمین پر کاشت کیا اور ابتک قابض ہوں لہذا بر بنا گشتی نشان (۱) بابتہ ۱۳۲۶ف اس کا قبضہ نہ اٹھایا جانا چاہیئے -

عذرات مرافع کا مواد نمبر (۱) کے امتناع تحت میں نہیں ہے - اگر چیکہ یہ بیان کر رہا ہے کہ ۱۳۲۵ف میں قبضہ اُسکو دیدیا گیا - اس نے باؤلی کھدوائی - اراضی پر دس سال سے کاشت کی ہے تو عذرات لائق لحاظ ہونگے لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ ترمیماً منظور - بعد از لینے ثبوت صدر کے فیصلہ کیا جائے -

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

نشان ۱۳۳۱ف
۱۳۲۷ بہمن
م ۵ دی ۱۳۳۲ف

ہنمنت راو — مرافع - بوکالت پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ ....

اراضی - دریا برآمد اراضی - معافی - قابل معافی اراضی خشکی بقدر ایک ایکڑ - مقدار معافی اراضی خشکی -

تجویز ہوئی کہ اگر اراضی دریا برآمدہ خشکی اندرون ایک ایکڑ ہو تو قابل معافی ہے - ورنہ محاصل دوچند لیا جائے -

واقعات مقدمۂ ہذا یہ ہیں کہ گرداور حلقہ نے معہ پنچنامہ تحصیل میں رپورٹ کیا کہ سروے نمبر (۳۸) متصلہ ندی نالہ کا پٹہ مرافع کے نام ہے - زمین برآمدہ کے منجملہ (۱ ۲ دے) ایکڑ ناجائز قبضہ کرکے فائدہ اُٹھا رہا ہے جس سے نقصان سرکار ہے بربنا رپورٹ تحصیل سے کارروائی جاری تھی - اثنائے کارروائی میں بہ حین دورہ جناب صوبہ دار صاحب نے بروئے مثل تحصیل تجویز صادر فرمایا جبکہ اراضی دریا برآمدہ بقدر (۲ دے) ایکڑ بلا اجازت کاشت ہوئی ہے جس کی رپورٹ

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف مورخہ ۱۸ بہمن ۱۳۳۱ف

گرداور نے کی ہے اور ۱۵ - ۲۰ سال سے بلا اجازت کاشت ہونا ظاہر ہے تو اس رپورٹ گرداور پر جمعبندی میں تختہ تکراری شریک کرکے دوچند تاوان کیوں نہ قایم کیا جائے پس من ابتدائے سنہ ۱۳۲۷ف لغایتہ سنہ ۱۳۳۰ف موضع کامیگر نیم دہارہ کا دوچند تاوان وصول کیا جائے - اور بلحاظ دفعہ ۴۵ قانون مال کارروائی کیجائے اس کی ناراضی سے یہاں مرافعہ پیش ہے -

تمہید - مثل پیش ہوئی - پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل کی بحث سماعت کی گئی -

صوبہ دار صاحب نے بربنا رپورٹ گرداور نشان ۸۵ مورخہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۲۷ف زمین دریا برآمد کو تین ایکر سے زائد قرار دیکر دوچند تاوان کا حکم دیا ہے -

مرافعہ کا عذر یہ ہے کہ اراضی دراصل دس ۱۰ بیگہ زمین بلکہ ۲۵ گنٹہ ہے عذر کی تائید میں رپورٹہا تحصیل و پٹواری بابتہ ۲۷ تیر سنہ ۱۳۲۷ف و فہمائش گرداور ۱۶ اربہمن سنہ ۱۳۳۰ف و مراسلہ تحصیل نشان ۹۳۷ - ۴ مہر سنہ ۱۳۲۲ف پیش کیا ہے - کاغذات محولہ سے تو ۲۵ گنٹہ اراضی دریا برآمد کا ہونا ظاہر ہے -

اراضی خشکی اندرون ایک ایکر معاف ہے - اگر درحقیقت اراضی زیر بحث اندرون ایک ایکر ہے تو مرافعہ قابل منظوری ہے بصورت ثانی نہیں - مناسب یہ ہے کہ تحصیلدار صاحب ذات سے جانچ کرکے فیصلہ کریں - اگر اندرون ایک ایکر ہو تو معافی کا عمل ورنہ حسب حکم صوبہ داری دوچند محاصل وصول کریں لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ منظور حسب صراحت صدر عمل ہو -

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

نشان مثل ۶۲ سنہ ۱۳۳۰ف
م ۱۶ ... سنہ ۱۳۳۲ف

نواب میر صمصام علیخان خلف میر معظم علیخان جاگیر دار مرافع بوکالت مولوی حسن رضا صاحب وکیل

بنام

رنگا ریڈی ولد راج ریڈی مرافعہ علیہ بوکالت مولوی احمد شریف صاحب وکیل

پٹہ کا عمل - پٹہ کا ثبوت - یادداشتی بہی و عمل جمعبندی سے ثبوت پٹہ کا ہونا - جمعبندی نہ ہونیکا اثر -

تجویز ہوئی کہ پٹہ کا ثبوت یادداشتی بہی بہ دخلہ بہ سیاہہ محاصل اور عمل جمعبندی سے کرانا چاہیے جبکہ مثل کارروائی پٹہ گم ہو جائے -

بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع میدک نشان انفصال ۲۷ بابتہ سنہ ۱۳۳۱ف

واقعات یہ ہیں کہ موضع طول کلاں تعلقہ باغات میں اراضی موضع خالصہ ہے۔ ڈویژن افسر صاحب میدک نے سروے نمبرات ۸، ۷ و ۱۰۱ و ۲، ۷ موقوعہ طول کلاں کا پٹہ نبام مرافع قائم کیا اور مرافع سنہ ۱۳۱۶ف سے ان نمبرات پر قابض ہے اور مرافع کا یہ بھی بیان ہے کہ مسلسل محاصل مقررہ ادا ہوتا رہا ہے۔ مرافعہ علیہ بیان کرتا ہے کہ یہ تجویز ڈویژن سے میرے غیاب میں ہوئی۔ جمعبندی سنہ ۱۳۳۰ف کے وقت جب تجویز مذکور کا نفاذ ہوا تو مرافعہ علیہ نے ۱۴ خورداد سنہ ۱۳۳۰ف کو ضلع میں درخواست پیش کی صاحب ضلع نے خارج المیعاد کی بحث کرکے یہ تجویز کی کہ جب بوقت جمعبندی سنہ ۱۳۳۰ف مرافعہ علیہ کو خبر ہوئی وہ بین المیعاد قرار دیکر لکھا کہ (کاغذات دیہی کے ملاحظہ سے واضح ہے کہ سنہ ۱۳۱۰ف کے بندوبست ابتدائی کے وقت سروے نمبر ۸/۳ و ۷/۳ ایک گٹ نمبر تھا جسکا رقبہ الف صد ایکر کے قریب ہے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ اس نمبر کی پھوڑی کب ہوئی اور آیا ضمیمہ سیت وار جاری ہوا کہ نہیں۔ مگر سنین ماضیہ کے کاغذات میں اس گٹ نمبر کے منجملہ ۸/۲ و ۷/۳ علیحدہ سروے نمبرات کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ نمبر مذکور رنگا ریڈی کے زیر قبضہ نہیں ہے دوم تعلقدار صاحب نے اس کارروائی کے ضمن میں جو شکوک رنگا ریڈی کے متعلق ظاہر فرمائے ہیں بوجہ اس کے کہ موضع کی زمینات سے یہ خاندان بحیثیت ایک وطندار ہونے کے ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔ مرافع نے جو وثائق پیش کیے وہ صرف گرداوران حلقہ کی رپورٹیں ہیں۔ ایک تحریر آبان سنہ ۱۳۱۶ف کی ہے اور دوسری رپورٹ بہمن سنہ ۱۳۲۶ف کی تحریر کردہ ہے جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ گٹ نمبر (۷۸) کے منجملہ سو ایکر رقبہ پٹہ پر مقطعہ دار صاحب یعنی مرافع کی درخواست پر بعد معائنہ موقعہ گرداور کے تحصیل سے بامید منظوری لبطائے پٹہ قبضہ بھی کرا دیا۔ اور سنہ ۱۳۲۳ف و سنہ ۱۳۲۴ف میں رنگا ریڈی کے نام نمبرات ۸/۳ و ۸/۲ و ۷/۲ کا پٹہ قائم ہو چکا ہے افسوس ہے کہ نواب صاحب یعنی مقطعہ دار نے بروقت خبر نہ لی سنہ ۱۳۲۳ف سے سنہ ۱۳۲۵ف تک رنگا ریڈی کے پٹہ کا عمل جاری رہا اور دی سنہ ۱۳۲۶ف میں مرافع نے ڈویژن میں دادخواہی کی جسپر فیصلہ متذکرۂ بالا ہوا ہے۔ اسپر صاحب ضلع لکھتے ہیں کہ بے شک ان زمینات کے کسی زمانہ میں نواب صاحب یعنی مرافع خواہشمند تھے اور ان کو قبضہ بھی ملگیا تھا۔ مگر وہ قبضہ دفتر مجاز کی منظوری کا محتاج تھا۔ ایسا قبضہ سررشتۂ مال کے نزدیک کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ مرافع نے سنہ ۱۳۲۳ف اور سنہ ۱۳۲۴ف کے عمل جمعبندی کے متعلق نہایت تعویق کے ساتھ چارہ کار اختیار کیا اور ایک عرصہ کے بعد ڈویژن نے جو دست اندازی کی وہ اصول اور قوانین نافذہ کے مطابق نہ تھی۔ رنگا ریڈی کے نام نمبرات بالا کا پٹہ بمنظوری احکام مجاز ہو چکا تھا اور سروے نمبر (۱۰۱) بتجویز ہذا کے

میر صمصام علیخان
بنام
رنگا ریڈی

اثر سے خارج کیا جاتا ہے۔ مرافع رنگا ریڈی منظور۔ تجویز تحت منسوخ۔ عمل پٹہ بنام رنگا ریڈی علی حالہ قایم رہے۔

بنا راضی اس کے منجانب میر صمصام علیخان جاگیردار مرافعہ پیش ہے۔

تمہید۔ بحث وکلاء فریقین سماعت کی گئی مرافعہ علیہ کے نام سروے نمبر (۱۰۱) کا پٹہ نہیں ہوا ہے لہذا بمقابلہ مرافعہ علیہ اس نمبر سے بحث نہیں ہے رسیت وار ۱۳۰۹ف سے ظاہر ہے کہ سروے نمبر ۲۷ ماضی نمبر ۱۶۶ کا پٹہ مسمی لچھا ریڈی کے نام تھا اور سیت وار ۱۳۱۰ف لغایت ۱۳۳۲ف کے ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ نمبرات وملواء مقطعہ دار کے نام شریک ہیں اور (۲۷) مسمی لچھا ریڈی کے نام ہے پس سروے نمبر ۲۷ کا کوئی تعلق مقطعہ سے نہیں ہے اگر ۱۳۱۶ف میں نمبرات زیر بحث صمصام الدین کے نام پٹہ ہوئے تو اس کا ثبوت کاغذات ذیل سے کرایا جانا چاہیئے تھا۔ گو مثل کا گم کر دیا جانا بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) پاوتی بہی بہ داخلہ رسید محاصل۔

(۲) عمل جمعبندی۔

۷ سال سے قبضہ بتلایا جاتا ہے اور اقبال ہے کہ نہ تو کاشت کی نہ رقم تحصیل واخل کی۔ اگر ان کے نام منظوری ہوئی ہوتی اور عمل جمعبندی نہ ہوا تھا تو (۷) سال تک تحصیل یا ناظم جمعبندی کے پاس حاضر تک نہیں ہوئے۔ بہر حال عذرات ناقابل لحاظ ہیں لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ نامنظور۔ سروے نمبر ۲۷ کے متعلق کسی دریافت مزید کی ضرورت نہیں۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

سنہ ۲۹ف
نشان مقدمہ ۱۲/۸
سنہ ۳۲ف
منفصلہ ۱۷ آذر

باپو ولد امرتا — مرافع بوکالت پنڈت گنیش راو صاحب وپنڈت انبا داس راو صاحبان وکلاء

بنام

انا ولد باپو — مرافعہ علیہ بوکالت راے ہیم چندر صاحب وکیل۔

اثر غلطی۔ غلطی حکامان کے باعث شخص غیر مستحق کے نام پٹہ ہونیکا اثر۔ عدم جواز اصلاح غلطی۔ اختیار صیغہ مال۔ قیاس۔ قیاس فرزند دوم کے نام پٹہ ہونے سے بموجودگی فرزند اکبر۔ فرزند اکبر کی موجودگی میں فرزند دوم کا پٹہ ہونے سے قیاس۔ پٹہ کی تنسیخ کا عدم جواز۔

تجویز ہوئی کہ بموجودگی فرزند اکبر پٹہ فرزند دوم کے نام ہوا اور اُسوقت دوسرا فرزند

(بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب اورنگ آباد نشان ۱۶۴ف فیصلہ مورخہ ۱۹ امرداد سنہ ۱۳۲۸ف)

بابو
بنام
انا

ساکت رہے تو قیاس قطعی یہی ہو سکتا ہے کہ اُن کے نام ہی دوسری اراضی کا پٹہ مورث اعلیٰ نے کرا دیا ہوگا۔ جب حکام وقت کی غلطی یا خلاف عمل احکام کی وجہ سے شخص غیر مستحق کے نام پٹہ کا حکم ہو اور بر بنا اس کے قبضہ بھی دیدیا جائے جس کو (۱۵) سال گذر جائے تو ایسی غلطی کی اصلاح یہ قدرت صیغہ مال سے باہر ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ سروے نمبر ۳۸-۴۰-۴۲-۴۴-۴۶-۱۳۲ موازی ... یکر محاصلی ... واقع موضع پونگلہ تعلقہ جلیتور مسماۃ راجہ بائی زوجہ سربت راؤ کے نام پٹے تھے جو ۱۳۰۳ف میں فوت ہوئی۔ مقدم پٹواری نے ذریعہ رپورٹ نشان ۳ مورخہ ۱۰ اسفندار ۱۳۰۳ف مسماۃ مذکورہ کی فوتی کی اطلاع دی اور تختہ وراثت بھیجکر یہ بتلایا کہ امرت راؤ متوفیہ کا بھتیجا ہے جس کی بنا پر تحصیل سے اشتہار جاری ہوئے۔ امرت راؤ نے تحصیل میں رجوع ہوکر درخواست دی کہ پٹہ اس کے نام کیا جائے۔ نیز ہوناجی ولد ہنونت راؤ نے بھی (جو باندی زادہ کہا جاتا ہے عذرداری کی کہ پٹہ اُس کے نام ہونا چاہیئے۔

تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات جاوک نشان (۸۱۰) مورخہ ۲۹ آبان ۱۳۰۴ف بجائے متوفیہ امرت راؤ کے نام پٹہ قایم کرنے کیلیے مقدم پٹواری کے نام حکم جاری کیا۔ بنا راضی تجویز تحصیل ہوناجی نے ضلع میں مرافعہ کیا تو اول تعلقدار صاحب ضلع نے ذریعۂ فیصلہ نشان ۲۴۷ بابتہ ۱۳۰۵ف مرافعہ منظور اور یہ حکم جاری کیا کہ بالمواجہہ فریقین تحقیقات کرکے فیصلہ کیا جائے۔

تحصیلدار صاحب نے مکرر تحقیقات کے بعد ہی بتاریخ ۱۷ اردی بہشت ۱۳۰۶ف یہ فیصلہ کیا کہ مسماۃ راجہ بائی متوفیہ کے نمبروں کا پٹہ امرت راؤ کے نام کیا جائے اور ہوناجی کو شکمی کی نسبت علیحدہ دعوی کرنیکی تفہیم دیجائے لیکن اب معلوم ہوا کہ کاغذات میں عمل نہیں ہوا اور مثل داخلدفتر ہوگئی۔ اس کے بعد مسماۃ سوگندا بائی زوجہ بابو نے بتاریخ ۲۶ امرداد ۱۳۲۰ف تحصیل میں درخواست دی کہ اُس کی مادر حقیقی مسماۃ راجہ بائی کو فوت ہوکر دس سال کا عرصہ ہوتا ہے اور سوائے اس کے دوسرا کوئی وارث نہیں ہے لہذا اس کے نام پٹہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی مسمی بابو ولد امرت راؤ نے بتاریخ ۲۸ امرداد ۱۳۲۰ف یہ درخواست دی کہ مسماۃ راجہ بائی پٹہ دارہ کو فوت ہوکر دس سال ہوتے ہیں اس کے قبل نمبرہائے زیر بحث کا پٹہ اپنے پدر مسمی امرت راؤ ولد بالاجی کے نام ہوا تھا مگر وہ دوران کارروائی میں فوت ہونے کی وجہ سے کاغذات میں عمل نہیں ہوا ہے۔ اس لیے بعد دریافت بجائے پدر متوفی کے اپنا نام شریک کیا جائے۔

بابت نبام انا

تحصیلدار صاحب نے ان درخواستوں کی بناء پر تحقیقات شروع کی تو معلوم ہوا کہ مساۃ راجہ بائی متوفیہ کی اور ایک چھوٹی دختر مساۃ پریاگ بائی بھی موجود ہے اس لیے تحصیلدار صاحب نے بعد ختم تحقیقات اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ مساۃ راجہ بائی متوفیہ کے نمبروں کا پٹہ مساۃ سوگندا بائی کے نام کیا جائے اور پریاگ بائی کی نشکمی بقدر ۸ر قایم رہنا مناسب ہے۔ دوم تعلقدار صاحب ڈویژن نے تحصیل کی رائے سے اتفاق کیا۔ مگر ضلع سے یہ کارروائی ذریعہ مراسلہ نشان (۲۵۹) مورخہ ۷ ر اردی بہشت ۱۳۲۲ف بدیں حکم واپس کردیگئی کہ بمواجہ فریق ثانی باپو کا اظہار قلم بند کرکے بعد اخذ ثبوت رائے قایم کیجائے۔ تحصیلدار صاحب نے بہ تعمیل حکم ضلع تحقیقات کرکے اپنی یہ رائے قایم کی کہ مساۃ راجہ بائی متوفیہ کے نمبروں کا پٹہ مساۃ سوگندا بائی کے نام اور اسکے نشکمی میں پریاگ بائی کے ۸ر کی نشکمی قایم رہنا مناسب ہے۔
دوم تعلقدار صاحب ڈویژن تحصیل کی رائے سے اتفاق کرکے مثل بغرض منظوری ضلع میں بھیجی تو اول تعلقدار صاحب نے بتاریخ ۱۲ر آبان ۱۳۲۲ف منظوری دی۔
بناراضی تجویز بالا باپو ولد امرت راؤ نے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ کیا تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ فیصلہ نشان (۸۶) بابتہ ۱۳۲۳ف مرافعہ منظور اور چند ابواب کی تکمیل کے لیے مثل مسترد فرمائی۔ اس کی ناراضی سے سوگندا بائی نے محکمہ سرکار میں مرافعہ کی تھی جو نامنظور ہوا اور حسب فیصلہ صوبہ داری عمل کرنے کے لیے حکم فرمایا گیا۔ پس حسب فیصلہ صوبہ داری تحصیل نے تحقیقات شروع کی۔ دوران کارروائی میں سوگندا بائی فوت ہوچکی اُسکا فرزند مسمی انا حاضر ہوا اور نہ پیروی کی اس لیے تحصیلدار صاحب نے اُسکا حق ساقط کرکے یہ رائے ظاہر کی کہ مساۃ راجہ بائی متوفیہ کے نمبروں کا پٹہ اُس کے نام چچیرے پوترے مسمی باپو ولد امرتا کے نام منتقل ہونا مناسب ہے دوم تعلقدار صاحب ڈویژن نے بھی حسب رائے تحصیلدار صاحب منظوری دی۔ بناراضی تجویز بالا انا ولد باپو نے ڈویژن میں مرافعہ کیا تو دوم تعلقدار صاحب نے مرافعہ نامنظور اور تجویز تحصیل بحال رکھی۔ اس کی ناراضی سے انا ولد باپو نے ضلع میں مرافعہ کیا تو اول تعلقدار صاحب نے ذریعۂ ن ن ۱۳ مورخہ ۹ اسفندار ۱۳۲۸ف مرافعہ نامنظور اور فیصلہ ڈویژن بحال فرمایا۔
بناراضی تجویز ضلع مسمی انا ولد باپو نے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو صوبہ دار صاحب نے ذریعہ نشان ۱۶۴ مورخہ ۱۹ مہر ۱۳۳۰ف یہ فیصلہ فرمایا کہ مرافعہ منظور فیصلہ ضلع منسوخ۔ پٹہ مرافع کے نام کیا جائے۔ بناراضی فیصلۂ بالا باپو ولد امرتا نے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔

باپو بنام انا

تمہید ۔ سہولت کے مدنظر شجرۂ خاندان درج کیا جاتا ہے۔

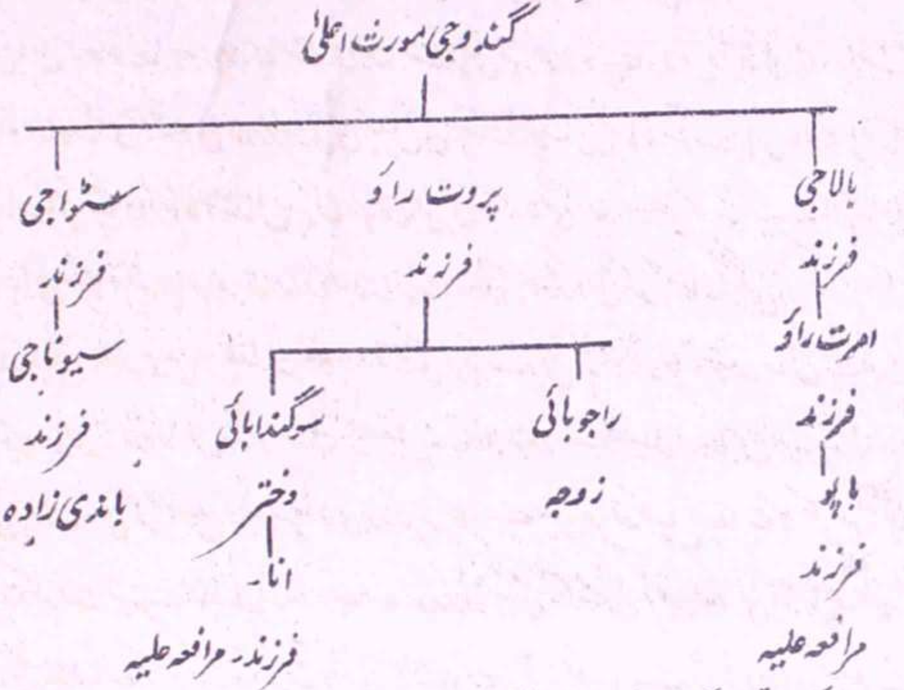

مورث اعلیٰ کے انتقال کے بعد اراضی مابہ البحث کا پٹہ پروت راؤ فرزند دوم کے نام ہوا۔ مثل سے اسکا پتہ نہیں چلتا کہ فرزند اکبر اور اصغر کے نام بھی کوئی اراضی کا پٹہ ہوا یا نہیں۔ مگر فرزند اکبر کے وجود پر جب پٹہ اراضی مابہ البحث کا فرزند دوم کے نام ہوا اور اسوقت دوسرے دو فرزند ساکت رہے تو قیاس قطعی یہی ہوسکتا ہے کہ اُن کے نام بھی دوسری اراضی کا پٹہ مورث اعلیٰ نے کرادیا ہوگا۔

بعد وفات فرزند دوم (جس کے نام اراضی زیر بحث کا پٹہ ہوا تھا) ان زمینات کا پٹہ متوفے کی زوجہ راجو بائی کے نام ہوا۔ اسوقت متوفے کو کوئی اولاد ذکور نہ تھا اور مرافع زندہ تھا۔ مگر کوئی عذرداری اشتراک خاندان کی نہیں کیگئی۔ اگر خاندان مشترکہ ہوتا تو ضرور عذرداری کیجاتی۔

راجو بائی زوجہ پٹہ دارہ کا انتقال جب ۱۳۰۳ف میں اس کے نام پٹہ بشکمی داری ہوناجی کرنے کی تجویز ہوئی مگر بعد میں ہوناجی کا نام خارج ہوکر صرف امرت راؤ پدر مرافع کے نام پٹہ ہوا ہے۔

(نوٹ) وکیل صاحب کا بیان ہے کہ ہوناجی باندی زادہ ہونے کی وجہ سے محروم کیا گیا۔ مگر مثل میں کوئی مواد اس کی نسبت انھوں نے پیش نہیں کیا۔

چونکہ اسوقت ہوناجی کسی حیثیت سے رجوع نہیں ہے اور اب تک ساکت رہا اس لیے اس پائنٹ پر زائد غور کی ضرورت نہیں ہے۔ امرت راؤ کے نام پٹہ کے لیے گوشتہ ۱۳۰۵ف میں حکم ہوا مگر نہ تو کاغذات دیہی میں کوئی

باپو بنام انا

عمل ہوا نہ تحصیل نے کوئی عمل کیا۔ امرت راؤ کا قبضہ تو اس سنہ میں ہوگیا۔ مگر عمل ضابطہ ندارد۔ امرت راؤ کے یہاں فہمائشنامہ تحصیل نشان ۲۰ مورخہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۰۶ ف منظوری پٹہ موجود ہے۔ اس وثیقہ کی بنا پر سنہ ۱۳۲۰ ف تک قبضہ امرت راؤ رہا اور کسی نے کوئی عذرداری بھی نہیں کی۔ سنہ ۱۳۲۰ ف میں مسماۃ سوگندا بائی مادر مرافعہ علیہ نے یہ درخواست دی کہ رلجو بائی پٹہ دارہ کا انتقال ہوگیا ہے جو میری والدہ تھی لہذا اراضی کا پٹہ میرے نام کیا جائے۔ گو ۱۳ بارہ سال بعد از اجرائی احکام پٹہ بنام امرت راؤ و قبضہ امرت راؤ کی کارروائی مکرر آغاز کیگئی۔

اگر کاغذات دیہی و جمعبندی میں غفلت حکام وقت کی وجہ سے عمل پٹہ کا ہو جاتا تو ۱۲ سال کے بعد ایسے عذر کسی کو رجوع ہونیکا موقعہ نہ ملتا۔ اس درخواست پر تحصیل نے خلاف رائے تحصیلدار سابق اب پٹہ بنام سوگندا بائی دختر متوفیہ کرنے کی رائے دی مگر ضلع و صوبہ داری و دفتر سرکار سے حین مرافعہ تکمیل تحقیقات کا حکم ہوتا گیا۔ اب سہ بارہ دریافت کیوقت تیسرے تحصیلدار صاحب نے سوگندا بائی کی وفات کی وجہ سے مسمی انا مرافعہ علیہ کا نام فریق کی جائے قائم کرکے پٹہ بنام باپو مرافع فرزند امرت راؤ کی رائے دی۔ تجویز تحصیل سے ڈویژن اور ضلع نے بھی اتفاق کیا۔ مگر حین مرافعہ جناب صوبہ دار صاحب نے خاندان کو منقسمہ قرار دیکر رائے حکام تحت سے اختلاف فرمایا جس کا یہ مرافعہ پیش ہوا ہے اشتراک وانقسام خاندان کی نسبت اوپر بحث کی جاکر انقسام کو ہم نے وجوہ مدلل کے ساتھ تسلیم کرلیا ہے۔ جائداد مابہ البحث چونکہ اراضی پٹہ کی ہے اسیلئے بصورت ثبوت انقسام خاندان دختر اور اوس کی اولاد ضرور مستحق ہوتے ہیں۔ مگر اسمقدمہ خاص میں بحث تو یہ ہے کہ جب حکام وقت کی غلطی یا خلاف عمل احکام کیوجہ سے ایک غیر مستحق کے نام پٹہ کا حکم ہوا اور اوسکو اس حکم کی بنا پر قبضہ بھی دیدیا جسکو کہ تاریخ نزاع ثانی تک ۱۵ سال گذرے تو اس بنا پر کہ دوسری غلطی یا غفلت یا عدم عمل پٹہ در کاغذات سرکاری ہوئی ہو جس کے خاطی حکام سرکاری ہیں نہ کہ فریق۔ کالعدم کرنیکا مجاز صیغۂ مال ہے یا نہیں۔

یہ امر منفصلہ ہے کہ مال قبضہ زائد از یکسال کو اٹھا نہیں سکتا اور قبضہ بھی جو بر بنا ر حکم مال ہوا ہو تو اور بھی مستحکم ہو جاتا ہے تو پھر اسوقت جو فیصلہ حکام تحت نے کیا ہے ایک حد تک ضرور قابل دست اندازی قرار دیا جاسکتا ہے۔ غلطی قانون اور غفلت انتظامی ضرور ہوئی ہے جس سے ایک مستحق محروم ہوا۔ مگر اب اس غلطی اور غفلت کا علاج بروئے احکام مدیہ قدرت صیغۂ مال سے باہر ہے بجز اس کے اور کوئی چارہ کار اصلاح اور حق رسی کا ہم نہیں دیکھ سکتے ہیں کہ مرافعہ کے اوعار کو ایک حد تک قابل پذیرائی قرار دیکر مرافعہ علیہ کو تکمیل ضابطہ قانون کے مدنظر عدالت کی رہنمائی کریں اور تا فیصلہ عدالت حالت موجودہ کو برقرار رکھیں۔ نظر بوجوہ صدر تجویز ہوئی کہ مرافعہ منظور۔ مرافعہ علیہ عدالت سے چارہ جوئی کرے۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

مسل نمبر ۲۸۵ سنہ ۱۳۳۱ ف
مرافعہ سنہ ۱۳۳۲ ف
م ۱۲ اسفندار

صیغہ مرافعہ عطیات

سہرگا راملو نوبت قائم مقام نارائن — مرافع بوکالت مسٹر باپوراؤ صاحب وکیل

بنام

نیکو بائی — مرافعہ علیہ بوکالت مسٹر نارائن راؤ صاحب وکیل

خدمت دیول۔ ادائی خدمت کے لیے وارث کو حکم دینے کا لزوم۔ عدم جواز تقرر گماشتہ منجانب سرکار۔

تجویز ہوی کہ پہلے دارث دختر متوفی کو ادائی خدمت دیول کا حکم دیا جائے اگر وہ تعمیل نہ کرے تو منجانب سرکار گماشتہ مقرر کیا جائے۔

واقعات یہ ہیں کہ پوجاری دیول ہنومان قصبہ نرل فوت ہوا۔ کارروائی وراثت تحت میں جاری ہے۔ مرافعہ گذار نے تحصیل میں درخواست دی کہ خدمت دیول ادا نہیں ہوتی ہے۔ منجانب سرکار ادائی خدمت کا انتظام کیا جائے۔ تحصیل نے منجانب سرکار مرافعہ گذار کا تقرر اس شرط سے کیا کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور کوئی علاقہ دار نہ ہو اس تقرر کی بناء پر مسماۃ نیکو بائی نے عذر کی کہ یہ پوجاری متوفی کی دختر ہے اور اسکی جانب سے خدمت ادا ہوتی ہے اس کے متعلق اس نے شہادت بھی پیش کی۔ تحصیل کو بیانات شہود پر اشتباہ ہوا تحصیل نے تاتصفیہ وراثت مرافعہ گذار کا تقرر بحال رکھکر ضلع میں رپورٹ کی اس رپورٹ پر ضلع نے حکم دیا کہ جو حکم تحصیل نے دیا ہے خلاف اصول ہے۔ پہلے دختر کو حکم دیا جائے اگر وہ تعمیل نہ کرے تو منجانب سرکار گماشتہ مقرر کیا جائے۔ عندالمرافعہ صوبہ دار صاحب نے تجویز ضلع کو بحال رکھا اور تحصیل نے منجانب سرکار جس شخص کا تقرر کیا تھا وہ فوت ہو گیا ہے۔

اب نباراضی فیصلہ صوبہ داری اسکا قایم مقام یعنی برادرزادہ محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔

تمہید - بمواجہ وکلاء فریقین مثل پیش ہوئی۔ دونوں کی بحث سنی گئی۔ اور کاغذات پیش شدہ پڑھ کر سماعت کیگئے۔ افسوس ہے کہ مرافعہ کے عذرات قابل التفات نہیں ہیں۔ وہ وارث ہو سکتا ہے تو اس کا ثبوت اس نے اس وقت تک نہیں دیا ہے۔ جب ثابت ہوگا حسبہٖ تجویز ہو سکیگی۔

فی الحال حسب روئداد بر ضلع و صوبہ داری کی رائے مبنی ہے اس کی نسبت وہی حکم ہو سکتا ہے۔ دوسرا نہیں۔ رائے تحت سے اختلاف کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ نامنظور۔

بشرح دستخط

جناب نواب رفعت یار جنگ بہادر ناظم عطیات

نباراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ ورنگل مصدرہ ۲۰ اردی بہشت ۱۳۳۱ ف

نشان مثل ۱۳۱ ۔ منفصلہ ۴ آذر ۱۳۳۸ ف

صیغہ مرافعہ عطیات

مرافع - بوکالت پنڈت ابناداس راؤ صاحب وکیل۔

بابا راؤ

بنام

سرکار عالی ۔ مرافعہ علیہ - بوکالت ....

مشروط الخدمت معاش - مشروط الخدمت معاش شریک خالصہ کرنیکا عدم جواز - منتخب - منتخب بنام پٹیل ہونا شرکت خالصہ کا باعث نہیں - شرکت خالصہ کا عدم جواز مشروط الخدمت معاش کا

تجویز ہوئی کہ معاش مشروط الخدمت کا منتخب پٹیل کے نام ہونے سے شریک خالصہ کرنیکی وجہ نہیں - خلاف مصلحت متصور ہو تو بذریعہ متصدی خدمت انجام دی جاسکتی ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مرافعہ گذار موضع تلی کہیڑ تعلقہ نلنگہ ضلع بیدر کا پٹیل ہے - سررشتہ انعام سے کچھ انعام بشرط خدمت دیول جہادیو اس کے نام بحال ہوا ہے۔

احکام نافذہ کی رو سے معاش مشروط الخدمت پٹیل و پٹواری کے قبضہ میں نہیں رہ سکتی - صوبہ دار صاحب نے غیر شخص کے نام تختہ متصدی گری مرتب اور روانہ کرنیکا حکم دیا - معاش ۲۴-۱۳۳۱ ف سے ضبط ہے اور معتقدین مذہب کے لحاظ سے پوجا پاٹ کر لیتے ہیں اس لیے ضلع نے معاش کی شرکت خالصہ کی رائے دی - صوبہ داری سے اس کی منظوری دیگئی - بناراضی فیصلہ صوبہ دار صاحب بابا راؤ پٹیل نے محکمہ ہذا میں درخواست مرافعہ پیش کی ہے۔

تمہید - وکیل مرافع کی بحث سنی گئی اور مثل بھی پیش ہوئی - یہ معاش مشروط بادائی خدمت دیول ہے محض اسوجہ سے کہ اس کا منتخبہ پٹیل کے نام ہے اسکو شریک خالصہ کرنے کی وجہ موجہ نہیں ہے - معاش کو اجرا ہوئے قریب چالیس سال ہوتے ہیں - اگر کسی مصلحت سے اس خاندان کے کسی فرد کو ادائی خدمت کے لیے مقرر کرنا مناسب نہ ہو تو متصدی لیکر خدمت انجام ولائی جاسکتی ہے نہ کہ انعام ہی شریک خالصہ کر لیا جائے۔

لہذا حکم ہوا کہ

درخواست لائق التفات ہے - شریک خالصہ کا جو حکم دیا گیا ہے وہ تنسیخ کیا جاتا ہے - وراثت کی کارروائی مکمل کی جائے۔

حسب الحکم جناب صدر المہام بہادر مال

بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف بابتہ ۱۳۳۰ ف

صیغۂ مرافعہ مال

تلکل پلی وینکٹ نارائن   مرافع - بوکالت پنڈت نارائن راؤ صاحب وکیل

نشان مثل ۲۹۰ ۱۳۳۱ ف / ۸۷ منفصلہ ۴ ماہ ۳۲ ف

بنام

سرکار عالی   مرافعہ علیہ

خشکی - خشکی کاشت قلت آب کبوجہ - تری کی رقم قابل معافی ہونا۔ قابض - قابض کے لفظ کی تعبیر - تعبیر قابض سے قابض وقت ورثاء سے ہے

تجویز ہوئی کہ بوجہ قلت آب خشکی کاشت ہوئی ہے تو رقم تری قابل معافی ہے منتخب میں لفظ قابض درج ہو تو قابض وقت ہی مراد نہیں ہے بلکہ قابض وقت ورثاء پر حاوی ہے۔

مثل پیش ہوئی - پنڈت نارائن راؤ صاحب وکیل کی بحث سماعت کی گئی۔

ناظم جمعبندی کی تین تجاویز ذیل کا مرافعہ ہے۔

(۱) سروے نمبرات (۹۶ و ۱۰۰) موضع تکاپلی تعلقہ چریال کی نسبت باوجود تصدیق گرداور کے بوجہ قلت آب تری کاشت نہ ہوسکی تحصیل نے قیاس پر عمل کرنے کی رائے دی اور ناظم صاحب جمعبندی (اول تعلقدار) نے بھی حسب رائے تحصیل وصول رقم تری کا حکم دیا۔ تائید عذر میں نقل فیصل پٹی مصدقہ پیش کیگئی۔ تختہ کے خانہ جات ۱۱ و ۱۲ میں گرداور نے صاف طور سے لکھا ہے کہ بوجہ قلت آب خشکی کاشت ہوئی ہے۔ باوجود تصدیق گرداور تحصیلدار صاحب نے یہ لکھا ہے کہ بوجہ عدم روانی جال پڑا ہوا ہے اس لیے رقم للعہ ۱۲ قابل وصول ہے۔ ناظم صاحب جمعبندی نے اس سے اتفاق کیا ہے جو درست نہیں ہے۔ عذر مرافع قابل پذیرائی ہے سروے نمبر (۹۶) کی نسبت بھی گرداور نے عدم وجود آب کیوجہ سے خشکی کاشت کی تصدیق کی ہے تحصیلدار صاحب نے یہ لکھکر کہ تختہ بارش تحصیل میں نہیں آیا (غالباً تختہ نمبر ۳۳ سے مراد ہے) اگر ہاریک کو چاہیئے تھا کہ آب کا انتظار کرتا بلا انتظار آب اس نے آبی میں خشکی کاشت کی ہے لہذا عہ ۹ قابل وصول ہیں۔ ناظم صاحب جمعبندی نے بھی اس رائے سے اتفاق کیا ہے جو خلاف شرح تصدیقی گرداور ہے۔ گرداور نے صاف طور سے لکھا ہے کہ بوجہ قلت آب خشکی کاشت ہوئی ہے۔ تختہ نمبر (۳۳) کا روانہ کرنا پٹواری کا کام ہے نہ کہ اگر ہاریک کا۔

بوجوہات صدر رقم جو قایم کیگئی ہے قابل معافی ہے۔

(۲) نارضی تجویز اول تعلقدار ناظم جمعبندی تحصیل جنگاؤں مشعر اینکہ ۵ سیوائے جمعبندی عمل ہوکر حصہ چہارم عارضی ضبطی کیا جائے۔

دوسرا عذر تحصیل کے اُس فٹ نوٹ کی نسبت ہے جو تحصیل نے منتخب کے الفاظ پر بحث کر کے قابل شرکت خالصہ کی رائے دی ہے اور ناظم صاحب جمعبندی نے بھی اُس سے اتفاق فرمایا ہے۔ تحصیل و ناظم صاحب جمعبندی نے غلط تعبیر کی ہے۔ منتخب کے الفاظ یہ ہیں۔

"اگر ہار موضع تکاپلی ضبط و شریک خالصہ ہو اور یہ موضع بہ گذاشتت نفع چہارم بندوبست کے دہارہ پر قابض کے قبضہ میں رہے"

لفظ قابض سے قابض وقت بحالی سے تحصیل نے مراد لی ہے۔ حالانکہ یہ قیاس اُن کا بالکل غلط ہے۔ لفظ قابض حاوی ہے۔ قابض وقت و ورثاء پر جیسا اس بحث میں اس اگرہار کی نسبت لفظ قابض کی تعریف دفتر ڈپٹی کمشنری انعام سے ذریعہ نشان ۲۷/۵۵۰ امرداد سنہ ۳۲ ف کی گئی ہے کہ قابض سے مراد قابض وقت و ورثاء ہیں۔ ایک غلط قیاس پر تعبیر تحصیل نے کر کے ناظم صاحب جمعبندی سے بھی غلط تجویز کرائی ہے جو درست نہیں ہے لہذا عذرات مرافعہ قابل پذیرائی ہیں۔ بوجوہ صدر تجویز ہوئی کہ مرافعہ کامیاب ہوا اور منظور۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

نشان مثل ۷۸ سنہ ۱۳۲۱ ف م ۱۳ اسفندار سنہ ۳۲ ف

ننکر راؤ — مرافع - بوکالت مسٹر باپوراؤ صاحب وکیل

بنام

گنڈیراؤ — مرافعہ علیہ ....

شکایت رعایا - ایک موضع میں دو پٹواری کا کام کرنا - باری پنجالہ - تخریب کار کے لحاظ سے باری کا عمل - گشتی نشان ۱۷/د سنہ ۱۳۱۹ ف -

ایک موضع میں دو شخص کارگذار تھے ایک کے ذمہ رقم اور متفرق کام تھا اور دوسرے کے ذمہ تیاری حسابات کا کام تفویض تھا۔ بربنائے شکایت رعایا و حسب گشتی نشان ۱۷/د سنہ ۱۳۱۹ ف پانچسالہ باری کا حکم دیا گیا تھا تجویز ہوئی کہ پٹواری شریر شخص ہے برخواستگی کی ریورٹ نہیں ہے صرف اس قدر کہ ایک پانچسال کام کرے اور دوسرا پانچسال بیٹھا رہے۔ محنت اور دیانت سے کام نہ کریگا تو برخواست کر دیا جائیگا۔

واقعات یہ ہیں کہ مولوی سید سراج حسین صاحب منصرم تحصیلدار تعلقہ سدہنور نے ذریعہ مراسلہ نشان (۷۸) مورخہ

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب گلبرگہ شریف نشان فیصلہ ۲۳۶ مورخہ ۳۰ آبان ۱۳۳۰ ف -

شنکر راؤ
بنام
گنڈیراؤ

۲۶ دے ۱۳۲۵ف سوم تعلقدار صاحب ڈویژن سے راہنور کیخدمت میں اطلاع دی کہ (بوقت دورہ تنقیح موضع ٹرگن ہال پاؤتی بہیوں کا مقابلہ کیا گیا تہا تو واضح ہوا کہ بیان رعایا اور رقوم مندرجہ پاؤتی بہی میں اختلاف ہے گو بمقابلہ کھاتہ کردی وارسال نامہ پاؤتی بہی کو مطابقت ہے مگر رعایا کے بیان کے خلاف پاوتیوں میں رقم درج ہے اس لیے رعایا کے جوابات کے نقول بغرض ملاحظہ وتصفیہ باہذا پیش ہیں۔ اس موضع کے دو پٹواری ہیں۔ (۱) شنکر راؤ پٹواری کی طرف وصول رقم اور متفرق کام ہے (۲) گنڈیا پٹواری کیطرف تیاری حسابات کا کام تفویض ہے۔ شنکر راؤ پٹواری نہایت چالاک ہے اس کے شکایات بہت سے پیش ہوئے مگر کسی رعیت کا اس کی نسبت ثبوت دینا مشکل معلوم ہوتا ہے چونکہ وہ سب پر حاوی اور بعض بدمعاش اس کے ہموار ہیں۔ جس کی وجہ اس سے ترستے ہیں۔ اگر یہ معطل کر دیا جائے اور آپ تحقیقات فرماویں تو ممکن ہے کہ کافی ثبوت ملے نیز رعایا کے تکالیفات دور ہو جاویں۔ لیکن سوم تعلقدار صاحب وقت نے اس جانب کوئی توجہ نہ کی اور کامل (۷) مہینہ تک یہ مثل یوں ہی پڑی رہی۔ آخر امرداد ۱۳۲۵ف میں جب یہ تعلقہ مولوی سید سردار علیخاں صاحب دوم تعلقدار وقت کے تفویض ہوا تو صاحب موصوف نے بتقرر تاریخ وبطلبی فریقین رعایا تحقیقات کرکے بتاریخ ۹ آبان ۱۳۲۵ف یہ تجویز کی کہ میں نے ان تمامی اشخاص کو اور اُن کے طرز بیان کو بغور دیکھا۔ فی الحقیقت شنکر راؤ ایک ضرورت سے زیادہ چالاک شخص دکھائی دیتا ہے۔ منصرم تحصیلدار صاحب وقت نے جو رائے قائم فرمائی تہی وہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ چونکہ روئداد سے کوئی جرم شنکر راؤ کے ذمہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ مگر اسقدر تو ضرور پتہ چلتا ہے کہ یہ پٹواری چہکہ پنجہ کا قدیم سے ضرور عادی ہے۔ ایک الزام تو اس کے ذمہ ثابت ہے کہ اُس نے مدعی رول نیکا کی پاؤتی خلاف قانون اپنے پاس رکہی۔ مگر اُسکی وجاہت اور اثرات کے باعث وہ آجتک ہر قسم کے مواخذہ سے مامون رہا۔ مالی پٹیل تو اس پٹواری کا ایک چیلہ ہے اور اُس میں کسی قسم کا مادہ ہی نہیں ہے کہ وہ کچھ کر سکے۔ گنڈیراؤ ایک سلیم اور غریب شخص معلوم ہوتا ہے۔ سرکار عالی کی گشتی نشان ۱۷ بابتہ ۱۳۱۹ف نہایت واضح ہے کہ جس موضع میں دو پٹواری ہوں اُن سے بتقرر باری باری پنجسالہ کام لیا جائے اگر اسپر آجتک عمل کیا جاتا تو یہ نوبت تخریب کار کی نہ ہوتی۔ گنڈیراؤ گو پٹواری ٹرگن ہال ہے مگر اُس کی حیثیت یہ کہے دیتی ہے کہ وہ ایک فرد معطل ہے اور تمام برات اس چالاک شنکر راؤ کے دَم کے ساتھ ہے نیکا مدعی کا بیان شنکر راؤ کی ماخوذی کے لیے کافی ہے کہ اُس نے پاؤتی مدت مدیدہ تک اپنے پاس رکہی مگر میرے خیال میں اُس کی علیحدگی کاروبار موضع ٹرگن ہال سے موجب امن عامہ رعایا موضع ہوگی اور تمام

ستنگر راؤ بنام گنڈیراؤ

چالاکیوں کی یہ کافی سزا ہوگی۔ مالی پٹیل وگنڈیراؤ پٹواری محض بے قصور ہیں اس لیے وہ اپنے گھر رخصت کردیے جائیں۔ اور یہ پٹواری ستنگر راؤ کی نسبت حکم دیتا ہوں کہ وہ فوراً جائزہ پٹواری گری موضع پڑگن ہال گنڈیراؤ پٹواری کو دیدے اور بموجب گشتی محولہ بالا گنڈیراؤ پانچسال تک تاریخ اخذ جائزہ سے فرائض پٹواری گری پڑگن ہال انجام دے۔

نباراضی تجویز ڈویژن ستنگر راؤ نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو مولوی سید نور اللہ حسینی صاحب اول تعلقدار وقت نے بذریعہ نشان انفصال (۸۱) مورخہ ۳۱۔ فروردی ۱۳۲۶ف یہ فیصلہ فرمایا کہ دوم تعلقدار صاحب نے فیصلہ میں تحریر فرمایا ہے کہ ستنگر راؤ پٹواری پڑگن ہال پر کوئی الزام ثابت نہیں ہے مگر چالاک شخص ہے۔ اس موضع میں دو پٹواریاں ہیں۔ دوم تعلقدار صاحب نے اس قصبہ میں باری باری سے کام کرنیکا حکم دیا ہے جس کی ناراضی سے یہ مرافعہ پیش ہے۔ عذرات مرافعہ قابل لحاظ ہیں گشتی نشان (   ) بابتہ ۱۳۱۳ف مجریہ سرکار کی تعمیل (باہمی پٹواریان کی نزاع پیدا ہو تو) ہونا چاہیے۔ رعایا کی شکایت وجہی ناثابت ہونے کی حالت میں باری باری سے کام لینے کا حکم دینا زیادہ تر سختی اور ایک قسم کی سزا ہے لہذا مرافعہ منظور تجویز تحت منسوخ حسب سابق پٹواریان باتفاق کام انجام دیں۔

نباراضی فیصلہ محکمہ ضلع گنڈیراؤ نے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو راجہ اندر کرن بہادر صوبہ دار وقت نے ذریعہ نشان انفصال ۳۱۷ مورخہ ۳ مہر ۱۳۲۶ف یہ فیصلہ فرمایا کہ

تعلقدار صاحب کی تجویز سرسری ہے۔ جبکہ دو شخص پٹہ دار ہیں اور موضع ایک ہے اور کام بھی ایک تو دو شخص کسی حالت میں ملکر کام مصالحت سے انجام نہیں دے سکتے۔ تعلقدار صاحب کو چاہیے تھا کہ وہ گشتی نشان (۱۷) بابتہ ۱۳۱۹ف پر غور کرکے دونوں اشخاص کارگذار کے جوابات قلم بند فرمانے کے بعد قطعی تجویز فرمائیں لہذا مرافعہ منظور تعلقدار صاحب کو چاہیے کہ حسب صراحت بالا تحقیقات کامل کرکے بعد تجویز قطعی صادر فرماویں۔ بہ تعمیل فیصلہ محکمہ صوبہ داری مولوی حافظ محمد یٰسین صاحب بجائے اول تعلقدار ضلع رائچور نے ذریعہ نشان انفصال (۷۴) مورخہ ۱۶ اردی بہشت ۱۳۲۸ف یہ فیصلہ فرمایا کہ بنظر ہرج کار سرکاری حسب گشتی نشان (۱۷) بابتہ ۱۳۱۹ف ہر دو پٹواریان باری باری سے کام کریں اور پٹواری اول ستنگر راؤ اور پٹواری دوم بہ لحاظ کامیابی امتحان گنڈیراؤ رہے۔

نباراضی فیصلہ محکمہ ضلع ستنگر راؤ نے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو نواب سردار نواز جنگ بہادر صوبہ دار گلبرگہ نے ذریعہ نشان انفصال ۲۳۶ مورخہ ۵ آبان ۱۳۳۰ف یہ فیصلہ فرمایا کہ

پیشی گذشتہ پر بحث وکلا فریقین سماعت ہوئی۔ تحصیل سے دریافت کیا گیا تھا کہ حکم ضلع کی تعمیل ہوئی یا نہیں۔ گو تحصیل سے جواب نہیں آیا مگر وکلا فریقین اس پر متفق ہیں کہ تعمیل نہیں ہوئی۔ صاحب ضلع نے بموجب گشتی نشان ۱۷

شنکر راؤ بنام گنڈیراؤ

بابتہ ۱۳۱۹ف باری باری سے کام کرنیکا حکم دیا ہے جسکا یہ اپیل ہے۔ اعذار ناقابل التفات ہیں۔

یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ اس مثل میں میں نے بحیثیت دوم تعلقدار ڈویژن لنگسگور کارروائی کی تھی۔ اور باری باری سے بروئے گشتی نشان ۳ بابتہ ۱۳۱۱ف کام کرنے کا حکم دیا تھا اور گنڈیراؤ پٹواری کو باری اول کے لیے منتخب کیا تھا۔ نور الحسن حسینی صاحب مرحوم تعلقدار ضلع وقت کی ناحق شناسی نے محض ضد و ہٹ کے باعث اس واجبی حکم کو ملتوی کردیا۔ آخر کار مولوی حافظ محمد یٰسین صاحب تعلقدار وقت نے میری تجویز مصدرہ کی واجبیت کو تسلیم کر کے انتظام مجوزہ کو برقرار رکھا اور جس کی ناراضی سے یہ مرافعہ ہے۔ کیا خبر تھی کہ حضرت امیر المومنین سلطان دکن کے کرم سے اور اعلیحضرت کے فرمان مبارک کے تصدق سے آج وہ دن نصیب ہوا کہ بحیثیت صوبہ داری سمت گلبرگہ شریف میں اس مثل پر تجویز کر رہا ہوں۔ باللہ العظیم اسوقت بھی میری تحریر مصدرہ متفقہ حافظ صاحب معز میں کسی رد و بدل کی ضرورت نہیں پاتا۔ شنکر راؤ مرافع کے روشن کارناموں سے دفاتر تحصیل سدہنور مہتمی پولیس تعلقداری ضلع سیاہ ہیں اور اگر اس باری باری کا کام کرنے کے حیلہ میں رعایاء پرگنہ ہال کچھ سالوں تک اُن دست تظلم سے نجات پائے تو نہایت بہتر ہوگا لہذا مرافعہ نامنظور۔ تجویز تحت بحال۔ باری باری سے پٹواری گری پرگنہ ہال کا کام انجام پائے اور باری اول گنڈے راؤ کی ہو بترسیل نقل تجویز تحصیل سدہنور کو حکم دیا جائے کہ فیصلۂ ضلع جسطرح ڈہائی سال سے شنکر راؤ مرافع کی کارسازی کی بدولت بلا عمل پڑا رہا اگر فیصلہ صوبہ داری کی پوری تعمیل نہ ہوئی تو اُسکی تمام تر ذمہ داری آپ کی ذات پر ہوگی۔

نوٹ۔ صوبہ دار صاحب نے تعمیل فیصلہ صوبہ داری کی نسبت تحصیلدار صاحب کے نام بالراست حکم جاری فرمایا تھا اس کے جواب میں تحصیلدار صاحب نے گنڈیراؤ پٹواری کی یادداشت نشان (۲) مورخہ ۲۸ دے ۱۳۲۱ف کی نقل بھیجکر ذریعۂ مراسلہ نشان (۱۹) مورخہ ۲۹ دے ۱۳۲۱ف اطلاع دی ہے کہ گنڈیا پٹواری گری کا کام انجام دیرہا ہے اب بناراضی فیصلہ صوبہ دار صاحب شنکر راؤ نے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔

تمہید۔ شنکر راؤ شریر شخص ہے اور ناجائز کارروائی کا عادی ہے اگر وہ برخاست ہوتا تو کام بہتر طریقہ سے ہوتا۔ مگر چونکہ اس کی برخواستگی کی رپورٹ پیش ہے صرف اسقدر کہ گنڈیراؤ پہلے (۵) سال کام کرے اور بعد شنکر راؤ پانچسال اور اسیطرح یہ مناسب ہے اور شنکر راؤ اگر محنت و دیانت سے کام نہیں کرے گا تو برخاست کر دیا جائیگا لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ خارج اور حسب صراحت بالا عمل ہو۔

حسب الحکم

جناب صدر المہام صاحب مال

نشان ۱۳۳۱ ف
۲۹
۸۹ ل
م کیم اسفندار
۱۳۳۰ ف

صیغہ نگرانی مال

شیٹشو بائی نگرانیخواہ بوکالت مسٹر باپوراؤ صاحب وکیل

بنام

نرسو بائی طرفثانی - بوکالت ....

شرط - شرط عدم انتقال بغرض تحفظ جائداد۔

تجویز ہوئی کہ برضامندی فریق جائداد کی حفاظت کی غرض سے یہ شرط لگادی جانی مناسب ہے کہ بیوہ دختر اراضی کو کسیطرح بیع یا منتقل کرنے کی مجاز نہ ہوگی۔

واقعات یہ ہیں کہ ملبا بائی زوجہ داد سے راؤ جسکو بوراثت شوہری پٹہ ملاتھا وہ فوت ہوئی ہے اس کی وراثت کی کارروائی اس کے دو دختر ہیں شیٹشو بائی و نرسو بائی - بیوہ۔

وطن پٹواری گری کے علاوہ اراضیات پٹہ بھی ہیں۔ حکام تحت نے پٹواری گری کا وطن ہر دو کے نام کرکے موضعات کی تقسیم کردی ہے اور اراضیات پٹہ کو بھی ان کے نام کرادیا ہے اراضیات کی حد تک منجانب شیٹشو بائی نگرانی پیش ہوئی ہے وکلاء صاحبان فریقین حاضر ہیں۔ بحث ساعت ہوئی۔ وکیل صاحب نگرانی خواہ کا یہ عذر لائق توجہ ہے کہ نرسو بائی بیوہ ہے اور خاندان برہمن ہونے سے ازدواج مکرر نہیں کیا جاسکتا۔ نیز متبنٰی ابھی جائداد پدری کے لیے نہیں لے سکتی۔ چونکہ اس کی دوسری بہن شیٹشو بائی متاہل ہے اس لیے اس کے نام اراضیات کا پٹہ کردیا جائے۔ یا شرط پٹہ قایم کردی جائے کہ نرسو بائی کو ان اراضیات کے بیع یا رہن کرنیکا حق نہ ہوگا اور ہر طرح وہ اس سے مستفید ہوسکتی ہے۔

وکیل صاحب فریق ثانی کو تشکل ثانی میں کوئی عذر نہیں ہے۔ جبکہ خاندان برہمن ہے اور ازدواج مکرر متبنٰے لینے کا حق نہیں ہے تو ایسی صورت میں جائداد کی حفاظت کی غرض سے یہ شرط لگادی جانی مناسب ہے کہ نرسو بائی اراضی کو کسیطرح بیع یا منتقل کرنیکی مجاز نہ ہوگی لہذا تجویز ہوئی کہ نگرانی ترمیماً منظور حسب صراحت بالا عمل ہو حسب الحکم۔ جناب صدرالمہام صاحب مال

نشان ۱۳۳۱ ف
۹۵
۸۷ ل
م کیم اسفندار ۱۳۳۰ ف

صیغہ مرافعہ مال

کارنگلہ وینکٹ نرسو مرافع بنام سرکار عالی مرافعہ علیہ

اراضی - اراضی بنجرائی - کاشت بلا اجازت - بلا اجازت باوجود ممانعت کاشت کرنیکا اثر - عذر نا قابل لحاظ کاشتکار بلا اجازت کا - اراضی سے جس کی اراضی بنجرائی کا بدلنے کا جواز۔

سلہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلشن آباد و میدک مصدرہ ۱۹ مہر ۱۳۳۰ ف۔

ےلہ مسفر م اول تعلقدار ضلع کریم نگر۔

کارنگلہ ونیکٹ نرسو بنام سرکار عالی

تجویز ہوئی کہ ایسے شخص کا کوئی عذر جو چھ سال سے باوجود ممانعت بلا اجازت کاشت کی جرات کرتا رہے قابل لحاظ نہیں ہو سکتا۔

کوئی اراضی بنجرائی کے لیے موزوں نہیں ہے۔ دوسرے اس سے موزوں تر خشکی کی اراضی ہے تو خود تعلقدار صاحب کو توجہ کرنی چاہیئے۔

واقعات یہ ہیں کہ یہ مثل محکمہ صوبہ داری صوبہ ورنگل مخففہ کی ہے جو محکمہ ہذا میں بغرض تصفیہ منتقل ہوئی ہے۔ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ سروے نمبر ۱۳۲ موازی (۱۱) ایکر رقمی (۵) پر میوک واقع موضع نگرلہ پلی تعلقہ پرکال ضلع کریم نگر کے لیے مسمیان تیال ہنمیا اور مرافعہ گذار محکمہ ہذا نے درخواست کی مسمی ہنمیا کی درخواست پر کارروائی آغاز ہوئی مگر تحصیلدار صاحب تعلقہ نے بتاریخ ۵ ار دی بہشت ۱۳۳۳ف یہ تجویز کی کہ رقبہ بنجرائی کا تکملہ نہیں ہوئے اس کی تکمیل کے لیے زمین بہت کم ہے لہذا پٹہ نامنظور جس کی ناراضی سے مسمی کارنگلہ ونیکٹ نرسو نے محکمہ ضلع میں مرافعہ کیا اور صاحب ضلع کریم نگر اس عذر پر کہ (مرافعہ گذار) کا پتہ نہیں ہے اور نہ مثل سے ظاہر ہے کہ کسطرح وہ فریق بنایا جاسکتا ہے محض بلا اجازت کاشت کرنے کی بنا پر استحقاق نہیں ہو سکتا ہے۔ عموماً یہ ہوتا ہے کہ کوئی اراضی پر میوک پر یا خارج الرقبہ ہو تو رعایا کاشت کرتی ہے اور بلا اجازت کاشت کرنے کی بنا پر تاوان قایم ہو کر جمعبندی بین بیدخلی کے احکام ہوتے ہیں لیکن یہ تاوان کا زیادہ دہارہ بہی دینا رعایا کو بار نہیں ہے۔ پھر دوسرے سال کاشت کرتے ہیں اور اسیطرح سلسلہ قائم رکھکر دعویدار بن جاتے ہیں۔

سرکار کسی اراضی کو کسی ضرورت کے لیے مختص کرے تو کسی رعایا کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس کے خلاف خواہش کرے کہ گائران یا گاؤٹھان وغیرہ کے لیے اور زمین ہے یا زیادہ ہے مرافعہ گذار کا نام کسی کاغذ میں نہیں ہے جس سے اسکو استحقاق مرافعہ بلحاظ حقیت ہو سکے۔ بالآخر تحصیل کی رائے کیساتھ اتفاق کرتے ہوئے مرافعہ نامنظور کیا گیا جس کی ناراضی سے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش ہے۔

تمہید۔ ایسے شخص کے مرافعہ پر کوئی لحاظ نہیں ہو سکتا جو چھ سال سے باوجود ممانعت بلا اجازت کاشت کی جرات کرتا رہا ہو کوئی التفات جائز نہیں ورنہ یہی عادت دوسرے اختیار کرینگے۔ اگر یہ اراضی بنجرائی کیلیے موزوں نہیں ہے دوسرے اس سے موزوں تر خشکی کی اراضی ہے تو خود تعلقدار کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ مگر بلحاظ درخواست مرافعہ اس لیے مرافعہ خارج ہو۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

نشان مثل ۲۶ بابتہ ۱۳۳۱ف منفصلہ ۱۰ خورداد ۱۳۳۲ف

صیغہ مرافعہ مال

نامادلد سدپا
مرافع پنڈت انباداس راؤ صاحب وکیل

بنام

گیتابائی
مرافع علیہا بتوسط بابو کابا ہیرینواس چاری صاحب وکیل

وطن دہڑگی ۔ مراد از وطن دہڑگی ۔ بلوتہ ۔ وطن دھڑگی کا تعریف اوطان سرکاری میں داخل ہونا

تجویز ہوئی کہ وطن دہڑگی تعریف اوطان سرکاری میں داخل نہیں ہے ۔ بلکہ ہے،،

وطن دہڑگی سے مراد بلوتہ یا تھوڑی سی زمین ہے جو معاوضہ خدمت کے دیجاتی

مثل پیش ہوئی لایق وکلاء فریقین کی مباحث سماعت کئے گئے ۔ اور بیانات شہود دیکھے گئے ۔ واقعات یہ ہیں کہ موضع لاتور جلگاپور تعلقہ لاتور میں مسمی کوسا نامی دھیڑ ار کا وطن دار دھڑگی تھا کوسا ۱۳۰۹ف میں مرگیا ۔ کوسا کو ایک زوجہ کاسی بائی تھی ۔ اور دختر گیتا بائی نامی ہے ۔ کاسی بائی ۱۳۲۶ف میں مرگئی ۔ گیتا بائی نے ۱۳۲۷ف میں تحصیل میں درخواست دی کہ اوس کے پدر کا ار کا حصہ تھا ۔ اوس کے انتقال کے بعد اوس کی ماں کاسی بائی کام انجام دیتی تھی ۔ فریقین کی جب باری آتی ہے تو ہر چوتھے سال خدمت انجام دیتے ہیں ۔ لہٰذا البقدر حصہ پدری اوس کے نام احکام جاری کئے جاویں ۔

تحصیل نے پٹیل پٹواری سے کیفیت دریافت کی تو عمال دہی نے مرافعہ علیہا کے ار کے حصہ داری موروثی کو صحیح تبلایا ۔ اس بنا پر تحصیل نے احکام جاری کر دئے بعد از اجرائی احکام صدر مرافعان نے مرافعہ علیہا کے حصہ داری سے انکار کیا تو تحصیل نے مقدمہ نمبر پر لیکر بعد از دریافت ہبہ نامہ اور ضابطہ کے تکمیل کی بحث کرکے خلاف مرافعہ علیہا تجویز کی صاحب ضلع نے حین مرافع یہ لکھکر کہ اوطان وھڑگی کے لئے ہم کو ہبہ نامہ یا رجسٹری شدہ وغیرہ پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جب یہ امر ثابت ہے کہ پدر مرافعہ علیہا ار کا حصہ دار تھا اوس کے وفات کے بعد اوس کی ماں نے حصہ پائی تو اب پدری ارث کی حقدار مرافعہ علیہا ہے ۔ مرافعین چاہیں تو اس سے دھڑگی کا کام لیں یا نہ لیں یہ اپنے باری کے سال میں کام کرنے آمادہ ہے ۔ لہٰذا ار کی ڈگری مرافعہ علیہا کو دیدیجاوے ۔

اب تجویز ضلع کا مرافعہ پیش ہے وکیل صاحب مرافع کا عذر یہ ہے کہ :۔

بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد مورخہ ۴ر آذر ۱۳۳۲ف

نانا بنام گیتابائی

(۱) ہبہ نامہ کے بنا پر مرافعہ علیہا کو اگر دعوئی ہے تو عدالت سے اوس کو ڈگری حاصل کرنی چاہئیے

(۲) معاملہ وطن کا ہے اس کی دریافت باضابطہ ہوکر وراثت منظور ہونی چاہئیے۔ عذرات وکیل صاحب بظاہر بہت درست اور تامل میں ڈالتے ہیں۔ مگر نوعیت وطن پر غور کرنے کے بعد یہ رائے قائم کیجا سکتی ہے کہ

دہڑگی کے وطن سے مراد بلوتہ یا تھوڑی سی زمین ہے جو جملہ دھیڑوں میں دیجاتی ہے۔ اس کو تعریف اوطان سرکاری میں لا نہیں سکتے۔ یہ ایک قسم کا مزدور بمعاوضہ خدمت گذاری ہے۔ ہبہ نامہ کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ اگر ہبہ بھی اوس کی ماں نہ کرتی تو ہر صورت میں مرافعہ علیہا بحیثیت دختر کے مستحق تھی۔ لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور فقط

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

مرافع بوکالت مولوی سید بشارت حسین صاحب وکیل

مہادیا

بنام

سرکار عالی

مرافعہ علیہ

نمبر مثل مرافعہ ۱۳۳۲ منفصلہ ۱۹ ازفوردار ۱۳۳۲ ف

سزائے معطلی حصول رقم ناجائز کا اثر۔ تخفیف سزا کا عدم جواز بصورت حصول رقم ناجائز۔

تجویز ہوئی کہ اگر کسی شخص سے مقدم دیہی جبراً ناجائز رقم حاصل کرے تو اوس کے واپسی کا حکم سررشتہ مال سے نہیں دیا جاسکتا بلکہ متضرر کو قانونی چارہ کار اختیار کرنا چاہئیے۔

واقعات مقدمہ ہذا یہ ہیں کہ ۱۸ ارخورداد ۱۳۲۹ف کے روز ایک واردات اتفاقی ہوئی اور مقدمہ عدالت فوجداری ڈویژن نظام آباد میں چلا تو معلوم ہوا کہ مرافع نے مورث متوفی سے (عـــہ) روپیہ بعنوان رشوت حاصل کرکے انکار کیا تو عدالت نقل اظہار مورث متوفی ڈویژن نظام آباد میں بغرض دریافت

بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع نظام آباد

مہادیا بنام سرکارعالی

روانہ کیا ۔صاحب ڈویژن نے بعد تحقیقات تصفیہ فرمایا کہ مرافعہ نے میت کے دفن نہ ہونے دینے کا خوف دلاکر ایک سو روپیہ اولاً اور جبراً کیڑا اوتار لیکر عسہ روپیہ مزید براں جملہ (سـ) روپیہ سورث متوفی سے حاصل کرلیا ۔ اور ایک تحریر اقبالی پولس میں لکھدیا ہے ۔نیز یہ امر بخوبی ثابت ہی کہ مرافعہ نے بہ تعلق خدمت موروث متوفی سے رقم بالا ناجائز حاصل کیا ہے ۔جو جرم فوجداری کے حد تک پہونچا ہے ۔بوجوہ صدر مرافعہ کو خدمتہ سے موقوف کر دیگر شخص متفرر کو حصول رقم کے لیئے رہنمائی عدالت کی گیا تو اوس کی ناراضی سے مرافع نے ضلع میں اپیل اس عذر کے ساتھ کیا کہ رپورٹ پولس نے جبراً لی ہے ۔جو بے نشان ہے ۔بنابران صاحب ضلع نے مرافعہ کا اس طرح فیصلہ فرمایا کہ مرافعہ کو محرر پولس روپیہ لینے سے انکار نہیں ہے ۔مگر محرر پولس کو دینا بیان کر کے اپنی برات کی کوشش کی گئی ہے ۔ ایسی تحریر جبراً نہیں ہوسکتی کہ اوس تحریر کی تصدیق بھی ڈویژن نے کی ہے ۔ممکن ہے کہ پولس کا بھی اوس میں حصہ ہو مگر ثبوت نہیں ہے ۔بلکہ خلاف کارروائی ملزم کے ہوئی ۔اور پولس کی شرکت میں ملزم کو رہنا بھی مجرم تصور کیا جاسکتا ہے ۔مرافع ایک بڈھا وطن دار ہے ۔بنا برایں تبدل وتخفیف نامناسب نہ ہوگی مرافعہ ترمیماً منظور کرتے ہوئے بجائے موقوفی کے چھ ماہ معطل اور عسہ روپیہ جرمانہ عسہ روپیہ اصل متفرر کو واپس ۔عدم استرداد رقم وجرمانہ کی صورت میں پانچ سال معطل کرنیکی تجویز فرمایا ۔اس تجویز ضلع کی ناراضی سے یہاں مرافعہ پیش ہے ۔

تمہید

مثل پیش ہوئی لائق وکیل کی بحث سماعت کی گئی وکیل صاحب کی بحث زاید اس پر ہے کہ رپورٹ پولس نے بالجبر لکھائی ہے ۔رپورٹ محولہ دیکھی گئی ۔دوم تعلقدار صاحب نے تفصیل سے واقعات شہادت پر بحث کر کے مدلل فیصلہ کیا ہے ۔ممکن ہے کہ رپورٹ محولہ پولس کے جبر سے لکھی گئی ہو ۔روپیہ محرر پولس کے لئے مرافع نے ضرور لی ہے ۔خود بھی زرکمیشن سے ضرور استفادہ اٹھایا ہے ۔مگر اب بالکل گریز کر کے کل کارروائی کو بحیلہ جبر کالعدم کرانا چاہتا ہے ۔روپیہ بالجبر وصول کرنیکی تائید میں تین گواہوں کا بھی بیان دوم صاحب نے قلمبند کیا ہے ۔جن کے بیانات سے ثبوت جرم کا ملتا ہے ۔

صاحب ضلع نے صرف کبرسنی مرافع کے لحاظ سے اوس کو چھ ماہ کے لئے معطل کر کے ساتھی اس کے

مہادیا بنام سرکار عالی

باعث مدعی کو دلانے اور ... مرافعہ پر جرمانہ کیا ہے - نیز بصورت عدم ادائی ... و رقم جرمانہ پانچ سال کے لیے معطل کی تجویز کی ہے -

اب اس اجلاس پر آخرش مجبور ہو کر تخفیف سزا کے مستدعی وکیل صاحب ہو رہے ہیں مرافع کا فرزند مسمی ہنمنت راؤ معہ ... ساله بھی حاضر ہے وہ کہہ رہا ہے کہ مرافع کی عمر قریب ستر سال کی ہے - اس پر رحم کیا جاوے بلحاظ کبر سنی مرافع جب خود صاحب ضلع نے سزا معطلی چھ ماہ پر اکتفا کیا ہے تو اب اس سزا میں کوئی تخفیف نہیں کیجا سکتی ہاں رعایتاً ... جرمانہ کے عدم وصول کی تجویز کیجا سکتی ہے - باعث مرافع سے لیکر بیرگنڈہ کو جو دلانیکی تجویز صیغہ مال سے کی گئی ہے وہ درست نہیں ہے نہ صیغہ مال ایسے تجاویز عدالت کرنیکی مجاز ہے - اگر بیرگنڈہ چاہے تو عدالت میں مرافعہ کے مقابلہ میں رجوع ہوسکتا ہے - اگر یہ قیاس لازمی نہ ہوتا کہ مرافع نے جو رقم لی ہے وہ بخاطر محرر مسمی انمیا کے لی ہے - اور رقم محرر ہی کو دی ہے - جیسے کہ اکثر مقدمات میں پولس پٹیل کے توسط سے کام لیا جاکر خود بری اور انکو مورد سزا بناتے ہیں تو مرافع کے سزا کے تخفیف کے نسبت بھی رائے نہ دیجاتی بوجوہ صدر

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ ترمیماً منظور - چھ ماہ کی معطلی بحال - سزا و جرمانہ ... معاف وصول رقم ... کے نسبت بیرگنڈہ عدالت میں جاسے تو چارہ جوئی اختیار کرسکتا ہے - فقط

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

نشان مثل ۲۱۲/۸۷ سنہ ۱۳۳۱ ف منفصلہ ۱۹ / خورداد ۱۳۳۲ ف

راگھو ریڈی مقدم کوتوالی — مرافع بوکالت رائے گل بہادر صاحب وکیل

بنام

رادھا — مرافعہ علیہ

وراثت - وارث احق کی موجودگی کا اثر - دختر کے موجودگی میں نواسی کا مستحق وراثت نہ ہونا - دختر متوفی کا خواہان وراثت نہ ہونے کا اثر -

پاپا کا انتقال سنہ ۲۶ ف میں ہوا اس کے وراثت کی کارروائی میں راگھو ریڈی اور رادھا نے عذرداری کی

بناراضی تجویز نواب منظور جنگ بہادر عادل تعلقدار ضلع میدک -

تحصیل اور ڈیویژن نے رادھا کو مستحق وراثت خیال کیا لیکن عندالمرافعہ ضلع نے یہ تجویز کی کہ اصلی وطندار کی دختر موجود ہے ایسی صورت میں رادھا وغیرہ کو کوئی حق نہیں پہنچتا لیکن دختر وطندارہ رجوع نہیں ہوئی تھی تجویز ہوئی اگر دختر رجوع نہ ہو لیکن وراثت ہے مستحق مثل پیش ہوئی مرافع اصالتاً و وکالتاً حاضر - مرافعہ علیہا اصالتاً حاضر ہے -

راگھو ریڈی بنام رادھا

واقعات یہ ہیں کہ موضع گنگوجی پیٹھ تعلقہ اندول ضلع میدک کی وطندارہ کوتوالی پٹیل مسماۃ پاپیا کا انتقال ۱۳۲۶ف میں ہونے سے مرافع اپنے کو حصہ مساوی اور چچیرا بھتیجا شوہر پاپیا کا بتلاکر خواہان وراثت ہوا اور مرافعہ علیہا اپنے کو نواسی وطندارہ کی تبلاکر وراثت کی مستدعی ہوئی تحصیل نے مرافعہ علیہا کے مفید رائے دی - ڈویژن نے بھی رائے تحصیل کو بحال رکھا - عندالمرافعہ ضلع نے یہ لکھکر کہ ”دریافت میں معلوم ہوا کہ اصل وطندارہ کی دختر (چیما) زندہ ہے اس لئے اگر حق ہے تو اوسکی دختر کو ہے نہ کہ نواسی کو مقدمہ واپس کیا“

مرافعہ کے عذرات یہ ہیں کہ

۱ - جب دختر اصل دارہ آجتک رجوع ہی نہیں ہوئی ہے تو اب اوس کو حق ارجاع نہ ملنا چاہیے -

۲ - مرافعہ علیہا کے نسبت بھی مرافع کا عذر یہ ہے کہ یہ چیما کی دختر بطنی نہیں ہے اس لیے اوس کو حق ہی نہیں -

عذر دوم کے نسبت ہم نے مرافعہ علیہا حاضر عدالت سے سوال کیا تو یک مرتبہ اپنے کو بطنی دختر تبلائی دوسری مرتبہ پروردہ اور آخر پر یہ کہی کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے - اس کے اس طرز بیان سے شبہ ضرور ہوتا ہے -

بہرحال جب خود چیما دختر وطندارہ زندہ موجود ہے تو مرافعہ علیہا کے حق کے اسقاط کے نسبت جو رائے ضلع نے ظاہر کی ہے - وہ بالکل درست ہے -

عذر اول وکیل صاحب کہ اب مسماۃ چیما کو بھی حق ارجاع نہ دیا جانا چاہیے - ایک حد تک خلاف انصاف ہے - ممکن ہے کہ چیما صرف اس خیال سے کہ اوس کی دختر خواہ پروردہ ہو یا بطنی رجوع ہو چکی ہے - سکوت اختیار کی ہو - اب سکوت مانع حق اس کے نہ ہونا چاہیے - اگر ایسا عمل جاری رکھا جاوے تو ہزارہا حقدار محروم ہو جاوینگے - ہاں یہ عذر وکیل صاحب مرافعہ کا جو اجلاس پر اس نوبت پر کر رہے ہیں کہ مرافعہ علیہا یا اوس کی ماں چیما کو ایسے جائداد میں حق نہیں ہے بعد از وفات زوجہ جائداد عوہ کر جائیگی وارث نو کو رخاندان کے جانب -

راگھو ریڈی بنام رادھما

یک گونہ درست ہے۔ مگراس پائنٹ پر دریافت ہی نہیں ہوئی ہے۔ اگراس پائنٹ کی دریافت ہوئی اور مواد شامل مثل میں ہوتا تو رائے قائم کیجاسکتی۔ چونکہ مواد سے امثلہ تحت ساکت ہیں۔ اس لئے مجبوری ہے۔ لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور رفقط

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

رنگ راج رام چندر راؤ پٹواری — مرافعہ بوکالت رام چندر راؤ صاحب وکیل

بنام

رنگ راج سدرشن راؤ پٹواری — مرافعہ علیہ

نمبر مثل ۲۸/۱۹ ۱۳۲۷ ف منفصلہ ۲۵ فروردی ۱۳۳۲ ف

اوطان کی تقسیم۔ ورثاء متعدد تقسیم اوطان نہ ہوسکنے کے باعث پٹہ ایک کے نام کرکے دوسروں کو آنہ واری میں شریک کرنا۔ کلانیت باعث پٹہ ہونا آنہ واری میں دوسرے ورثاء کا شریک کرنا۔

جب کہ اوطان دو اور وارث تین تھے تو بلحاظ وقت تقسیم ہر دو اوطان بڑے بھائی کے نام کرکے دوسرے ورثاء کو آنہ واری شریک کرنا جائز ہے۔

واقعات مقدمہ ہذا یہ ہیں کہ پدر فریقین کے نام مواضعات صدر و ثم پلی تعلقہ بھونگیر میں پٹواری گری کا پٹہ تھا۔ اب بحث موضع انیرتی تعلقہ نلگنڈہ سے ہے۔ پدر فریقین کا انتقال ہوگیا اور کارروائی وراثت آغاز ہوئی۔ نامبردہ کے تین فرزند تھے۔ جو حسب ذیل ہیں فرزند اول سدرشن راؤ۔ فرزند دوم رام چندر راؤ سوم لچھپاراؤ۔ نمبر ۳ کا انتقال ہوگیا۔ اول و دوم زیر پرورش اپنے بڑے چچا کے موجود ہیں۔ تحصیل دار صاحب نے بعد دریافت وراثت متوفی بحوالہ فیصلہ دفتر ہذا نشان (۲۵۱) مورخہ ۲۹ امرداد ۱۳۲۸ ف مرافع کے نام منظور کرکے مرافعہ علیہ اور لچھپاراؤ فرزند سوم ہر دو فرزندوں کو شریک شکمی کرنیکی رائے دی اور صاحب ڈویژن نے منظور کرلیا تو مرافعہ علیہ نے ضلع میں مرافعہ کیا جس کا فیصلہ صاحب ضلع نے اس طرح فرمایا کہ جبکہ وراثت کلاں ناراض ہے۔ اور اوسکی مرضی ہے کہ موضع انیرتی کا وطن خود کے نام ہو۔ اس میں خود کو فیصلہ

براراضی تجویز مولوی محمد حکمت اللہ صاحب سابق اول تعلقدار ضلع نلگنڈہ۔

زنگسا راج رام چندیہ راؤ
بنام
زنگسا راج سدرشن راؤ

مرافع کی ضرورہے - چونکہ وارث فرزند کلان ہوتا ہے - ہم کو دست اندازی کی ضرورت نہیں مرافعہ منظور کرکے وطن زیربحث مرافعہ علیہ کے نام کرنیکی تجویز کی تو مرافعہ نے محکمہ صوبہ داری میں اپیل کیا - جس کو صاحب سمت نے حسب احکام دھرم شاستر و قواعد خلف اکبر مرافعہ علیہ کے نام لازماً وراثت منظور کرنیکی تجویز کیساتھ ہر دو فرزندوں کا نام بحصہ مساوی آنہ داری میں شریک ہونیکا تصفیہ فرماکر مرافعہ نامنظور کیا تو اس کا مرافعہ یہاں پیش ہے -

تمہید

بحث سماعت کی گئی دو وطن ہیں اور تین وارث (ایک فوت اوس کے دو لڑکے ہیں) اگر وطن تین ہوتے تو تقسیم میں دقت نہیں ہوتی -

صوبہ دار صاحب نے ہر دو اوطان بڑے بھائی کے نام کرکے دوسرے بھائی اور تیسرے متوفی بھائی کے دو لڑکوں کو آنہ داری میں جو شریک کیا ہے - وہ ایک واجبی تجویز ہے -

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور فقط

حسب الحکم جناب صدرالمہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

نشان مثل ۶۵/۱۳۳۱ ف
منفصلہ ۷ خورداد ۱۳۳۲ ف

لنگالہ وینکٹ رام ریڈی نرسیا — مرافع

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

جمعبندی و وصول رقم آبی زمین کے کاشت نہ کئے جانیکا عذر

تجویز ہوئی کہ جبکہ منصلہ نمبرات کاشت ہوئے ہیں تو ان نمبرات کی کاشت نہ ہونا قابل لحاظ ہے لیکن حالات موقعی کے ارا میں اختلاف ہے لہذا تعلقدار صاحب ضلع مکرر کاغذات دہی و کاشت شدہ نمبرات پر غور کرکے تصفیہ فرمادیں -

بنا راضی اول تعلقدار صاحب ضلع نلگنڈہ -

شنل پیش ہوئی۔ مرافعہ بناراضی تجویز ناظم جمعبندی پیش ہے۔ موضع زری گنڈہ کے اراضی سروی نمبرات ۳۲۱/۴

۴۲۷ - ۴۳۳ ۳۲۹/اتا۳و۵و۶ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۲۸ - ۴۲۹ ۳۰/۲ کے نسبت گرداورنے ہشت اہی و چاراہی کے نسبت خانہ جات ۱۱ و ۱۲ میں یہ شرح لکھی ہے کہ عدم کفاف آب اگرناگنٹہ نالہ آبی میں افتادہ ہے مگر تحصیلدار صاحب نے اپنی رائے میں یہ لکھا کہ نالہ آبی میں چلا ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر نمبرات کاشت ہوئے ہیں آبی میں نالہ نہ چلنے کی وجہ صحیح نہیں ہے یہ دیسکھ کے نمبرات ہیں۔ نمونہ نمبر ۳۳ تختہ بارش قابل ملاحظہ ہے اس لئے آبی رقم قابل وصول ہے رائے تحصیل کے بناء پر مولوی مسعود خان صاحب اول تعلقدار نے بحیثیت ناظم جمعبندی وصول رقم کا حکم دیا ہے۔ جس کا یہ مرافعہ ہے۔

تمہید

نمبرات تحت نالہ میں گرداور نے بوجہ عدم کفاف آب افتادگی کی تصدیق کیا ہے۔ تحصیلدار صاحب نے لکھا ہے کہ نالہ رواں ہوا ہے اور بعض نمبرات کاشت ہوئے ہیں انہوں نے کوئی ذاتی تنقیح نہیں کی ہے حالانکہ جب اختلاف موقعی حالت سے کیا گیا تھا تو ذاتی اطمینان ضروری تھا دوسرے نمبرات کاشت ہوئے ہیں اور یہ نمبرات متصلہ اوس نمبرات کے ہیں اور پانی سب کے لئے کافی تھا یا نہیں۔ ان باتوں کو دیکھنا چاہئے تھا جو نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا مکرر کاغذات دیہی و نمبرات کاشت شدہ پر سے تعلقدار صاحب ضلع غور کر کے اوس کا تصفیہ کریں

لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور ضلع سے بعد اطمینان اس کا فیصلہ ہو فقط

حسب الحکم جناب صدر المہام بہادر مال

صیغہ مرافعہ مال

منی بالیا ولد پاپیا مرافع بوکالت مولوی قمر الزمان صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

حکم تالاب کی زمین کو بلا اجازت کاشت کرنیکا عدم جواز۔ سزا وہ خلاف ورزی احکام سرکار۔ اختیار ناظم جمعبندی

الف نے بلا اجازت حکم تالاب کی زمین پر کاشت کی جس کے وجہ سے ناظم جمعبندی نے اوس پر تاوان عاید کیا جس کے ناراضی سے مجلس مالگزاری میں مرافعہ ہوا تجویز ہوئی کہ تاوان وصول کر کے الف بیدخل کر دیا جاوے۔

نشان مثل ۳۹/۴۷ ۱۳۳۲ ف منفصلہ ۔۔ ف ۱۳۳۲ مورخہ ۱۳ اسفندار

نبار اضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع میدک نشان منفصلہ (۳۶۳) بابتہ ۱۳۳۱ ف

منی بالیا
بنام
سرکار عالی

مرافع غیر حاضر - موضع نمبر ۲ الکنثہ تعلقہ اندول کے شکم تالاب کے زمین پر بلا اجازت مرافع منی بالیا نے کاشت کی ، جس کے وجہ سے ناظم جمعبندی نے تاوان قائم کیا - صاحب ضلع نے عین مرافع رائے ناظم جمعبندی کو بحال رکھا ہے - جس کا یہ مرافعہ پیش ہے - عذر یہ کیا جا رہا ہے کہ درخواست دیکر کاشت کیا ہوں تھوڑی دیر کے لئے یہ عذر بھی صحیح قرار دیا جاوے تو بھی مرافع کا فعل خود مختاری قبل از منظوری درخواست کاشت کرنا قابل لحاظ ہو نہیں سکتا - اگر ایسے حرکات جائز قرار دئے جاویں تو پھر سرکاری اراضی پر جس کا جو جی چاہے کرے اس مرافع نے اس مواضع کے دوسرے نمبرات پر خشکی اور تری کی کاشت بلا اجازت کی ہے مثل نشان ۸/۱۲ ۱۳۲۲ ف میں اس کے خلاف فیصلہ کیا گیا ایسے خودسر اشخاص کی سزا یہی ہے کہ تاوان وصول کر کے بے دخل کر دئے جاویں لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نا منظور فقط

حسب الحکم جناب صدر المہام بہادر مال

صیغہ مرافعہ مال

۱۳۳۲ ف
نشان مثل ۴۲/۱۲
منفصلہ ۱۳۳۲ ف
۷ خورداد

محمد اسمعیل پٹہ دار — مرافع

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

اخراج اراضی زاید از قول اختیار اصلاح پوٹ نمبرات -

تجویز ہوئی کہ اخراج اراضی زائد از اراضی مندرجہ قولنامہ و اصلاح پوٹ نمبر کے اصلاح کا کام معتمدی مالگذاری کا نہیں ہے بلکہ محکمہ متعلقہ میں درخواست پیش ہونی چاہئے -

مرافع بنا راضی تجویز صاحب ضلع میدک مورخہ ۷ آبان ۱۳۳۱ ف منجانب محمد اسمعیل پٹہ دار و قولدار اراضی ۱۹۲ موازی ۵ ایکر ۳۵ گنٹہ تری زیر کنٹہ پیش ہے -

۱۳۲۵ ف
مرافع اصالتاً حاضر ہے مرافع کے اراضی صدر پر ناظم جمعبندی نے خلاف قول معطیہ سرکار رقم قائم کرنے سے کے تجویز ناظم جمعبندی کے خلاف ۱۳۳۱ ف میں مرافع نے عذرداری ضلع میں کی - صاحب ضلع نے بوجہ عروض میعاد

بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع میدک مورخہ ۷ آبان ۱۳۳۱ ف -

مسمٰی اسمٰعیل پٹہ دار
بنام
سرکار عالی

استدعا کو خارج کیا - جس کا یہ مرافعہ پیش ہے - درخواست مرافعہ میں علاوہ استدعاء صدر کے اور بھی بہت سارے استدعائیں ہیں -

۱- اخراج اراضی زایدہ از اراضی مندرجہ قولنامہ (۲) اصلاح پوٹ نمبرات ۴ و ۶ از ذرائع -

(۳) واپسی مشترکہ رقم مجوزہ ناظم جمعبندی از ۱۳۲۵ ف تا ۱۳۳۱ ف درج ہیں -

در اصل مرافعہ عذر نمبر ۲ کا ہے - جو ناقابل پذیرائی ہے - اگر مرافعہ عذرات ا و ۲ اخراج اراضی زایدہ و اصلاح پوٹ نمبرات ۴ و ۶ کے نسبت تحت میں رجوع ہو تو بروئے قول و بہ پابندی ضابطہ عمل ہوسکیگا - یہ دفتر ایسے عمل کے لئے نہیں ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور فقط

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب بہادر مال

صیغۂ مرافعہ مال

مسلہ ۱۲ ف
نشان تحصیل ۲۵ بابت
فیصلہ ۱۳۳۰ ف
۷ خورداد ۱۳۳۰ ف

سید صدیق الحسن صیغہ دار تحصیل — مرافع

بنام

یلپا فوطہ دار خزانہ — مرافعہ علیہ

حقوق مستقل ملازم بمقابلہ منصرم - حق عدد

تجویز ہوئی کہ مرافع جو تین سالہ منصرم اور امیدوار ہے (۱۷) سالہ ملازم مرافع کے حقوق پر اپنے حق کو مرجح قرار دیکر مرافعہ علیہ کو محروم کرنا چاہتا ہے جو بعید از انصاف ہے -

مرافع صدیق الحسن امیدوار نے بعذر دعوی استقلال چار سالہ پیش کیا ہے - اول تعلقدار صاحب نے مرافعہ علیہ یلپا کے نسبت یہ لکھکر کہ چونکہ یلپا مستقل شخص ہے - چنانچہ اس کا نام اس وقت تک بر آورد میں تحریر ہے اس لئے یلپا کو حق عود اپنے جائے پر باقی ہے - یلپا کو اپنی اصل جائے تحصیل پر واپس کر کے مرافعہ کو خزانہ میں فوطہ داری پر جس پر کہ مرافعہ علیہ منصرم تھا مامور کیا ہے - مرافع جو تین سالہ منصرم اور امیدوار ہے - ۱۷ سالہ ملازم مرافعہ کے حقوق

مبارا اپنی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع محبوب نگر مورخہ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۳۱ ف -

سید صدیق حسن
بنام
بلیا خوطہ دار

پر اپنے حق کو مرجح قرار دیکر مرافعہ علیہ کو محروم کرنا چاہتا ہے - جو کسی صورت سے قابل لحاظ نہیں ہے - اگر صرف کاغذی عمل کو جائز رکھا جاوے تو پھر قدیم ملازمین کا پتہ بھی کہیں نہیں رہیگا -

لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور فقط

حسب الحکم جناب صدرالمہام صاحب بہادر مال

صیغہ مرافعہ مال

سنہ ۱۳۳۱ ف
نشان مثل ۹۵/۸
منفصلہ ۱۰ خورداد سنہ ۱۳۳۲ ف

لنگما زوجہ بسپا مرافع بوکالت پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل

بنام

بسپا ولد تمنا مرافعہ علیہ

ہراج باضابطہ کے تنسیخ کی درخواست - ہراج باضابطہ کی تنسیخ کا عدم جواز باوجود فائدہ سرکاری -

تجویز ہوئی کہ جب کہ حسب ضابطہ اشتہار جاری ہوکر نیلام ہوجائے تو من بعد کسی شخص کی درخواست اضافہ پر محض اس وجہ سے کہ رقم ہراج میں اضافہ ہورہا ہے اور سرکاری فائدہ ہے - ہراج سابقہ منسوخ ہونا چاہئے -

واقعات مقدمہ ہذا یہ ہیں کہ سروے نمبر ۲/۱ موازی ۹ گز ۵ ایکڑ محاصلی بلچہ واقع موضع مذکور کا ہراج گرداور تحصیل نے بعد اطمینان ماہ فروردی کو بنام مرافعہ بہ رقم ۔/۔ سہ بارہ ختم کیا مرافعہ علیہ نے ۹ فروردی کو ۔/۔ کے سوال کے ساتھ ڈویژن میں درخواست کیا تو صاحب ڈویژن نے مثل تحصیل بوجہ اس کے کہ ہراج بے ضابطہ کیا گیا ہے - طلب کر لیکر ضلع سے مکرر ہراج کی منظوری چاہی اور ضلع سے اس شرط پر منظوری دیگئی کہ نقصان سرکار کسی صورت میں جائز نہیں جسب ضابطہ ہراج کیجائے - لاکن ہراج تحصیل پر اضافہ لازمی ہے - اس تجویز کا مرافعہ ضلع میں پیش ہوا تو صاحب ضلع نے صوبہ داری سے استمداد کی اور جواب ملا کہ امور مرافعہ متدائرہ کا فیصلہ بلحاظ نقصان سرکار کیا جائے - بنا براں صاحب ضلع نے مرافعہ کا اس طرح فیصلہ فرمایا کہ تحصیل نے اشتہار جاری کیا - اور موقع پر جاکر اعلان کرکے سہ بارہ ختم کیا فرد جلسہ و اشتہار تعمیلی شامل مثل ہے - مرافع علیہ باشندہ موضع مذکور کا ہے - دو مرتبہ اعلان ہوا - اور اوس کو اطلاع ہوئی اور نیز ڈویژن میں

لنگما بنام بسپا

درخواست مرافعہ علیہ پر پٹوارے کی رپورٹ لیگئی اوس نے تحریر کی ہے کہ مرافعہ علیہ بوقت ہراج حاضر تھا۔ جبکہ یہ امر ثابت ہے کہ مرافعہ علیہ حاضر تھا تو سوائے اس کے اور کیا قیاس ہوسکتا ہے کہ اوس نے شرارت و تکلیف رسانی مرافعہا کی نیت سے کہ ہراج سہ بارہ منسوخ ہوگا اور مرافعہا پریشان ہو۔ اگر حقیقت میں مرافعہ علیہ کو ہراج کا لینا مقصود تھا تو وقت ہراج بولی بولنا چاہئے تھا۔ علاوہ ازین یہ فروردی ۱۳۳۰ف کا معاملہ ہے۔ آج ۸ر خورداد ۱۳۳۱ف سے مرافعہا نے خرچہ کرکے زمین درست کی ہے۔ اگر دوبارہ حکم ہراج دیا جائے تو مرافعہا کا جو صرفہ ہوا وہ حالیہ ہراج گیرندہ سے دلوایا جانا مناسب ہے۔ سرکار کو اس وقت صرف روپیہ کا فائدہ ہے ممکن ہے کہ بلحاظ استواری زمین اور اضافہ ہو۔ بلحاظ فائدہ سرکار بنا منظوری مرافعہ حکم دیا گیا کہ مکرر ہراج کیجائے۔ اور رقم ہراج مرافعہ کو واپس دلوایا جائے۔ اس تجویز ضلع کا مرافعہ یہاں پیش ہے۔

تمھید

مثل پیش ہوئی وکیل صاحب مرافعہ حاضر ہیں۔ واقعات بالکل صاف ہیں۔ بحث کی سماعت کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ جب باضابطہ اشتہار جاری ہوکر ہراج جلسہ عام میں پکارا گیا تو پھر فائدہ سرکاری کے وقعت قیام کے مدنظر تھوڑی سی رقم اضافہ پر نظر ڈالنا ہرگز درست نہیں ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور فقط

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب بہادر مال

صیغہ مرافعہ مال

نمبر ۱۳۳۱ف
نشان مثل ۶۶۴ ۱۸ ۶۶۴
مرافعہ فیصلہ ۱۳۳۲ف
۸ر خورداد ۱۳۳۲ف

لکشمن — مرافع بوکالت مولوی سید بشارت حسین صاحب وکیل

بنام

ایکناتھ — مرافعہ علیہ بوکالت انبا داس راو صاحب و بنڈت گنیش راو صاحب وکلاء

قرضہ بعلت قرضہ برنبا، عدالت نیلام اراضی کا عدم جواز بموجب گشتی نشان (۱۶) ۱۳۳۰ف معتمد مال جس کا اشاعت برنبا، احکام ضابطہ دیوانی ہو نیلام اراضی کے مضر ہونا۔ پس ماندگان پٹہ دار کے پرورشی کا لحاظ قبضہ برنبا رہن کے معاہدہ کا صیغہ مال سے سماعت نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جو اراضی بعلت قرضہ بونتیجہ ڈگری عدالت بلالحاظ پرورشی پسماندگان پٹہ دار ہراج ہو۔ بردیئے

بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد مورخہ ۲۶ر شہریور ۱۳۳۱ف

لکشمن بنام ایکناتھا

گشتی نشان (۱۶) ۱۳۳۰ف مجریہ معتمد مال جو بر بناء احکام ضابطہ دیوانی شائع ہوئی ہے نیلام اراضی پر مصر ہے۔
(۲) اراضی پر ڈگری دار کا قبضہ ۱۰ سال سے ہے اور بر بنا رہن ہوا ہے تو ایسے معاہدہ کی تجویز صیغہ مال سے ہو نہیں سکتی۔
مثل پیش ہوئی لائق وکلاء فریقین کے مباحث سماعت کئے گئے۔

موضع سنگوی تعلقہ عثمان آباد کے سروے نمبرات ۴۰ و ۸۶ و ۸۷ و ۵۷ میں مسمی لکشمن بابو (مرافع) ½ و ۳/۳ و ۴/۱ کا حصہ ہے۔ مرافع نے اپنے حصہ کے قدر تک مرافعہ علیہ مسمی ایکناتھ ولد درگاجی سے ۱۸۵ روپیہ قرض لیکر حصہ مکفول کر دیا۔ اس کے علاوہ اور بھی قرضہ لیا جس کی جملہ تعداد ۱۳۱۴ روپیہ ہوتی ہے۔ مرافعہ علیہ نے رقم صدر کے منجملہ عدالت دیوانی سے (۱۱۶ للعہ ۳/۱۱/۱۳) اور (صحیحہ ۳/۱۱/۱۳) کی ڈگری حاصل کر کے اراضی کے نیلام کی درخواست دی۔

اول تعلقدار صاحب نے مرافع کو آخر ۱۳۳۱ف تک رقم کی ادائی کی مہلت دی ہے۔

پٹہ دار (مرافع) نے بدین عذر مرافعہ دائر کیا ہے کہ دہ سالہ اقساط سے جملہ رقم ادا کر سکتا ہے۔ استدعا یہ کر رہا ہے کہ اراضی ہراج نہ کی جاوے بلکہ اقساط بندی کی جاوے۔

وکیل صاحب مرافعہ علیہ بحوالہ گشتی نشان (۱۶) بابتہ ۱۳۳۰ف معتمدی مال جو بر بناء احکام ضابطہ دیوانی شائع ہوئی ہے نیلام اراضی پر مصر ہیں۔ بروئے احکام ضابطہ دیوانی عدالتی احکام کے خلاف تجویز حتی الامکان نہ ہونی چاہئے۔ مگر بر وئے انصاف و بلحاظ پرورش پس ماندگان پٹہ دار اگر کوئی اور سبیل تعمیل ڈگری کی نکل سکتی ہو۔ ایسے شکل کے اختیار کرنے میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی ہے۔ جس سے ڈگریدار کے رقم کے ادائی کی بھی سبیل ہو اور پٹہ دار بھی تباہ نہ ہو۔ مگر اس مقدمہ میں مشکل کا سامنا یہ ہے کہ مدیون جو خود حاضر ہے یہ کہہ رہا ہے کہ اگر اراضی صدر پر میرا قبضہ کر دیا جاوے تو سات سال میں محاصل سے میں زر ڈگری ادا کر دونگا اراضی پر ڈگریدار کا قبضہ ۹ سال سے ہے اور قبضہ بر بناء رہن ہوا ہے تو ایسے معاہدہ کے تنسیخ کی تجویز صیغہ مال سے ہو نہیں سکتی۔

جب قبضہ مدیون کا نہ ہو تو مدیون مجبوری اقساط بندی کے نسبت ظاہر کر رہا ہے۔ بدرجہ مجبوری تجویز کیجاتی ہے کہ

مرافعہ نامنظور فقط

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب بہادر مال

نشان مثل ۱۱۸/۸۷ ۱۳۳۱ف
منفصلہ ۱۲ خورداد ۱۳۳۲ف

صیغہ مرافعہ مال

پدم ہنمیا مقدم کوتوالی — مرافع
بنام
پلوگاری کچینہ ملیا — مرافعہ علیہ

بناراضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع کریم نگر نشان فیصلہ ۹ بابتہ ۱۳۳۰ف

پدم ہنمیا
بنام
ملوگاری چنیہ ملیا

راضی نامہ - راضی نامہ سے راضی نامہ دہندہ کا قبل از عمل جمعبندی رجوع ہونا -

تجویز ہوئی کہ (۱) جب راضی نامہ دہندہ نے قبل از عمل جمعبندی رجوع کرلیا ہے اور صاحب ضلع نے اس وجہ سے خلاف مرافع تجویز کی ہے تو اب عدالت لنگ مرافع پر کسی قسم کی توجہ کی ضرورت نہیں ہے -

سروے نمبر ۴۹۹ موازی للچہ ایکر ۱۱ گنٹہ رقمی ہے کے پٹہ دار مسمی ملوگاری چنیہ ملیا مرافع علیہ نے نمبر مذکور کا راضی نامہ ۱۳۳۰ف کے لئے داخل کیا اور بتاریخ ۱۵ مہر ۱۳۲۹ف حاضر ہونے پر تحصیلدار صاحب نے راضی نامہ دہندہ سے اس راضی نامہ کے متعلق تصدیق فرمائی اس کے بعد نمبر مذکور کے لئے مسمی پدم ہنمیا (مرافع) کی درخواست پیش ہونے پر نامبردہ کے نام پٹہ منظور کیا گیا -

اس حد تک کارروائی ہونے کے بعد منجانب راضی نامہ دہندہ ایک درخواست مورخہ ۱۵ اسفندار ۱۳۳۰ف تحصیلدار صاحب کے پاس یہ درخواست پیش ہوئی کہ اگرچہ راضی نامہ داخل ہوا ہے مگر جمعبندی میں ہنوز عمل نہیں ہوا ہے اور میں بدستور قابض ہوں اس لئے بدستور میرے نام پٹہ قائم رکھا جائے - ہنوز اس درخواست کا تصفیہ تحصیل میں نہ ہوا تھا کہ ایک اور درخواست مورخہ ۲۰ اسفندار ۱۳۳۰ف جناب صاحب ضلع کی خدمت میں پیش ہوئی کہ راضی نامہ دھوکہ سے داخل کرا کے پدم ہنمیا نے پٹہ حاصل کیا ہے وغیرہ

اس درخواست پر جناب صاحب ضلع نے اشتلہ تحصیل بصیغہ نگرانی طلب فرمایا اور بعد ملاحظہ اشتلہ بمواجہ فریقین جو تصفیہ فرمایا گیا ہے وہ حسب ذیل ہے

پدم ہنمیا ضرورت سے زیادہ چالاک پٹیل ہے - کارروائی تحصیل کے معائنہ سے اور نیز مقدم پٹواری و دیگر فریقین سے سرسری طور پر دریافت کرنے پر سازش ہونے کا شبہ ہوتا ہے - پٹہ دار کے جانب سے قبل از جمعبندی درخواست رجوع پیش ہوئی ہے - اور وہ خود قابض ہے - اور خود ہنمیا نے بھی بخوشی راضی نامہ دیکر ملوگاری چنیہ ملیا کے نام بدستور پٹہ قائم رکھنے رضامند ہے - اس لئے بدستور پٹہ دار کے نام پٹہ قائم رہے - اور بعد ادخال راضی نامہ جو حکم پٹہ تحصیل سے بتاریخ ۲۷ آبان ۱۳۲۹ف دیا گیا ہے وہ بصیغہ نگرانی منسوخ کیا جائے وغیرہ -

اس حکم کی ناراضی سے پھر مسمی پدم ہنمیا نے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے -

پدم سہیا
بنام
ملبوگاری جنیا

نشان مثل ۱۳۳۱ف
منفصلہ ۱۳۳۲ف
۱۰ خورداد

تمہید

مثل پیش ہوئی فریقین غیر حاضر ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ دفتر میں آگئے تھے۔ مگر اب پتہ نہیں ہے۔ آواز بھی مکرر دلائی گئی۔ واقعات صاف ہیں۔ اس لئے انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔ راضی نامہ دہندہ نے قبل عمل جمعبندی و ایقاع قبضہ دھوکہ دہی کا اظہار کرکے رجوع کرلیا۔ قبولیت گزار کوا توالی پٹیل موضع ہے۔ اسکی چالاکی و چالبازی خود اوس کے اس حرکت سے بھی ثابت ہے۔ کہ اول تعلقدار صاحب کے یہاں تو دست برداری کی اور اب پھر دفتر ہذا پر مرافعہ دائر کیا ہے جب راضی نامہ دہندہ نے قبل از عمل جمعبندی رجوع کرلیا ہے۔ اور صاحب ضلع نے اس وجہ سے خلاف مرافع تجویز کی ہے تو اب عذرات لنگ مرافع پر کسی قسم کی توجہ کی ضرورت نہیں ہے لہذا۔

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور فقط

الحکم حسب جناب صدرالمہام صاحب بہادر مال۔

صیغہ مرافعہ مال

سردار سنگھ — **مرافع**

بنام

سرکار عالی — **مرافعہ علیہ**

ہراج ۔ ہراج ماہی تالاب سرکاری ۔ ہراج سہ بارہ محکمہ مجاز کا باضافہ سال ماسبق کا جواز۔

تجویز ہوئی کہ (۱) اضافہ رقم ہراج گیرندہ ماہی تالاب اول کی رقم وصول شدہ لائق واپسی ہے۔ لیکن اضافہ رقم ہراج ثانی جو نقصان ہوا ہے اوس کے نسبت صیغہ مال کوئی تجویز نہیں کرسکتا۔

مثل پیش ہوئی۔ مثل تحصیل عدم وصول ہے۔ مگر مواد فیصلہ کے لئے کافی ہے۔ اس لئے فیصلہ لکھدیا جاتا ہے۔
واقعات یہ ہیں کہ موضع تنتاپور تعلقہ رائچور کا ماہی تالاب کا ہراج (عسہ) پر تحصیل نے بنام مرافع سردار سنگھ

بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع رائچور مورخہ ۵ ر اردی بہشت ۱۳۳۱ف

سردار سنگھ
بنام
سرکار عالی

ختم کیا۔ ڈویژن نے بربنا درخواست عبدالحمید مرافعہ علیہ ہراج تحصیل کو جو بہ اضافہ ہ بمقابلہ سابقہ کے ہوا تھا۔ منسوخ کرکے للعہ پر سہ بارہ کیا۔ مرافع سے تحصیل نے رقم ہراج اوس روز داخل بھی کرالی تھی۔ اور عمل دخل کا بھی حکم چونکہ دیدیا تھا۔ اس لئے مرافع ضلع میں رجوع ہوا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوگیا۔ اب مرافع حاضر کا یہ عذر ہے کہ جب دوسرے کا قبضہ کرادیا گیا تو اس کی رقم عہ اوس کو واپس ملنی چاہئے۔ نیز اس کا نقصان جو بربنا وعدہ احکام تحصیل ہوا ہے۔ اوس کو دلایا جاوے۔ عذر اول درست ہے۔ جب دوسرے کے نام ہراج ہوا تو اوس کی رقم اس کو واپس دیدینا چاہئے۔

معاوضہ نقصان کے نسبت صیغۂ مال کوئی تجویز کر نہیں سکتا۔ جب اس نے تاریخ ہراج کے ساتھ ہی خبر پائی تھی کہ دوسرا شخص ڈویژن میں رجوع ہوگیا ہے تو اوس کو چاہئے تھا کہ انتظار نتیجہ کا کرتا

تا بحد واپسی رقم داخل کردہ تجویز کیجاتی ہے کہ

مرافعہ منظور فقط

حسب الحکم جناب صدرالمہام صاحب بہادر مال

صیغہ نگرانی مال

۱۳۳۱ ف
نگرانی مسل نمبر ۵۹/۸۹
منفصلہ ۲۲ خورداد ۱۳۳۲ ف

کوتہ رامیا

نگرانی خواہ بوکالت یم ہنمنت راؤ صاحب وکیل

بنام

بھیم سٹی رائلو

طرفثانی بوکالت مولوی محمد فیاض الدین صاحب وکیل

قرضہ۔ قبضہ سہ سالہ بلا وثیقہ بیع و استحقاق کا عدم جواز۔ حصول قرضہ کا چارہ کار بعدالت دیوانی ہونا۔

تجویز ہوئی کہ نگرانی خواہ ساہوکار کا بعلت قرضہ بربنا مجرو بیان مقدم پٹواری کے متفناد مشتبہ تحریرات پر قبضہ کی کوشش کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ صرف قبضہ سہ سالہ بلا وثیقہ بیع و استحقاق تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) نگرانی خواہ کو حصول قرضہ کے نسبت عدالت دیوانی میں رجوع ہونا چاہئے

واقعات یہ ہیں کہ سروے نمبرات $\frac{۲۸}{۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵}$ ۔ ہواری (۲ ایکر ۲۰ گ) محاصلی (للعہ) روپیہ بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع میدک۔

مسو تندانیا بنام بھم سٹی راملو

کا پٹہ نگرانی علیہ محکمہ ہذا اور دو اشخاص مسمیان گنڈہ رامیا و سار ریڈی کے نام ہے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے حصہ کی زمین نگرانی علیہ نے نگرانی خواہ کو بعوض قرضہ دیا مگر قرضہ ادا نہ کر سکا ۱۳۲۹ف میں کاشت ثانی کے وقت نامبردہ نے تحصیل میں درخواست دی کہ نگرانی خواہ کاشت میں مزاحمت کر رہا دور کی جاوے۔

تحصیلدار صاحب نے باخذ کیفیت مقدم پٹواری نگرانی علیہ کو کاشت کی اجازت دی تو نگرانی خواہ نے باداد کوتوالی پھر مزاحم ہوا جس پر تحصیل نے مکرر مفید مدعا نگرانی علیہ تجویز کی حالانکہ رپورٹ اہالیان دیہہ سے قبضہ نگرانی خواہ ثابت تھا۔

غرض تجویز تحصیل کی نگرانی مسمی کوتہ رامیا نے ڈیویژن میں کی صاحب ڈیویژن نے قبضہ کی بناء پر نگرانی منظور کر کے نگرانی علیہ کو عدالت میں رجوع ہونے کی ہدایت دی جس کا مرافعہ ضلع میں پیش ہوا صاحب ضلع نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بھم سٹی راملو محاصل سرکاری ادا کیا، کاشت کیا۔ بقال کے پاس نہ بیعنامہ ہے اور اوس کے نام پٹہ ہے نہ وہ محاصل ادا کرتا ہے محض ایک بیان پر کہ میں تین سال سے قابض ہوں۔ قبضہ سہ سالہ تسلیم کر لیا جائے۔ یہ تو بہت آسان امر ہے کہ ہر ایک شخص جو چاہے یہ کہہ سکتا ہے کہ سہ سالہ قابض ہوں اور لسانی شہادات بھی پیش کر سکتا ہے اوس کی تائید جبتک کاغذات سرکاری سے نہ ہو بیان محض لغو سمجھا جائیگا۔ لہذا مرافعہ منظور۔

اس تجویز ضلع کی ناراضی سے پھر تجویز ثانی پیش کی گئی جو نامنظور ہو کر داخل دفتر کر دی گئی۔

اس کی ناراضی سے نگرانی محکمہ صوبہ داری میں پیش ہوئی۔ چونکہ اس عرصہ میں صوبہ داری تخفیف ہو چکی ادرا مثلہ مخففہ صوبہ داری محکمہ ہذا منتقل ہوئے۔

تمہید

وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی تحصیل میں نگرانی علیہ پٹہ دار نے درخواست کی کہ نگرانی خواہ جو ساہو ہے مزاحمت کر رہا ہے۔ دور کیجائے۔ عمال دیہہ سے کیفیت لی گئی اوسکی کیفیت سے ظاہر ہے کہ نگرانی علیہ نے نگرانی خواہ سے قرض لیا تھا۔ اور کاشت پٹہ دار نگرانی علیہ کیا کرتا تھا۔ کہ نگرانی خواہ نے بامداد پولس بیل ہل سے کھلوا دیے۔ تحصیل میں منتظم صاحب پولس کو لکھا کہ کارروائی مال میں کس حکم کے بنا پر جمعدار مداخلت کر رہا ہے دریافت فرمائے اور عمال دیہہ کو حکم دیا کہ حسب عمل درآمد پٹہ دار سے کاشت کرائی جائے۔

اس کی ناراضی سے ڈیویژن میں مرافعہ ہوا ڈیویژن افسر صاحب نے رپورٹ مقدم کوتوالی و پٹواری بالعدد کے نظر کر تے تجویز کی کہ نگرانی خواہ ساہو کا قبضہ ہے۔ وہ قابض رہے۔ اور پٹہ دار نگرانی علیہ کو عدالت کی ہدایت دیدی۔

کوتنر اسیا
بنام
بھیم سی راؤ

عذر المرافعہ صاحب ضلع نے رونداد مثل پر کامل غور کے بعد ایک منصفانہ فیصلہ کیا ہے جو نا قابل دست اندازی ہے مقدمات منع مزاحمت میں فیصلہ ضلع قطعی ہے۔

نگرانیخواہ کا مجرد بیان یا مقدم پٹواری کے متضاد و مشتبہ تحریرات کے لحاظ سے ایک ساہو ایک غریب رعایا کے مقابلہ میں بامداد پولس بربناء قبضہ بیدخل کرکے قابض بننے کی جو کوشش کی گئی ہے ایک غلط طریقہ ہے۔

پٹواری کے تحریرات مورخہ ۱۲ اربہمن ۱۳۲۹ف و رپورٹ نشان (۵) ۱۰ اسفندار ۱۳۲۹ف مشمولہ مثل تحصیل جو ایک دوسرے کے متضاد و متخالف ہیں و مبنی بر فساد اس قابل تھی کہ صاحب ضلع توجہ کریں اور بصیغہ انتظامی انسداد ہو۔ نگرانی خواہ کو اپنا قرضہ وصول کرنے کے لئے عدالت میں رجوع ہونا چاہئے لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی نا منظور فیصلہ ضلع بحال رہے فقط

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب بہادر مال

صیغہ مرافعہ مال

۱۳۳۱ف
نشان مثل ۴۸/۴۷
منفصلہ ۱۰ ارخورداد ۱۳۳۲ف

سدپا۔ مرافع بوکالت پنڈت راماچاری صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

لادنی زمین پرمیوک وگاڑان ۔ زمین پرمیوک وگاڑان کا لادنی پر اوٹھانا۔

عذرات مرافعہ۔

(۱) موضع میں گاڑان کے لئے کافی زمین موجود ہے۔

(۲) مرافعہ کے نام ۱۳۲۴ف میں پٹہ ہوا جمعبندی ۲۵-۱۳۲۴ف عمل پختہ ہوا ہے اور بحثیت پٹہ داری قابض ہے

تجویز ہوئی کہ اگر عذرات مرافعہ موجود ہیں زمین کافی برائے گاڑان و عمل پٹہ جمعبندی ۱۳۲۴ف درست ہے تو عذرات قابل لحاظ ہونگے ۔ ورنہ نہیں۔

واقعات مقدمہ ہذا یہ ہیں کہ مقدم پٹواری موضع مریان نے ضلع میں رپورٹ کی کہ پرمیوک کے منجملہ زمین مسمی سدپا نے بعد نفاذ گشتی مانعتی ساگ گٹ و پرمیوک وگاڑان ۱۳۲۴ف میں باجازت

بنا راضی تجویز نواب سردار نواز جنگ بہادر سابق صاحب ضلع گلبرگہ شریف۔

تحصیل کاشت کی ہے اور اوس کے بعد بیدخلی کا بھی حکم ہوا تھا۔ حین دورہ صوبہ دار صاحب بہادر نامبردہ کے درخواست پر عارضی یکسالہ کاشت کی اجازت دی گئی سنہ ۱۳۲۶ف بلا اجازت کاشت کیا تاوان مقرر نہ ہونے سے سنہ ۱۳۲۶ف میں کاشت کیگئی علی ہذا سنہ ۱۳۲۸ف میں بھی۔ اس لئے سنہ ۱۳۲۶ف سے سنہ ۱۳۲۸ف تک تاوان قابل وصول ہے۔ اور یہ کل زمین گاگران میں شریک ہو۔ لہذا زمین ساگ نہ کرنے کا حکم دیا جائے۔

بناءبراں صیغہ بندوبست ضلع سے تحصیل کو یہ حکم دیا گیا کہ

بلحاظ گشتی محکمہ سرکار نشان (۱) بابتہ سنہ ۱۳۲۶ف گٹ ورپیوک زمین بہت کم ہے اس لئے اوس کی حفاظت کرنا ضرور ہے پس توجہ خاص بذریعہ گرداور زمین مذکور ساگ نہ ہونے کا انتظام کیا جائے اب اس تجویز بالا کا مرافعہ یہاں پیش ہے۔

تمہید

مسل پیش ہوئی وکیل صاحب مرافع حاضر ہیں ان کا بیان ہے کہ

(۱) موضع میں گائران کے لئے کافی زمین موجود ہے۔

(۲) مرافع کے نام سنہ ۱۳۲۴ف میں پٹہ ہوا اور جمعبندی سنہ ۲۴ و ۲۵ف میں اوس کے نام پٹہ ہوا اور اسوقت تک یہی پٹہ دار قابض ہے۔ مسل تحصیل ۲۴/۱ سنہ ۱۳۲۳ف میں کل مواد موجود ہے پٹواری کے مجرد رپورٹ خصوصت کے بنا پر یہ بیدخل کیا جارہا ہے مسل محولہ باوجود طلب اس وقت تک وصول نہیں ہوئی ضلع میں روانہ ہونا لکھا گیا ہے۔ اگر عذرات مرافعہ دربارۂ موجودیت زمین کافی برائے گائران وعمل پٹہ داری سنہ ۱۳۲۳ف در جمعبندی درست ہیں۔ تو عذرات قابل لحاظ ہونگے ورنہ نہیں لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ ترمیما منظور صاحب ضلع بعد از ملاحظہ مسل ۲۴/۱ سنہ ۱۳۲۳ف وعمل جمعبندی فیصلہ فرماویں فقط

الحکم حسب حکم جناب صدر المہام صاحب بہادر مال

صیغہ مرافعہ مال

غلام نبی گرداور تحصیل
مرافع

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

زمین کاشت شکم تالاب۔ بعد از وقت شکم تالاب پانی کا پہنچنا ہونے کا اثر۔

تجویز ہوئی کہ مسل کا بی تحت تالاب ہونا گرداور کی رپورٹ ہے۔ اگر تابی کاشت اور محصل وصول ہوا ہے تو شکم تالاب میں کاشی ہونا مسلمہ ہوگا۔ اگر کاشت نہیں ہوئی ہے تو ضلع کی تجویز واجبی ہے مسل کاشت تابی کی کیفیت کا عذرات

ناراضی تجویز تعلقدار صاحب ضلع نلگنڈہ۔ مورخہ ۱۶ مردادی سنہ ۱۳۳۱ف۔

مسدبار بنام سرکار عالی

سنہ ۱۳۳۱ف نشان مسل ۱۲۵/۲۷ منفصلہ ۱۹ مرخورداد سنہ ۱۳۳۲ف

غلام نبی
بنام
سرکار عالی

جمعبندی سے دیہانی پترک سے ہوسکتی ہے ۔ بعد ملاحظہ کاغذات ضلع سے اس کا تصفیہ بآسانی ہوسکتا ہے

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ مرافعہ مسمی غلام نبی گرداور نے بتاریخ ۳۰ تیر سنہ ۱۳۲۸ف تالاب موسومہ کل چرو واقع موضع گون پلی تعلقہ دیورکنڈہ کا پنچنامہ ۔ (مصدقہ مقدم پٹواری موضع مذکور) ترتیب دیکر تحصیل میں پیش کیا پنچنامہ مذکور میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ تالاب کان کل چرو میں سنہ ۱۳۲۸ف کی کاشت کے متعلق پانی آیا ہے اور فصل تابی تحت تالاب کاشت ہوئی ہے شکم میں پانی موجود ہے پانی ہونے کے باعث شکم لائق ہرج نہیں ہے اس لئے سال حال رقم لائق قابل معافی ہے ۔ تحصیل نے ذریعہ ۹۱۱ م ۲۲ خورداد سنہ ۱۳۳۰ف محکمۂ ضلع میں یہ رپورٹ کی کہ " اگرچہ وقت مقررہ پر پنچنامہ مرتب نہ کرکے بعد از وقت مرتب کرنا گرداور کی غلطی ہے مگر نفس الامر میں روئداد کارروائی سے ثابت ہوتا ہے کہ شکم تالاب کا ہرج بحالت شکستگی سنہ ۱۳۲۷ف سے ہی ہوا تھا سنہ ۱۳۲۸ف میں تالاب مذکور مرمت ہوا اور سواتی کارتی میں پونے دو گز پانی تالاب میں آیا تختہ بارش نمبر ۳۳ سنہ ۱۳۲۸ف سے ثابت ہے اور اوس تالاب میں کل پانی جمع رہنے کی مقدار تین گز عمق ہے جبکہ نصف سے زیادہ تالاب میں پانی ہوا کارتی میں آیا تو شکم تالاب غرق آب رہنے کا ثبوت ہوتا ہے اور اس تالاب کا ذریعہ آمدنی ایک بڑی ندی موسومہ دندی کا نالہ ہے ۔ جو ایک دو بارش سے بھی چلتی ہے ۔ پس سنہ ۱۳۲۸ف میں شکم تالاب مستغرق آب رہنے کا یقین ہوسکتا ہے ایسی صورت میں تختہ مطلق کی منظوری ہونا مناسب ہے "

محکمۂ ضلع نے جواباً ۶۲ م ۱۸ اسفندار سنہ ۱۳۳۰ف تحصیل کو یہ تحریر کیا کہ مرافع کا جواب غیر قابل لحاظ اور ناکافی ہے ۔ پس (لعہ ۵۶) مرافع کی ذات سے وصول اور جمع سرکار ہو ۔ مرافع کی غفلت سے بعد از وقت پنچنامہ ہوا جو نقصان سرکار کا ہوا جملہ رقم مع لوکلفنڈ بنجرائی سیس مبلغ لعہ وصول کرکے نتیجہ تعمیل سے اطلاع دیجائے مرافع نے مراسلہ متذکرہ بالا کی ناراضی سے محکمۂ حکم میں مرافعہ دائر کیا جہاں ذریعہ فہمائشنامہ نشان (۲۲) مورخہ ۱۶ اسفندار سنہ ۱۳۳۱ف یہ تجویز ہوئی کہ " مرافعہ بعد مرور میعاد پیش ہوا ہے لہذا نمبر پر نہیں لیا گیا اور درخواست داخل دفتر کردی گئی "

اس وقت اسی تجویز مندرجہ فہمائشنامہ متذکرہ بالا کی ناراضی سے اپیل پیش ہے ۔

تمہید

فصل تابی کاشت ہونا رپورٹ گرداور ہے اگر تابی کاشت اور محاصل وصول ہوا ہے تو شکم تالاب میں پانی کا موجود رہنا مسلمہ ہوگا ۔ اگر تابی کاشت نہیں ہوئی ہے اور رپورٹ غلط ہے ۔ اس صورت میں ضلع کی تجویز واجبی ہوگی کیفیت کاشت فصل تابی کاغذات جمعبندی و دیہانی پترک سے ہوسکتی ہے بعد ملاحظہ کاغذات ضلع سے اوسکا تصفیہ بحسب صراحت بالا آسانی سے ہوسکتا ہے لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ ترمیماً منظور فقط

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب بہادر مال ۔

نشان مثل ۱۳۳ / ۸۷ سنہ ۱۳۳۲ ف
م سنہ ۳۲ ف ۱۸ خورداد

محمد حسین بلیغ .... مرافع بوکالت

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ بوکالت

معاوضہ۔ معاوضہ اراضی قابل کاشت۔ از روئے کاغذات جو معاوضہ زمین تشخیص ہو اُس میں اضافہ کا عدم جوازنہ۔

تجویز ہوئی کہ

جو معاوضہ از روئے کاغذات سرکاری حاکم مقامی نے تشخیص کیا ہے وہ صحیح اور تسلیم کرنا لازمی ہے۔

فیصلہ

واقعات یہ ہیں کہ پولیس ضلع کریم نگر کو بضرورت تیاری مکانات سواران پولیس و تنصیب درختان ابنیہ برائے فرودکشی عہدہ داران حدود کریم نگر میں متصل کچہری پولیس ضلع اراضی کی ضرورت ہوئی۔ اس لیے حسب مندرجہ حاشیہ نمبرات کے اخراج اور اُس کے معاوضہ کی کارروائی شروع ہوئی قابض اراضی اور پولیس کی تحریرات پر تعلقدار صاحب نے بمواجہ قابض و مہتمم صاحب پولیس معائنہ موقعہ کرکے رپورٹ کرنیکا مددگار صاحب مال کو حکم دیا۔ جسپہ محمد شہاب الدین صاحب مددگار مال نے رپورٹ کی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ

نمبر شمار	سروے نمبر	رقبہ	محاصل	قسم زمین
۱	۸۹۱	ے یکڑہ ۱ گ	[illegible]	خشکی
۲	۸۹۲	۲۴ گ	[illegible]	باغات
۳	۸۹۳	ے یکڑہ ۳۳ گ	[illegible]	خشکی
جملہ (۴)		ے یکڑہ ۳۴ گ	[illegible]	

۳۴ عصہ روکلفنڈ ننجرائی ۱/۶

لوعے ۳/۶ م

(۱) نمبر (۸۹۱)۔ یہ زمین خارج کھاتہ تھی۔ اس کا پٹہ انور الدین کے نام ۱۳۲۲ ف میں ہوا تھا اور اسپر قبضہ محمد حسین (مرافع) کا ہے ۱۳۲۵ ف سے اسپر قبضہ پولیس کا ہو گیا ہے اور (۲) حجر ونکا بارکس تیار ہو چکا ہے ۱۳۲۷ ف تک اسکا محاصل محمد حسین نے داخل کیا اور ۱۳۲۸ ف میں کمی یکسالہ کا عمل جمعبندی میں کر دیا گیا ہے۔

محمد حسین بنام سرکار عالی

(۲) نمبر ۸۹۲ - اعلان بندوبست سے اسکا پٹہ انور الدین کے نام ہے - اسپر بھی محمد حسین (مرافع) قابض ہے - نقشہ بندوبست میں ایک باؤلی دکھلائی گئی ہے لیکن موقعہ پر باؤلی نہیں ہے - محمد حسین نے ایک خندق کھدوائی ہے جسکا صرفہ (مار) تقریباً ہوگا - اس زمین پر قبضہ پولیس کا سنہ ۱۳۲۵ف سے ہے - اور پٹہ دار نے سنہ ۱۳۲۷ف تک محاصل ادا کردیا ہے - سنہ ۱۳۲۸ف میں کمی یکسالہ کا عمل ہوا ہے -

(۳) نمبر (۸۹۳) - پٹہ اسکا عزت حسین کے نام ہے لیکن زمین پر قبضہ (محمد حسین) مرافع کا ہے - اس نمبر میں ایک باؤلی ہے - باؤلی کا صرفہ ... تک ہوگا - پولیس ضلع اس زمین میں آئندہ مکانات تعمیر کرانا چاہتی ہے - اس زمین میں (۱۱) درخت خورد سیندھی کے ہیں جنکو کھجور کے درخت قابض اراضی کہتا ہے - اس کے سوا (۳۱) درخت آم کے ہیں جو سنہ ۱۳۲۶ف میں نصب کیے گئے ہیں سنہ ۱۳۲۵ف سے سنہ ۱۳۲۷ف تک محمد حسین نے محاصل ادا کیا ہے اور سنہ ۱۳۲۳ف سے کمی یکسالہ کا عمل ہوا ہے سنہ ۱۳۲۵ف سے پولیس کا قبضہ ہے اور معاوضہ کی رقم ... بابتہ محاصل پولیس ادا کردینے آمادہ ہے -

محمد حسین (مرافع) حسب ذیل ابواب کا معاوضہ چاہتا ہے -

(۱) سود رقم اٹھارہ سالہ ...
(۲) رقم مالگزاری ...
(۳) سود رقم مالگزاری ...
(۴) دہ گونہ معاوضہ ...

...

مددگار صاحب نے حسب ذیل ابواب کی رقم تشخیص کی ہے -

(۱) خندق کھدوائی (مار) (۲) مرمت باؤلی - ...
(۳) پرورش درخت (۴) خرد درخت
انبہ (۳۱) ننہ - (مار) سیندھی (۱۱) ننہ - ...
(۵) محاصل سنہ ۱۳۲۵ف (۶) معاوضہ زمین ...
تا سنہ ۱۳۲۰ف بعد قبضہ
پولیس جو پٹہ دار نے داخل کیا - ... جملہ ...

اول تعلقدار صاحب نے پانچسو روپیہ معاوضہ ولانیکی تجویز فرمائی اور درختوں کے نسبت حکم دیا گیا اُن کے بایسدگی کے بعد ثمرہ ہراج کر دیا جائے۔ اس تجویز کی ناراضی سے محمد حسین نے یہ مرافعہ کیا ہے۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ مرافع غیر حاضر ہے۔ رپورٹ مشمولہ مثل ضلع مورخہ ۲۷ مہر ۱۳۲۸ف مشرحہ صاحب ضلع سے ہویدا ہے کہ مرافع صرف ایکڑ ۱۰-۶ کے معاوضہ کا مستحق تھا جس کے صاحب ضلع نے پانچسو مقرر کیا۔ خلاف روئداد مثل مرافع اس نے بابتہ اخراجات تبلایا ہے جو دریافت موقعی میں صرف مار سے خرچ ہونا ثابت ہوا ہے۔ مرافع نے ایکڑ بابتہ سودہ ہژدہ سالہ مطالبہ کیا ہے جو کسی صورت میں قابل پذیرائی نہیں ہے البتہ مار سے صرف کیے اور سود السائر ۱۰-۴ کا مانگ رہا ہے۔ اولاً ایسے اخراجات کا سود دلایا نہیں جا سکتا ہے کجا کہ بیجا مبالغہ کے ادعا پر لحاظ۔ مرافع نے رقم مالگزاری ادا کردہ کی تعداد (ایکڑ) تبلائی ہے دریافت میں ۱۰-۶ ثابت ہوا۔ اس سے بڑھکر رقم ادا نہیں کی جا سکتی ہی اس ایکڑ کا سود بھی اس نے ایکڑ لگایا ہے جو کسی صورت سے قابل پذیرائی نہیں ہے معاوضہ دہچند کی بابت مرافع ماہانہ مانگ رہا ہے اور حکام مقامی نے باعث تشخیص کاغذات کی بنا پر کی ہے۔ جسکو صحیح تسلیم کرنا لازمی ہے لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

نشان ۲۸ ۱۳۲۳ف م ۱۸ خورداد ۱۳۲۳ف

مسماۃ بھوجو بائی مرافع۔ بوکالت رائے ست گرو پرشاد صاحب وکیل

بنام

لچھمنا ولد لچھمنا مرافعہ علیہ۔ بوکالت ....

وراثت۔ وراثت مقدمی مالی۔ صاحب معاش کی حیات میں حصہ دار کا آنہ داری میں نام شریک ہونیکا اثر۔ زوجہ کی عذرداری کا اثر بہ کارروائی وراثت۔ دوران کارروائی میں وطندار کا انتقال۔

تجویز ہوئی کہ (۱) کارروائی وراثت میں برضامندی صاحب معاش حصہ دار آنہ داری کا نام شریک ہو جائے تو زوجہ کو عذرداری کا حق نہیں ہے گو وہ حالت نشہ میں حاصل کی گئی ہو۔

(۲) دوران کارروائی وراثت میں وطندار کا انتقال ہو جائے تو کارروائی کا آغاز از سر نو ہوگا اور ہر عذردار کو رجوع ہونیکا حق ہے۔

ناراضی تجویز تعلقدار صاحب عادل آباد مورخہ ۱۶ خورداد ۱۳۳۱ف۔

بھوجو بائی
بنام
لچھمنا

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ مرافعہ علیہ نے بتاریخ ۱۹ آبان ۱۳۲۸ف ڈویژن عادل آباد میں بدیں مضمون درخواست پیش کی کہ وطن مقدمی مالی قبضہ عادل آباد مشترکہ ہے۔ مقدم مالی کا تقرر و راثتاً دھرم پوری (شوہر مرافعہ) کے نام ہے۔ لیکن مرافعہ علیہ بلحاظ حصہ داری ہر حصہ سے مستفید ہو رہا ہے اور خدمت کی انجام دہی بذمہ دھرم پوری (شوہر مرافعہ) ہے اور رسمی دھرم پوری مرافعہ علیہ کا چچازاد بھائی ہے۔ بلحاظ کلائیت دھرم پوری کے نام وراثت منظور ہوئی۔ استدعا ہے کہ بلحاظ تعلق خاندان مرافعہ علیہ قانوناً مستحق ہے کہ اُسکا نام تختہ آنہ واری میں بقدر حصہ ۴ شریک کیا جائے۔

نقل درخواست بالا ڈویژن سے ذریعہ مراسلہ مورخہ ۶ آذر ۱۳۲۹ف تحصیل کو بھیجکر لکھا گیا :۔

"دھرم پوری (شوہر مرافعہ) کے نام مقدم مالی کا وطن جس تختہ کی رو سے منظور ہوا ہے اس کی متعلقہ مثل دیکھی جائے تو معلوم ہو گا کہ فی الحقیقت اس وطن میں کس کس کا حصہ شریک ہے۔ تکمیل تحقیق کر کے رپورٹ کی جائے۔" چنانچہ اس تحریر ڈویژن کی بنا پر تحصیل میں کارروائی آغاز ہوئی۔ اور بالآخر ۴ آبان ۱۳۳۰ف کو تحصیلدار وقت نے فرد کارروائی پر مدعی (مرافعہ علیہ) سے جرح کر کے اُس استدعا کو جو وکیل عذر دار نے کی تھی منظور کیا۔ اسی تجویز فرد کارروائی کی ناراضی سے مرافعہ علیہ نے محکمہ اول تعلقداری میں مرافعہ دائر کیا۔ جہاں تجویز ہوئی کہ "مرافعہ منظور اور حسب درخواست دھرم پوری متوفی (شوہر مرافعہ) اُس کے وطن مالی میں ۴ کے ساتھ لچھمنا مرافعہ علیہ کا نام شریک کیا جائے۔ اگر زوجہ کو کوئی عذر ہے تو وہ وراثت میں پیش کر سکتی ہے۔" اسوقت تجویز ضلع کی ناراضی سے یہ اپیل پیش ہے۔

تمہید مثل پیش ہوئی۔ یہ عجیب و غریب مقدمہ ہے۔ صاحب معاش نے اپنی حیات میں مرافعہ علیہ کا نام تختہ آنہ واری میں بقدر ۴ شریک کرنے کی رضامندی ظاہر کی تو اُس کی زوجہ نے عذر داری کی۔ حالانکہ حیات وطن دار میں زوجہ کو کوئی عذر کسی قانون کی رُو سے نہیں ہے۔ گو عدالت نے یہ عذر کیا ہو کہ اس کے شوہر نے حالت نشہ میں رضامندی ظاہر کی ہو۔ بہرحال بعد از عذر داری زوجہ خود وطندار نے بھی اُس مضمون کی درخواست انکاری دی۔ اسکی دریافت تحصیل میں ہو رہی تھی۔ مرافعہا کی جانب سے مرافعہ علیہ پر جرح کی اجازت دی گئی تو اسکا مرافعہ ضلع میں کیا گیا اور ضلع نے بجائے غور بر مسئلہ قانونی نسبت ایصال موقعہ جرح مقدمہ ہی کا فیصلہ کر دیا۔ اب تو اصل وطندار کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور اُس کی زوجہ رجوع ہے۔ جب مرافعہا کے شوہر نے بھی بعد از اقرار باظہار عذر نشہ انکار کیا۔ اور ابھی

تخنہ میں عمل ہی نہیں ہوا تھا کہ اصل وطندار کا انتقال ہوگیا ہے تو مرافعہ علیہ وریافت ورانت میں رجوع ہوکر اپنی حقیت کو ثابت کر سکتا ہے۔ اب اسکا بھی موقعہ ہمکو نہیں ہے کہ مسئلہ ایصال موقعہ جرج کی نسبت رائے ظاہر کریں۔ کیونکہ اصل وطندار ہی کا انتقال ہوگیا ہے۔ اب ورانت کی کارروائی زیر تجویز ہے۔ جو کچھ کارروائی ہوگی وہ از سر نو ہوگی۔ اور ہر عذر دار کو حق رجوع ہونیکا ہے لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ منظور۔

حسب الحکم صدر المہام صاحب مال۔

صیغہ نگرانی مال

نشان مثل ۱۴۸۹ سنہ ۱۳۳۰ف م ۵ افردردی ۱۳۳۲ف

لکشمی بائی زوجہ مہادوراو .... نگرانیخواہ۔ بوکالت

بنام

مہادابائی زوجہ چنپا .... طرفثانی۔ بوکالت

پٹہ۔ پٹہ اراضی۔ از روئے دھرم شاستر بمقابلہ سوتیلی ماں کے ہمشیرہ کا احق ہونا۔ بنظر پرورش سوتیلی ماں کا مستحق نان ونفقہ ہونا۔

تجویز ہوئی (۱) بروئے دھرم شاستر سوتیلی ماں کے مقابلہ میں بہن کو احق قرار دیا ہے۔ بہن گوتراج سپنڈ ہے سوتیلی ماں گوتراج ہے اور نہ کسی درجہ میں اسکا شمار ہے اُسکا نام پرورش کی نظر سے شکمیدار میں خلاف اصول شاستر ہی جو قابل ترمیم ہے

(۲) سوتیلی ماں بالکل دست نگر دختر نہ ہو جائے اسلیے ایک یا دو قطعہ اراضی جو گذارہ کیلیے کافی ہو حین حیات اُسکے قبضہ مرافعہ علیہا کردیا جائے جس کو کسی طرح حق انتقال نہ ہوگا۔ محض حق حین حیاتی قایم رہیگا۔

مثل پیش ہوئی۔ واقعات یہ ہیں کہ مواضع ٹاکل وگوبجے گاؤں میں مسمی چنپا کے نام اراضی ٹپہ تھی چنپا کے انتقال کے بعد پٹہ مسمی ایرنا فرزند کے نام کیا گیا۔ ایرنا بھی لاولد فوت ہونے سے اب مسماۃ لکشمی بائی (نگرانیخواہ) حقیقی ہمشیرہ ایرنا اپنے کو گوتراج سپنڈ بتلاکر خواہان پٹہ ہے اور مسماۃ مہادابائی (سوتیلی والدہ) ایرنا بحیثیت زوجہ پدر پٹہ دار اپنے کو مستحق قرار دیرہی ہے۔ حکام تحت نے مفید نگرانی علیہا رائے دی ہے دوسری مثل میں موضع شنکرگہ کی اراضی بھی ساتھی ہے۔ موضع شنکرگہ میں بھی اراضی کا پٹہ چنپا کے نام تھا جو بعد وفات چنپا ایرنا کے نام ہوا۔ اور ایرنا کی وفات کے بعد فریقین میں بحث چلکر بروئے شاستر بہن کو مستحق قرار دیا گیا اور اس کے نام اسی موضع کی اراضی کا پٹہ ہوکر تحصیل سے صوبہ داری تک قایم رہا فیصلجات موضع شنکرگہ کا مقابلہ فیصلہ مقدمہ زیر اپیل سے کرنے کے بعد تعجب معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی پٹہ دار کے تین

مواضع کی اراضیات کی نسبت دو موضع میں سوتیلی ماں کو مستحق قرار دیا گیا ہے اور ایک میں بہن کو۔ اس طرز سے صاف ظاہر ہے کہ قانون سے قطع نظر کارروائی کیگئی ہے۔ بروئے شاستر بہن کا حق ہر صورت میں سوتیلی ماں کے مقابلہ میں احق قرار دیا گیا ہے۔ بہن گو تراج سپنڈ ہے اور سوتیلی ماں نہ سپنڈ ہے نہ اور کسی درجہ میں اُسکا شمار ہے۔ اس کے نام شکمیداری میں صرف پرورش کے مد نظر نہ کہ بروئے شاستر فیصلہ حکام تحت جو خلاف اصول شاستر ہے قابل ترمیم ہے۔ مگر شکمی انتظام ایسا مناسب ہوگا کہ سوتیلی ماں بالکل دست نگر دختر نہ ہوجاوے۔ اسلیئے ایک یا دو قطعہ اراضی جو گذارہ کے لیے کافی ہو۔ حین حیات اُسپر قبضہ مرافعہ علیہا کا کر دیا جائے۔ جس کو کسیطرح کا حق انتقال مرافعہ علیہا کا نہ ہوگا۔ محض تمتع کا حین حیات قایم رہیگا۔ بعد وفات مرافع پورا استفادہ کریگی۔ لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ منظور حسب صراحت بالا عمل ہو۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال۔

صیغہ مرافعہ مال

بھیماجی راؤ . مرافع بوکالت پنڈت مدھوراؤ صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی . مرافعہ علیہ بوکالت ....

نشان مثل ۸۷/۲۵ ۱۳۳۱ف م ۲۲ خورداد ۱۳۳۲ف

پیداوار۔ وصول مالگزاری بضبطی پیداوار زمینات کاشت شدہ سے کیا جانا۔

تجویز ہوئی کہ کوئی پٹہ دار جو کاشت بھی کیا ہو پیداوار تیار بھی ہو۔ اپنی کاشت کو چھوڑ کر کبھی درخواست نہیں کریگا کہ رقم بضبطی مال پیداوار مالگزاری حاصل کی جائے اور بقیہ رقم واپس ہو۔

(۲) کل کارروائی مرافع کی مشتبہ اور اپنی چال سے حاکم مقامی کو گمراہ کرتی ہے۔ جب تک کہ مکمل دریافت نہ ہو کہ دراصل کاشت کس نے کی۔ اور حقدار کون ہے اور مرافع کے حقوق کس حد تک قابل تسلیم ہیں کوئی حکم نہیں دیا جاسکتا۔

مثل پیش ہوئی۔ وکیل صاحب نے سرکار کو فریق بنایا ہے۔ واقعات یہ ہیں کہ ۱۳۲۷ف میں مرافع نے ڈویژن میں یہ درخواست دی کہ اُس کی اراضی ۱۰۸ و ۴۰ و ۹۹ و ۳ و ۵ و ۹۹ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۸ واقع موضع دھوترگاؤں پر مال ۹ؑ باقی ہیں۔ پیداوار زیر نگرانی سرکار لیکر جو رقم بچے اُسکو واپس کرکے زمین بھی واپس کردی جائے۔ دوم تعلقدار صاحب نے دریافت کیلیے تحصیل کو حکم دیا بالآخر ضبطی پیداوار کا حکم بھی

بنام پٹیل و پٹواری دیا گیا۔

مرافع نے دوسری درخواست یہ دی کہ پٹیل پٹواری موضع اس سے مخالف ہیں اس لیے پیداوار بہ زیر نگرانی پٹیل و پٹواریان دیگر مواضع دیا جائے۔ یہ حکم بھی جاری ہوا۔ مالی پٹیل نے ابتداءً میں ذریعہ نشان (۱۵) ۶۔ خورداد ۱۳۲۷ف یہ رپورٹ کی کہ مال ضبط کرلیا گیا اس کے بعد دوسری رپورٹ کی گئی کہ بابا راؤ سے رقم لی گئی (بابا راؤ مرافع کا رشتہ دار کہا جاتا ہے) دوم تعلقدار صاحب نے مال منضبطہ کی قیمت سے رقسم سرکاری لیکر باقی رقم مرافع کو واپس کرنیکا حکم دیا اور تکمیل تحقیقات کا بھی حکم دیا تو مرافع نے ضلع میں مرافعہ مزید تحقیقات کی تجویز کی نسبت کیا۔ صاحب ضلع نے کارروائی کو نامکمل خیال کرکے عدالت کی رہنمائی کی۔ صاحب سمت نے تکمیل تحقیقات کا حکم دیا جس کا یہ مرافعہ پیش ہے۔

اسئلہ تحت اصل واقعات سے مبرا ہیں مگر کاغذات و نیز درخواست ہائے مرافع کے دیکھنے سے یہ قیاس لازمی پیدا ہوتا ہے کہ مرافع اُن اراضی پر جنکا کہ یہ پٹہ دار توہے مگر کسی وجہ سے بیدخل ہوا یا ہو رہا تھا۔ اس پیرایہ میں دخل حاصل کرنے کی بنا رڈالی ورنہ کوئی پٹہ دار جو کاشت بھی کیا ہو۔ پیداوار تیار بھی ہوا نپی کاشت کو چھوڑ کر دوسرے گانوں میں جانیکے بعد یہ درخواست کبھی نہیں کریگا کہ اُسکا مال ضبط کرلیا جاوے اور بعد از فروخت جو رقم ہو اُس سے بقایا رمالگزاری یعنے اُس سال کی رقم منہا کرکے باقی رقم اُسکو دی جاوے اور مال کو بھی موضع متعلقہ کے عمال وہیں کی ضبطی میں نہ دیا جاوے بلکہ دوسرے مواضعات کے عمال کی نگرانی میں دیا جاوے تمامی کارروائی مرافع کی مشتبہ اور اپنی چال سے حکام مقامی کو گمراہ کیا ہے۔ جب تک کہ مکمل دریافت ہوکر معلوم نہ کیا جاوے کہ درحقیقت کاشت کس نے کی اور حقدار کون ہے۔ مرافع کے حقوق کس حد تک قابل تسلیم ہیں کوئی حکم نہیں دیا جاسکتا ہے لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور۔

حسب الحکم جناب صدر المہام بہادر مال

صیغہ مرافعہ مال

وٹھل راؤ پٹواری .... مرافع۔ بوکالت

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ۔ بوکالت

ہراج۔ ہراج زمین سکم تالاب۔

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ میدک

تجویز ہوئی کہ مرافع نے بحساب فی ایکر ۸ع و ۱۰ع رعایائے موضع کی خواہش ہونے پر اپنے نفع کے مدنظر ۸ع کی رپورٹ کی ہے اور رعایا کو اس ہراج سے بالکل بیخبر رکھا - تجویز ضلع سے معلوم ہوتا ہے کہ اراضی ہراج شدہ سے زائد کاشت ہوئی ہے لہذا جملہ اراضی پر بحساب ۸ع و ۱۰ع وصول کیے جاویں۔ مثل پیش ہوئی - مرافع غیر حاضر ہے - موضع کرنگل کی اراضی شکم تالاب مکائی اور ازنڈی کی کاشت کیلئے رعایا بحساب فی ایکر ۸ع و ۱۰ع لینے راضی تھے مگر مرافع نے اپنے نفع کے مدنظر اور ۸ع پر ہراج کی رپورٹ کی - رعایا کو اس ہراج سے بالکل بیخبر رکھا - ڈویژن افسر صاحب نے تکمیل نقصان سرکار کی تجویز کی - صاحب ضلع نے یہ لکھکر کہ اراضی ہراج شدہ سے بہی زائد زمین پر کاشت کی گئی ہے لہذا جملہ اراضی پر بحساب ۸ع و ۱۰ع رقم لی جاوے اور خاطیان تحصیل و دیہی کے جواب کے بعد سزا کی تجویز کی جاوے - اس تجویز کا یہ مرافعہ پیش ہوا ہے - بعد ازارجاع مرافعہ مرافع کو خود نا امیدی ہوئی اس لیے حاضر نہیں ہوا ہے - صاحب ضلع کی تجویز بالکل درست ہے لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور -

حسب الحکم جناب صدرالمہام بہادر مال

صیغۂ نگرانی مال

نشان مثل ۸۹ سنہ ۱۳۳۱ ف مورخہ یکم اسفندار ۱۳۳۱ ف

کشن ولد نارائن نگرانیخواہ - بوکالت مسٹر باپوراؤ صاحب وکیل

بنام

الیشونتا ولد ماروتی طرفثانی - بوکالت ....

بیعنامہ - بیدخلی بر بنار بیعنامہ کا اثر -

تجویز ہوئی کہ جبکہ نگرانی علیہ کا قبضہ ۱۳۲۶ ف تک ثابت ہے - اب نگرانی خواہ نے اُس میں مزاحمت شروع کی اور رفع مزاحمت کی نالش دائر کی تحصیل نے غلطی سے بیعنامہ کو قبضہ کا ثبوت قبول کرکے نگرانی علیہ کے خلاف فیصلہ کیا ہے - نگرانی خواہ چاہے تو عدالت سے نگرانی علیہ کی بے دخلی کرا سکتا ہے -

واقعات مقدمہ ہذا یہ ہیں کہ نگرانی علیہ نے ضلع میں درخواست دی کہ سہ قطعہ اراضیات بہ تنسیخ دستاویزات دلائی جائیں کہ نگرانی علیہ نے پدر نگرانی خواہ سے رقم قرضہ لیا تھا - ادا کردیا - مگر نگرانی خواہ اور دو ہزار قسم کا (تقاضہ) ذریعہ عرو ب کرتا ہے - اور دستاویز دہوکہ سے کرالیا ہے - ضلع سے نقل درخواست تحصیل میں بھیجکر

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ اورنگ آباد مورخہ ۱۳ خورداد ۱۳۳۱ ف

کسٹن بنام الیشو نتا

حکم دیا گیا کہ اگر مزاحمت ہو تو رفع کرادیجائے اور اگر عروب زدوکوب کرتے ہوں تو ذریعہ پولیس انتظام کرایا جائے۔
اور واقعات سے اطلاع دی جائے۔

بربنار حکم ضلع تحصیل میں کارروائی جاری تہی کہ ضلع سے شل ڈویژن میں منتقل کردیگئی اور ڈویژن میں تحقیقات وشہود کے اظہار قلمبند کیے جاکر ضلع میں رپورٹ کی گئی کہ ۱۳۱۶ف میں نگرانی خواہ نے اراضیات بالا کو نگرانی علیہ سے بذریعہ بیعنامہ رجسٹری شدہ خرید کرکے اُسی کو ۹ نو سال کیلئے ایک سو روپیہ منافع پر معاہدہ قول قبولیت دیا اور بعد ختم مدت قول ایک سال شنکر کولی کو اور بعد ازاں اہل دیہہ کو بٹائی سے دیا تو نگرانی علیہ بوجہ بیدخل ہونے کے ان اراضیات کے متعلق لڑرہا ہے۔ نگرانی خواہ نے بمعاونت پٹیل پٹواری اراضیات پر جبراً قبضہ حاصل کیا ہے۔ اہل دیہہ کو لازمی تھا کہ اراضی مابہ النزاع کو اپنی اثر سے قبضہ نگرانی خواہ مستحکم کریں۔ پس جن اہل دیہہ نے اپنے اثر سے نگرانی خواہ کا قبضہ اراضیات پر ثابت کرانے کی کوشش کی ہے انکی تحریر کردہ قبولیتیں لائق اعتبار ہوسکتی ہیں نہ اُن کی شہادت نہ اس مقدمہ میں امر منفصلہ عارض ہے کہ تحصیل نے بلابحث قبضہ بوجہ بیعنامہ نالش رفع مزاحمت غیر اقتداری سررشتۂ مال ہونے سے خارج کیا۔ اور ڈویژن نے اتفاق کیا ہے۔

۱۳۲۵ف میں درخواست رفع مزاحمت منجانب نگرانی علیہ پیش ہوئی تحصیل نے امر منفصلہ تصور کرکے خارج کیا۔ ۱۳۲۹ف میں پھر نزاع آغاز ہوئی یعنے بیدخلی کے بعد سے کارروائی کا تسلسل پایا جاتا ہے۔ اسلیے قبضہ نزاعی متصور ہے بوجہ سازش اہل دیہہ نگرانی علیہ تباہ ہوگیا ہے قبضہ نزاعی سہ سالہ نہ ہو تو مال سے برخاست ہوسکتا ہے۔ عہدہ داران تجربہ کار کو ساہوکاروں کی چالبازی پوشیدہ نہیں ہے۔ رہن نامہ کے بجائے بیعنامہ کراتے ہیں اور کاشتکار کو مال سے عدالت کی رہنمائی کراتے ہیں کہ وہ اخراجات دیوانی کا متحمل نہ ہوسکے۔ اگر ۱۳۲۶ف میں قبضہ کی تحقیقات کی جاتی تو نگرانی خواہ دیوانی میں ناگزیر نالش کرتا۔ بیعنامہ کے بعد نگرانی خواہ کے نام پٹہ ہوا نہ قبضہ۔ تو پٹہ دار کیونکر بیدخل کیا جاسکتا ہے۔ اہل دیہہ نے جو نمبر کاشت پر لیا ہے ایکسال کی معطلی کی سزا کافی ہے۔ نگرانی خواہ نے تجویز ڈویژن سے ناراض ہوکر ضلع میں مرافعہ کیا۔ تو صاحب ضلع نے اس کا فیصلہ اسطرح فرمایا کہ ۱۳۲۶ف تک نگرانی علیہ قابض اراضیات رہنا مسلمہ نگرانی خواہ ہے اس کے بعد مسلسل وہ پیرو کناں ہے اس لیے دوران کارروائی کا قبضہ ناجائز سررشتۂ مال سے برخاست ہوسکتا ہے۔ نگرانی علیہ کو قبضہ دلانیکا حکم دیا اور اہل دیہہ کو حسب رائے ڈویژن سزا دی تو اس کا اپیل

صوبہ داری میں پیش ہوا۔ جناب صوبہ دار صاحب نے بوجہ اس کے کہ فیصلہ ضلع قطعی ہے۔ خارج کیا تو اُس کی نگرانی یہاں پیش ہے۔

تمہید۔ تحصیل ڈویژن نے سخت غلطی کی تھی۔ ۱۳۲۶ ف تک کا قبضہ نگرانی علیہ کا ثابت ہے۔ معلوم ہوتا ہی کہ نگرانی خواہ نے اس کے قبضہ میں مزاحمت شروع کی اور اس نے رفع مزاحمت کی نالش تحصیل میں کی تحصیل نے بیعنامہ کو قبضہ کے ثبوت میں قبول کر کے نگرانی علیہ کے خلاف میں فیصلہ صادر کیا۔ نگرانی خواہ چاہے تو عدالت سے نگرانی علیہ کی بیدخلی کرا سکتا ہے۔ تجویز ہوئی کہ نگرانی نامنظور۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

نشان ۱۹۸ مورخہ ۲ اسفندار ۱۳۳۲ف

محمد یلیین ... مرافع بوکالت ...

بنام

سرکار عالی ... مرافعہ علیہ۔ بوکالت ...

اوطان لاوارث۔ اوطان لاوارث کا گماشتہ منجانب سرکار مقرر ہونا۔ گماشتہ در گماشتہ

تجویز ہوئی کہ

گماشتہ ایک مدت مدید تک قابض رہے تو اس کی حقیت قابل تسلیم نہیں ہے اور نہ ایسا گماشتہ ملازمت اختیار کرکے منجانب اپنے گماشتہ پیش کرنیکا مستحق قرار دیا جاتا ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ اوطان مالی و کوتوالی موضع راجم پٹیہ لاوارث قرار دیگئی۔ اور ہراج کی کارروائی آغاز ہوئی۔

ڈویژن نے بامید منظوری صدر بہ رقم ۔۔ سہ بارہ بنام محمد حسین (مرافع) بادخال رقم ربع ختم کیا اور بذریعہ نشان ۱۱۹۸-۲۲ آبان ۱۳۰۵ف مرافع سے بطور گماشتہ سرکاری کام لینے کا بھی حکم دیا۔ قبل از کارروائی اختتام ہراج رامراؤ وغیرہ نے اپنی حقیت کی نسبت درخواستیں پیش کیں لیکن کوئی التفات نہیں کی گئی۔ تحقیقات درجہ بدرجہ ضلع و صوبہ داری میں بغرض منظوری پیش ہوئے ہر دو محکمہ جات نے منظوری کی رائے

نمبار ضمنی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع نلگنڈہ فیصلہ نشان ۹۳، مورخہ ۲۰ آبان ۱۳۳۱ف

محمد لیسین
بنام
سرکار عالی

دی۔ لیکن جب یہ کارروائی محکمۂ ہذا میں آئی تو چونکہ رقم ہراج نہایت ہی قلیل تھی۔ محکمۂ ہذا سے تحریک نامنظور کی گئی اور گماشتہ سرکار سے کام لینے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ ہراج گیرندہ منجانب سرکار گماشتہ مقرر ہوا اور ۱۳۱۹ف تک بطور خود کارگذار رہا۔ ۱۳۱۹ف میں مرافع نے آپ کو اوطان مذکور کا پٹہ دار بتلا کر یہ خواہش کی کہ مرافع بطور گماشتہ محی الدین کو پیش کرتا ہے۔ لہذا اختیار نامہ منظور فرمایا جائے۔ ابتدائً تحصیل ڈویژن نے مختار نامہ گماشتہ کی منظوری دیدی لیکن ضلع نے وثیقہ پیش کردہ مرافع کو تسلیم نہیں کیا اور یہ حکم دیا کہ اسکی حیثیت گماشتہ سرکار کی رہیگی۔ ۱۳۲۲ف میں تنقیح پٹی صدر محاسبی میں گماشتہ درگماشتہ لینے پر اعتراض ہوا اور محمد لیسین کو نوٹس دیا گیا کہ وہ خود کارگذار رہکر ضمانت داخل کرے۔

من بعد مرافع نے پٹہ وطن مذکور پانے کی درخواست ڈویژن میں پیش کی اور اس کے ساتھ ہی ملجال ملپائی رام راؤ وغیرہ نے بھی اپنے حقوق ظاہر کرکے پٹہ وطن کے خواہاں ہوئے۔

ضلع نے ڈویژن سے ان کے متعلق رائے طلب کی ڈویژن افسر صاحب نے واقعات کا اظہار کرتے ہوئے یہ رائے دی کہ

"ہراج کی منظوری صادر نہیں ہوی لہذا کارروائی ختم تصور نہ ہوگی۔ مرافع پٹہ وطن کا مستحق تصور نہیں ہوسکتا اس کا تقرر اس لیے بھی درست نہیں کہ وہ تحصیل محرر یا پٹیل ملازم ہے۔ دیگر دعویداران حاضر ہوئے اور نہ وثائق سے اپنے استحقاق ثابت کرائے۔ ڈویژن افسر صاحب سابق نے محی الدین علی دجو گماشتہ منجانب مرافع ہے) کا مختار نامہ جو منظور کیا وہ بھی درست نہیں ہے اس لیے کہ خود لیسین علی (مرافع) گماشتہ ہے اور گماشتہ اپنی جانب سے گماشتہ پیش نہیں کر سکتا۔ میری رائے میں وطن لاوارث قرار دیکر امتحان دادہ شخص کا تقرر ہونا مناسب ہے"

بعد ملاحظہ کارروائی صاحب ضلع نے ذریعۂ نشان ۷۹۳ مورخہ ۲۰۔ آبان ۱۳۳۳ف یہ حکم دیا کہ "لیسین علی (مرافع) کا دعوی محض حکم امتناعی نیلام اوطان کی حد تک ہے اس حکم پر کارروائی ختم نہیں کی گئی۔ بلکہ خفیف نذرانہ ہونے سے قبل صدور احکام امتناعی محکمۂ سرکار نے نامنظور کیا ہے۔ رام راؤ وغیرہ کا دعوی بوجہ عرصہ تمادی و عدم حضوری درست نہیں ہے۔ محی الدین علی عرصۂ زائد از دس سال سے کارگذار ہے"۔ اسی ضلع کے حکم کی ناراضی سے محمد لیسین علی نے محکمۂ ہذا میں اپیل کیا ہے۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ مرافع باوجود خود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہے۔ واقعات صاف ہیں۔

بحث صرف اسی قدر ہے کہ آیا ایسا شخص جو گماشتہ ہو خواہ وہ کتنی ہی مدت کا کیوں نہ ہو اپنی جانب سے گماشتہ مقرر کر سکتا ہے یا نہیں۔

مرافع کا یہ استدلال کہ وہ ایک مدت مدید تک چونکہ قابض رہا ہے لہذا اُس کی حقیت تسلیم کیجاوے درست نہیں ہے۔ مرافع کی حقیت سرکار سے باطل قرار دی جاکر اس کی حیثیت گماشتہ کی قرار دی گئی۔ اسکے بعد مرافع نے اپنی طرف سے گماشتہ مقرر کرکے خود سرکاری نوکری اختیار کرلیا۔ تو صاحب ضلع نے گماشتہ مقرر کردہ مرافع کو جو بارہ سال سے کام بہ حیثیت گماشتہ منجانب (گماشتہ) مرافع انجام دے رہا تھا۔ سرکاری گماشتہ قرار دیکر مرافع کو جو سابق میں منجانب سرکار گماشتہ مقرر ہوا تھا بوجہ علٰحدہ ہونے از خدمت گماشتہ گری کا غیر مستحق قرار دیا ہے۔ جو بالکل درست ہے۔ بوجوہ صدر تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

نشان مثل ۱۳۳۲ ف/۲۷ م ۱۴ اسفندار ۱۳۳۲ ف

مرافع۔ بوکالت مسٹر کلیان رام ایر صاحب وکیل   مارم ریڈی جنپ ریڈی

بنام

مرافعہ علیہ۔ بوکالت رائے ہیم چندر صاحب وکیل   غلام محی الدین

رسالۂ مالگزاری۔ پٹہ کا ثبوت۔ اراضی گٹ نمبر کا پٹہ۔ اختیار سے خارج پٹہ۔ ہراج اراضی۔ گٹ نمبر کے پھوڑی کا لزوم پھوڑی کرکے ہراج کا لزوم۔

رسالۂ مالگزاری سے اس امر کا ثبوت نہیں ہوسکتا کہ پٹہ باضابطہ درخواست پیش ہوکر عمل پٹہ ہوا یا قبضہ دیا گیا۔

اراضی گٹ نمبر موازی (ماعہ) یکر کا پٹہ عطا کرنا خارج الاقتدار تحصیل ہے۔ پھوڑی کرکے ہراج کرنا چاہیئے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی غلام محی الدین ساکن قصبہ نلگنڈہ نے بتاریخ ۶۔ شہر یور ۱۳۲۸ف تحصیل میں یہ درخواست پیش کی کہ

"موضع متھم پلی میں سروے نمبر ۱/۲ ۱۶ موازی تخمیناً ماعہ یکر ۳۹ گلیں جنگلات سے باہر اور قابل کاشت ہے اگرچہ قبل ازیں بموجب گشتی نشان (۱) بابتہ ۱۳۲۶ف بنجرائی میں شریک کرنے کے لیے حکم ہوا تھا لیکن موضع

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلشن آباد سید ک نشان فیصلہ ۲۲ مورخہ ۲۲ ردے ۱۳۳۱ف۔

مارم ریڈی بنام غلام محی الدین

شریک محصورہ نہ ہونے سے حسب مراسلہ ضلع نشان (۳۵۰) مورخہ ۳۰ تیر ۱۳۲۵ف نیچرائی سے خارج ہوچکا ہے۔
اس کے علاوہ سروے نمبر ۳۲۴/۱ موازی ۸ ایکر ۸ اگنٹہ بھی افتادہ اور قابل کاشت ہے لہذا ہر دو نمبرات کا
پٹہ بنام عرضیگذار کیا جائے اور تا تکمیل کارروائی ضابطہ عارضی کاشت کا حکم دیا جائے۔"
جس کی بناء پر تحصیل سے اشتہار جاری ہوا اور گرداور کے نام ذریعہ نشان (۸۵۵) مورخہ ۶ شہریور ۱۳۲۵ف
زمینات تبلانیکا حکم دیا گیا۔ اشتہار تعمیل شدہ دفتر دیہی سے وصول ہوا جو شریک مثل ہے۔ مقدم پٹواری نے
اس اشتہار پر بتاریخ ۱۱ شہریور ۱۳۲۵ف ہذا میں خلاصہ مضمون تعمیلی کیفیت لکھی ہے کہ (ایک قطعہ اشتہار
چاوڑی پر چسپاں کر کے گاؤں میں تمام رعایا کو معلوم ہونے کیلئے منادی کرادی گئی ہے) اسکے بعد گرداور نے
ذریعہ رپورٹ نشان (۵۶) مورخہ ۲۰ شہریور ۱۳۲۵ف یہ رپورٹ کی کہ موضع سٹم پلی پہونچکر بموجب نقشہ
درخواست گزار کو زمینات بتلائے گئے سروے نمبر (۱۶۰) کی زمین قابل کاشت ہے جو توفیر زراعت کے لیے
سررشتہ جنگلات سے بیرون محصورہ کردیگئی ہے اسکا رقبہ پیمائش کرنے سے حسب نقشہ مشلکہ ماعہ ۵گ ایکر
برآمد ہوا ہے۔ سروے نمبر ۳۲۴/۱ خارج کھاتہ سابقہ میں کاشت شدہ زمین ہے۔ زمینات زیر بحث میں درختان
آبکاری مطلق نہیں ہیں۔ سروے نمبر ۱۶۰ کے بیرونی میں بعض بعض مقامات پر چیدہ چیدہ کچھ درخت آئندہ کار
ہیں جو سوائے ہیمہ سوختنی کے کارآمد نہیں ہیں۔ قبل ازیں کہ مقامی رعایا کی خواہشات کی اطلاع حاصل
کیجاتی اور گٹ نمبر کی پھوڑی کرائی جاکر باقاعدہ نمبر چھوڑے جاتے تحصیلدار صاحب نے برنبائے رپورٹ
گرداور بتاریخ ۱۰ مہر ۱۳۲۵ف یہ تجویز کی کہ
"جبکہ یہ موضع بیرون محصورہ ہے تو اس کی ضرورت نہیں ہے احکام پٹہ جاری کیے جائیں۔ اور انتظام
بقیہ کیلیے سررشتہ جنگلات کو لکھا جائے۔"
چنانچہ حسبہ مقدم پٹواری کے نام حکم دیا گیا اور سررشتہ جنگلات کو توجہ دلائی گئی۔ اس کے بعد غلام
محی الدین کی جانب سے بتاریخ ۱۷ آذر ۱۳۲۹ف اور ایک درخواست پیش ہوئی کہ ابتداءً رقبہ اندازاً
ماعہ ۳۹گ ایکر بتلایا گیا تھا لیکن بروئے پیمائش صحیح رقبہ ماعہ ۵گ ایکر ہے اسکی صحت کردیجائے جنکی بناء پر
تحصیلدار صاحب نے ذریعہ نشان ۱۰۲ مورخہ ۴ دے ۱۳۲۹ف مقدم پٹواری کے نام حکم جاری کیا۔
کہ رقبہ ماعہ ۵گ ایکر قرار دیکر جمعبندی میں عمل کیا جائے اور حسبہ قبضہ دلایا جائے۔
ناراضی تجویز تحصیل مارم ریڈی چنا ریڈی ولد شیوا ریڈی و تمارا جب ریڈی نے علیحدہ علیحدہ

نارم ریڈی بنام غلام محی الدین

محکمہ ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو اول تعلقدار صاحب ضلع نے ذریعہ نشان ۲۰۴ و ۲۰۵ انفصال بابتہ سنہ ۱۳۲۹ ف علیحدہ علیحدہ فیصلہ فرمایا۔ فیصلہ نشان ۲۰۴ مورخہ ۱۳ امہر سنہ ۱۳۲۹ ف مرافعہ مارپ ریڈی جیار یڈی کے متعلق ہے جو حسب ذیل ہے۔

مرافع کا بیان ہے کہ اُس نے اس زمین کو پندرہ (۱۵) سال سے کاشت کر کے رقم داخل کیا کرتا تھا۔ اور پٹواری نے رسیدات بھی دیا ہے جو پیش کئے گئے اور ہمیشہ اُس کے نام پٹہ کرانیکا وعدہ بھی کیا۔ مگر بعد میں مرافعہ علیہ کی درخواست پیش ہونے پر اُسکے بغیر اطلاع کے مرافعہ علیہ کے نام پٹہ کرادیا اور اشتہار بنظر عام بہ چسپاں نہیں کیا گیا اور نہ اُس کو اطلاع دیگئی جبکہ ۱۵ و ۱۶ سال سے وہ قابض رہا ہے اور برابر رقم داخل کرتے ہیں تو غیر شخص کے نام پٹہ کیا جانا خلاف ہے چنانچہ تحصیلدار صاحب نے رعایا رکے نام پٹہ ہونیکی رائے ظاہر کرتے ہیں۔ مرافعہ علیہ کا عذر یہ ہے کہ وہ برابر بحکم تحصیل زمین پر قابض ہے اور پٹہ تحصیل سے باضابطہ بعد اجرائے اشتہار ہوا ہے تو پھر مرافع کے عذرات کسی طرح قابل تسلیم نہیں ہیں۔ مرافعہ خارج کردیا جائے۔

ہم جہاں تک غور کرتے ہیں یہ کارروائی ہماری رائے میں بغرض دریافت تکمیل بھیجنے کے قابل ہے۔ کیونکہ جو رسیدات کہ پیش ہوئے ہیں اُنپر پٹیل پٹواری کے دستخط ہیں اور علیٰ ہذا صیغہ جنگلات کی چٹھیات بھی موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمینات بغرض کاشت جبکہ دیے گئے کہ جنگل صاف کرنے محکمہ جنگلات سے اُن کے نام حکم ہوا ہے اس سے مرافع کا قبضہ ہونا قبل پٹہ مرافعہ کا ثبوت ملتا ہے۔ اور یہ ممکن ہے کہ پٹیل و پٹواری نے سازش کرکے اُس کے قبضہ کو پوشیدہ کیا ہو اور اشتہار بھی ممکن ہے کہ اسی طرح جاری کیا کہ مرافع کو اطلاع نہیں ملی۔ بہرحال یہ کارروائی بنظر انصاف رسانی غریب رعایا قابل دریافت و تکمیل پائی جاتی ہے اور ممکن ہے کہ اس دریافت میں کوئی نقصان سرکاری بھی جو ہوا ہو ظاہر ہو جائے اور یہ بھی ظاہر ہو کہ سابق میں جو درخواستیں پیش ہوئے تھے اُن کا وجود بھی بتلایا جائے لہذا مرافعہ منظور ہو۔ تحصیلدار صاحب حضور نگر کو حکم دیا جائے کہ بمواجہ فریقین دریافت و تکمیل کر کے فیصلہ کردین بنا راضی فیصلہ محکمہ ضلع غلام محی الدین نے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو صوبہ دار صاحب نے بوجوہات ذیل

(۱) تحصیل سے پٹہ کی کارروائی باضابطہ مکمل ہوئی ہے۔

مارم ریڈی
بنام
غلام محی الدین

(۲) چٹھیات پیش شدہ کے منجملہ صرف نشان (۲۰ و ۹۸) مورخہ ۱۹- اردی بہشت ۱۳۲۵ف کی دو چٹھیاں اور چند رسائد مقدم پٹواری و مرافعہ علیہم سے متعلق ہیں۔ جن سے صرف اسیقدر ظاہر ہے کہ ۳ بیگہ گیر و ۳۶ بیگہ گیر میں چوبینہ بلا اجازت قطع کرنے کی وجہ سے تاوان قایم اور حسب ذیل سوائے جمعبندی میں عمل ہوا ہے۔

نام کاشت کار	۱۳۱۶ف	۱۳۱۷ف	۱۳۱۹ف	۱۳۲۳ف
مارپ چنپ ریڈی	موسے	+	؎	۲ر۸ ؎
تماراجب ریڈی	.	۱۵ ؍	؎	+

اس سے استحقاق قبضہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

(۳) مرافعہ علیہم نے شرحات جمعبندی کے نقول پیش کرکے اپنا قبضہ ثابت نہیں کیا۔

(۴) سروے نمبر $\frac{۳۲۴}{۱}$ خارج کھاتہ کی نسبت کوئی عذرداری پیش نہیں ہے۔

ذریعہ نشان ۲۲ انفصال مورخہ ۲۲- دے ۱۳۳۱ف مرافعہ منظور اور فیصلہ زیر مرافعہ منسوخ فرمایا۔ اب بنا راضی فیصلہ صوبہ دار صاحب مارم ریڈی چنپ ریڈی ولد شیو ریڈی و تمارجب ریڈی ولد چنپ ریڈی نے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔

تمہید۔ بحث وکلا صاحبان فریقین سماعت کی۔ مرافعان کے پاس ادائی محاصل اراضی کی کوئی رسید نہیں ہے۔ ۲۰ سال کا قبضہ تبلایا جاتا ہے اور اسکے ساتھ یہ اقبال کہ پٹیل پٹواری اقرار پٹہ کرانیکا کرتے رہے ہیں۔ مرافعان کے خلاف رائے قایم کیا جاتا ہے کہ اُنھوں نے اسقدر عرصہ تک سکوت کیوں اختیار کیا۔ اگر بالفرض اُن کے پاس رسائد بھی ہوں تو اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا ہے کہ باضابطہ درخواست پیش ہو کر مرافعان کے نام عمل پٹہ ہوا یا قبضہ دیا گیا ہو۔ مرافعہ علیہ کے نام عطا پٹہ کی کارروائی بھی مشتبہ پائی جاتی ہے اور بالفرض مشتبہ نہ بھی ہو تو ۱۱ ایکر کا پٹہ کر دینا خارج الاختیار تحصیل تھا۔ نظر بہ جملہ حالات مقدمہ حکم ہوا کہ کل اراضی ہذا کا پٹہ جو تحصیل نے دیا منسوخ ہو اور ہر اوڑی کر کے حق مقابضت کا حراج کر دیا جاوے اور پٹیل و پٹواری دگہ داد سے باز پرس کر کے سخت تدارک ہو۔

حسب الحکم جناب صدر المہام بہادر مال

صیغہ مرافعہ مال

حکیم میر محمود علی صاحب — مرافع بوکالت سٹر ست گرو پرشاد صاحب

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ ....

بقایا - بقایا بوجہ عدم دستیابی راضی نامہ - ہراج حق متقابضت - رقم ہراج بقایا میں محسوب کرنا - محاصل کا وصول کرنا۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ محاصل پٹہ داری کی حیثیت سے لیا جاتا ہے تو حق پٹہ داری مسلم ہے - حق متقابضت ہراج کر کے رقم بقایا میں جمع کیا جائے بصورت کمی پٹہ دار سے -

مثل پیش ہوئی - ست گرو پرشاد صاحب وکیل مرافع حاضر کی بحث سماعت کی گئی - وکیل صاحب طالب مہلت برائے پیش کش ثبوت ہیں - واقعات یہ ہیں کہ ۱۳۲۰ف میں چند نمبرات موضع راستم و گنگا ساگر و مہانہ پور تعلقہ ککرنا نگل کا پٹہ حکیم محمود علی صاحب وکیل سرکار کے نام کیا گیا -

حکیم صاحب نے چونکہ رقم مالگزاری ادا نہیں کی اسلیے (مسماہٹ بقایا) قایم کر کے ان کے ذات و جائداد سے وصول کرنے کی تجویز ناظم جمعبندی نے کی - حکیم صاحب نے بایں عذر مرافعہ کیا کہ ۱۳۲۰ف ہی میں میں نے راضینامہ داخل کر دیا ہے تو مجھ سے بقایا کے وصول کا حکم درست نہیں ہے - ضلع نے بعد از معائنہ مثل یہ لکھا ہے کہ راضی نامہ مثل میں نہیں ہے - نہ مرافع کے یہاں کوئی وثیقہ ادخال راضینامہ کا ہے - صاحب سمت نے بھی بوجہ عدم وجود راضی نامہ بقایا کے وصول کا حکم دیا ہے جس کا یہ مرافعہ کیا گیا ہے - وکیل صاحب مزید مہلت پیش کش ثبوت کے لیے مانگ رہے ہیں مگر ہم جہاں تک غور کر رہے ہیں کوئی ضرورت مہلت دینے کی پائی نہیں جاتی -

بحث تو صرف اسقدر ہے کہ آیا راضی نامہ مرافع نے ۱۳۲۱ف میں داخل کیا ہے یا نہیں -

(۱) مثل میں کوئی راضینامہ نہیں ہے -

(۲) مرافعہ کے یہاں کوئی وثیقہ بھی ادخال کا نہیں ہے -

مرافعہ کا بیان است لال کھتا ونی دفتر وکالت خود پر ہے - ہم وکیل صاحب کے مجرد اس بیان کو غلط اسلیے نہیں کہہ سکتے ہیں کہ یہ صاحب ایک راستباز اور شریف آدمی ہیں - مگر ضابطہ اور احکام کے

بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب گلبرگہ شریف فیصلہ مورخہ ۳۰ آبان ۱۳۳۱ف

مدنظر ایسے قیاس پر عمل کرنے کے لئے بھی مجبور ہیں - اگر مہلت بھی دیجاوے تو بجز بحث صدر کے جس کو کہ مرافع نے دفاتر تحت میں پیش کیا ہے - اور کوئی مواد ان کے یہاں نہیں ہے - اس لئے موقع کا دینا طول عمل کا باعث ہے مرافعہ کی آخری استدعا یہ ہے کہ اقل درجہ ان کے ساتھ اتنی رعایت کیجاوے کہ ہراج حق مقابضت سے جو رقم سرکار کو ان نمبرات کے نسبت وصول ہوئی ہو وہ بقایا سے منہا کیجا کر باقی ماندہ رقم ان سے لیجاوے - جبکہ محاصل پٹہ داری کی حیثیت سے لیا جاتا ہے - مرافع سے تو مرافع کا حق پٹہ داری مسلم ٹھیرا - پس حق مقابضت ہراج کر کے رقم بقایا میں جمع ہو - اور کمی پڑی تو مرافع سے وصول ہو فقط

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال -

۱۳۳۱ ف
نشان مثل ۱۷/۸ بابتہ
منفصلہ ف
۱۸ آذر ۱۳۳۲

*صیغہ مرافعہ عطیات

مرافع علیہ		مرافع	
سرکار عالی	بنام	مرافع	لچھمی بائی انعامدار

معاش مشروط الخدمت - ادائی خدمت کا اطمینان - عدم جواز شرکت خالصہ معاش مشروط الخدمت -

تجویز ہوئی کہ معاش مشروط الخدمت ادائی خدمت کا اطمینان کے بعد شریک خالصہ کردینا نادرست ہے -

بمواجہ مختار مرافعہا مثل پیش بعد ملاحظہ ہوئی - معاش مشروط الخدمت ہے اور خدمت انجام پانے کا اطمینان ہوچکا ہے تو اس کے بعد پھر معاش کو شریک خالصہ کردینا نادرست ہے - اب اس کی نسبت وراثت کی کارروائی کرنی چاہئے - مرافعہ منظور کیا جاتا ہے فقط

شرح دستخط
نواب رفعت یار جنگ بہادر ناظم عطیات

۱۳۳۱ ف
نشان مثل ۱۹/۸۸ بابتہ
منفصلہ
۴ بہمن ۱۳۳۲ ف

⊛صیغہ نظر ثانی

نظر ثانی علیہ سرکار عالی	بنام	نظر ثانی خواہ	سید جمال الدین

لاؤنی کی درخواست - فصل کے گذرنے کے بعد درخواست لاؤنی کمی یکسالہ کا جواز بوجہ گذرنے فصل بوجہ عدم قبضہ خاطی - صیغہ دار لاؤنی کی عدم ذمہ داری -

تجویز ہوئی کہ جبکہ نمبرات دو فصلہ تھے اور درخواست لاؤنی بعد گذرنے موسم آبی پیش اور منظور ہونے سے فصل آبی کی کاشت نہ ہو سکے تو فصل آبی کی رقم کے بازعدم توجہ قبضہ عمل کمی یکسالہ کا مناسب ہے - صیغہ دار لاؤنی خاطی نہیں قرار دیا جاسکتا -

* بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع کریمنگر مندرجہ فہمائش نامہ مورخہ ۷ دے ۱۳۳۱ ف ⊛ بنا راضی تجویز ناظم صاحب جمعبندی

سید جمال الدین بنام سرکار عالی مستئین

بنا راضی تجویز ضلع جو بر بنا شرح ناظم صاحب جمعبندی ہوئی ہے - یہ مرافعہ پیش ہے -

واقعات یہ ہیں کہ موضع ایپہ گوڑہ تعلقہ چریال میں رعایا نے ۳ اسفندار ۱۳۲۷ ف کو چند نمبرات خارج کھاتہ کے درخواست دیں جو ۱۳ اسفندار کو تحصیل میں وصول اور ۴ اسفندار کو احکام منظوری جاری کرنا منقول مسلکہ درخواست سے ثابت ہے -

نمبرات در فیصلہ تھے - مگر چونکہ درخواست بعد گذرنے موسم آبی پیش ہوئی اور منظوری بھی ہوئی - اس لئے فصل آبی میں کاشت نہ ہو سکی - لہذا فصل آبی کی رقم کا عمل بوجہ غیر قبضہ کمی یکسالہ میں کیا گیا - جسپر بوقت ریویو خاطیوں سے وصول کرنے کا حکم ہوا ہے -

اور تحت نے خاطی سید جمال الدین صیغہ دار لاؤنی کو قرار دیکر اس کے تنخواہ سے فصل آبی کی رقم وصول کر رہی ہے عذر یہ ہے کہ جب درخواست ہی بعد از فصل آبی وصول ہوئی تو جو عمل فصل آبی کے نسبت کمی یکسالہ کا ہوا ہے - وہ درست ہے - عذر ایک حد تک بالکل درست ہے - مگر چونکہ ہمارے یہاں نظر ثانی خواہ حاضر نہیں ہے - جو تائید میں مواد پیش کریں گے نہ کاغذات مشمولہ مثل سے مواد بہ دست ہو سکتا ہے - لہذا مناسب یہ ہے کہ اول تعلقدار صاحب بعد از سماعت عذرات و کاغذات بصورت صحت بیان تجویز کریں لہذا

تجویز ہوئی کہ

نظر ثانی تر ہیماً منظور رحسب صراحت صدر احکام جاری کئے جاویں فقط

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب بہادر مال

صیغہ مرافعہ مال

۱۳۳۱ ف خان شمل ۲۹

منفصلہ ۳۰ بہمن ۱۳۳۲ ف

ور دہا چاری مرافع بنام سرکار عالی مرافعہ علیہ

ہراج حق متقابضت -

تجویز ہوئی کہ استدعا خلاف اصول و احکام قابل پذیرائی نہیں ہے -

مثل پیش ہوئی - مرافع حاضر ہے -

موضع چنتہ کنٹہ تعلقہ اندول دش سروے نمبرات جو مدت سے افتادہ تھے - رفیع الدین نے خشکی دہارہ سے پٹہ کے لئے درخواست دی - مرافع نے ان نمبرات کے منجملہ تین نمبرات کو تری سے پٹہ پر لینے کی رضامندی ظاہر کی تو اول تعلقدار صاحب نے ذریعہ مراسلہ نشان (۲۵۸) ۱۵ اسفندار ۱۳۳۱ ف تحصیل کے نام یہ حکم دیا کہ اگر

اول تعلقدار صاحب ضلع میدک مورخہ ۱۵ اسفندار ۱۳۳۱ ف

در دہا جاری بنام سرکار عالی

رفیع الدین بھی ان نمبرات کو دوبارہ تری پر لینے کی خواہش کرے، تو حق مقابضت ہراج کیا جاوے۔ بصورت انکار مرافع کے نام پٹہ کیا جاوے۔

مرافع کی خواہش یہ ہے کہ نہ تو رفیع الدین سے استخراج کیا جاوے اور نہ حق مقابضت ہراج کیا جاوے۔ استدعائے مرافعہ خلاف اصول واحکام قابل پذیرائی نہیں ہے۔ حکم ضلع بالکل درست ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور فقط

حسب الحکم جناب مدار المہام صاحب بہادر مال

۱۳۳۱ ف
نشان مثل ۴۴/۱۸ بابت
منفصلہ ۱۰ خورداد ۱۳۳۲ ف

صیغہ مرافعہ مال

بھیم راؤ مرافع بوکالت سید بشارت حسین صاحب وکیل بنام سرکار عالی مرافعہ علیہ

معطلی کی سزا معطلی کی سزا بوجہ عدم ارسال رقم مالگذاری۔

تجویز ہوئی کہ اگر کوئی پٹیل رقم مالگذاری وصول کرکے داخل سرکار نہ کرے بلکہ کرر رقم کا مطالبہ کرے تو اوس کو سزا معطلی دیجانی چاہئے۔

مثل پیش ہوئی۔ مرافع نے فریق سرکار کو بنایا۔ مگر لبپا قابض اراضی و پدر پٹہ دار کے جانب سے مولوی سید محمد عبد القادر صاحب جعفری و مولوی فیض الدین صاحب وکلاء حاضر ہوکر فریق میں نام شریک کرنے کے مستدعی ہوئے۔

واقعات یہ ہیں کہ موضع تن گوڑہ تعلقہ سیڑم کا ایک پٹہ دار اراضی مسمی لبپا نے ۱۶ آبان ۱۳۲۶ ف یہ درخواست دی کہ مسمی بھیم راؤ پٹواری نے ۸ ؎ اور اوس کے گماشتہ نے ۵ ؎ بابتہ زر مالگذاری اس سے لی مگر سرکار میں داخل نہ کرکے پھر مطالبہ کیا جارہا ہے۔ اس شکایت کی دریافت ڈویژن افسر صاحب نے کرکے مرافع سے ۸ ؎ وصول اور دو سالی کی معطلی کی رائے دی۔ اور گماشتہ کو خدمت سے موقوف کردینے کی رائے دی صاحب ضلع نے بھی رائے ڈویژن سے بعد از غور اتفاق کیا۔

صوبہ داری میں جب مرافعہ پیش ہوا تو صوبہ داری میں یک درخواست منجانب ناگریڈی ولد سوا ریڈی مالی پٹیل بہ این اظہار پیش ہوئے کہ۔

صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف مورخہ ۱۲ اسفندار ۱۳۳۱ ف مشعر اینکہ مرافعہ نامنظور۔

اراضی مابہ البحث پر عرصہ گذرا قابض ہے اور ۱۳۲۰ء ف سے مالگزاری ادا کر رہا ہے۔ رقوم صدر ٹپواری اور گماشتہ نے وصول کر کے اس کو دیا ہے۔ وغیرہ۔

درخواست پر بھی صاحب سمت نے بحث فرما کر مرافعہ نامنظور فرمایا۔

جس کا یہ مرافعہ پیش ہے۔ ابتدا ر تحقیقات میں مرافعہ نے یہ اقبال کیا کہ (۱۲۵) لبسیا سے لیا اور رسید اس کو دی۔ مگر یہ رقم پسر مالی پٹیل (ناگریڈی) کو دیا مگر یہ معلوم نہیں کہ ناگریڈی پسر مالی پٹیل نے یہ رقم جمع کیا یا نہیں۔ بخلاف بیان مرافع ناگریڈی نے صوبہ داری میں جو درخواست دی ہے اوس میں اس نے یہ بتلایا ہے کہ رقم بھیمرا ؤ نے اوس کو دی مگر چونکہ یہ زمین پر قابض ہے۔ اور خود رقم سرکاری ادا کرتا ہے۔ اس لئے بھیمراؤ سے باز پرس نہ کیجاوے۔ گویا جب مرافعہ صوبہ داری میں پیش ہوا ایک مہمل طریقہ صفائی کا اختیار کیا گیا۔

لہ روپیہ کے نسبت گماشتہ ایشونت راؤ نے تو بیان کیا ہے کہ اوس کو رقم نہیں ملی۔ اوس نے رسید (لہ) کی لکھکر سیت سندی کو دی کہ رقم لادے سیت سندی کے پگڑی میں سے رسید گر گئی۔ اس بیان سے اوس کی مراد یہ تھی کہ یہ تبلادے کہ رسید ہوا سے جو اڑی لبسیا کو مل گئی۔ مگر بیان صدر کے خلاف درخواست ناگریڈی میں لکھا ہے کہ یہ رقم بھی ایشونت راؤ گماشتہ نے اسکو دی۔ مصداق مدعی سست و گواہ چست۔ ایسے مقدمات کے لئے صادق ہے۔ رسید دہندہ ہوا پر رسید کو اڑا رہا ہے۔ مگر رقم گیرندہ یک شخص کھڑا کر دیا گیا۔ جملہ واقعات پر غور کرنے کے بعد یہ رائے ظاہر کرنی پڑ رہی ہے کہ حکام تحت نے جو رائے ثبوت جرم کے نسبت ظاہر کی ہے وہ بالکل درست ہے۔

(۱۲۵) مرافع اور ایشونت راؤ گماشتہ سے وصول کر کے لبسیا کو دلائے جانا چاہیئے۔ ہاں سزا کے نسبت یہ رائے ظاہر کی جاسکتی ہے کہ۔

چونکہ مرافع خود کارگزار نہ تھا۔ بلکہ اس کے جانب سے گماشتہ تھا۔ اسکو نہ چاہیئے تھا خود بھی رقم

بھیمراؤ
بنام
سرکار عالی

لیکر رسید دی اور اس رقم کو داخل سرکار نہ کرکے پٹیل کے فرزند کو دی لہٰذا اس پاداش میں جو سزا تعطل دو سالہ اسکو دی گئی ہے وہ کسی قدر سخت معلوم ہوتی ہے۔ بجائے دو سال کے ڈیڑھ سال مدت کردی جائے تو اس کی بحالی کے ایام قریب الختم ہوجاتے ہیں لہٰذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ ترمیماً منظور۔ بجائے دو سال تعطل کے ڈیڑھ سالہ سزائے معطلی پر اکتفا کیا جاوے۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال۔

صیغۂ مرافعہ مال

مرافعان

بیگم بوا چاری وکشٹا چاری

بنام

کاباپور پاپیا وغیرہ مرافعہ علیہم بوکالت مولوی محمد سلیمان خاں صاحب وکیل

نشان مثل ۹۶/۸۷ ۱۳۳۱ف م ۳۰ ...

وراثت — وارث سپنڈ۔ وارث سپنڈ کے موجودگی میں دوسرے لوگ مستحق وراثت نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ وارث سپنڈ موجود ہو تو اس کے مقابلہ میں دوسرے لوگ مستحق وراثت نہیں ہوسکتے۔

مثل پیش ہوئی۔ مرافع بیگم بوا چاری غیر حاضر ہے۔ مرافعہ علیہ کی جانب سے مولوی محمد سلیمان خاں صاحب وکیل حاضر ہیں۔ واقعات یہ ہیں کہ موضع اکناپیٹہ کے وطن پٹواری کا مالک خزانہ کشن راؤ تھا جس نے ونکٹ کشن راؤ کو متبنیٰ لیا تھا۔ بعد وفات خزانہ کشن راؤ سنہ ۱۳۱۶ف میں ونکٹ کشن راؤ کے نام وطن اور دیگر جائداد مقطعہ وغیرہ کی بحالی ہوئی۔ ونکٹ کشن راؤ سنہ ۱۳۲۴ف میں جب انتقال کیا تو وطن کے لیے شنکر راؤ اور پاپیا مرافعہ علیہ رجوع ہوئے۔

تحصیل نے پاپیا مرافع کو سپنڈ بتلاکر وارث قرار دیا۔ ڈویژن نے شنکر راؤ کو مستحق ٹھہرایا۔ ضلع نے جائداد کو لاوارث قرار دیا۔ صوبہ داری نے پاپیا کے مفید رائے دی۔ دفتر سرکار نے بصیغۂ عطیات مقطعہ کی حد تک اولاً التوار کا حکم دیا مگر بعد میں بربنائے درخواست حکم التوار کو محدود مقطعہ کی حد تک کرکے تحت کے نام دوسرا حکم جاری کیا جس کی بنا پر پھر ضلع نے دریافت وطن کی شروع کی اور اس دوبارہ دریافت میں وطن کو مقطعہ سے علیحدہ کرکے

نباراضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع میدک مورخہ ۱۵ فروردی سنہ ۱۳۳۱ف

وطن کی حد تک مرافع کے حقوق کو تسلیم اور اُس کو ڈگری دیا جس کا مرافعہ صوبہ داری میں ہوا۔ مگر چونکہ صوبہ داری شکست ہوگئی ہے اسلیے مقدمہ دفتر ہذا میں آیا ہے۔ وکیل صاحب نے صیغۂ عطیات کی مثل نشان $\frac{190}{58}$ سنہ ۱۳۳۰ ف کا حوالہ دیا جس میں مقطعہ کے لیے بھی مرافع کے حقوق تسلیم کر لیے گئے ہیں۔ غالباً اس نا اُمیدی پر مرافعین غیر حاضر ہوئے ہیں۔ جب پاپیا کی وراثت کو وطن کی حد تک ضلع نے تسلیم کر لیا ہے نیز دفتر سرکار نے بھی مقطعہ وغیرہ میں اسکو وارث قرار دیا ہے تو اب ہم کو مزید انتظار یا کارروائی کی ضرورت نہیں ہے لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ نا منظور۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

سنہ ۱۳۳۱ ف
نشان مثل ۱۷۲
مورخہ ۱۳ امرداد ۱۳۳۱ ف

انا راو — مرافع۔ بوکالت پنڈت دیوی داس صاحب وکیل

بنام

گنڈپا — مرافعہ علیہ ....

پٹہ۔ سررشتہ مال کونسے پٹہ دار کو بیدخل کر سکتا ہے۔

تجویز ہوئی کہ۔ (۱) ایسے قبضہ کے نسبت جو زاید از ایک سال ہو کوئی تجویز مال سے نہیں کیجا سکتی۔ شخص متضرر کو عدالت میں رجوع ہونا چاہیئے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی بھیمنا ولد چلپیا پٹہ دار سروے نمبر (۱۰۴ و ۱۰۳) موازی ۴ ایکڑ ۱۰ گنٹے رقمی (۹ روپیہ) مرافع موضع مدہول بزرگ فوت ہوا۔ اہالیان دیہی نے رپورٹ فوتی کے ساتھ تختۂ وراثت میں مسمیان کلپا اور گنڈپا کو متوفی کے فرزند بتائے۔ جس پر تحصیل نے بذمہ داری اہالیان دیہی تختۂ وراثت میں مسمی کلپا فرزند کلاں کے نام پٹہ کا حکم دیکر مسمی گنڈپا فرزند خورد کا نام شکمی میں قایم کرنے کی تجویز کی۔

مسمی انا راو ولد مہادپا کہنڈی ساکن موضع مدہول بزرگ نے عذرداری کی کہ زمین بر بیعنامہ کی وجہ سے میرا قبضہ ہے لہذا تا تصفیہ عذرداری پٹہ نہ ہونا چاہیئے۔

تحصیلدار صاحب نے باضابطہ شہود و دیگر ثبوت مقدمہ مکمل کر کے تجویز کی کہ اصل پٹہ دار متوفی کے دو بیٹے مسمی

نباراضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع بیدر نشان ۴۵ سنہ ۱۳۲۹ ف

انارائو بنام گنڈپا

کلپا پٹہ دار اور مسمی گنڈپا خورد مسمی کلپا کے نام پٹہ اور مسمی گنڈپا کا نام شکمی میں منظور ہوا۔ انا راؤ نے عذرداری کی کہ مسمی کلپا فوت ہو چکا ہے زوجہ یا اولاد نہیں ہے سنہ ۱۳۰۷ف میں عذردار کے باپ مہادیویا کو بذریعہ بیع زمین قبضہ میں آئی اور تا حال سلسلہ بہ سلسلہ عذردار قابض و متصرف ہونا اور بیع کے ذریعہ زمین قبضہ میں آنا شہادت اور دستاویز رجسٹری شدہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ مسمی گنڈپا (دنگرانی علیہ محکمہ ہذا) فرزند خورد متوفی اگاؤں میں نہیں ہے۔ حالانکہ اس کی طلبی بھی کی گئی تھی۔ اگر یہ عذردار پیش نہ ہوتا تو سیدھا طریقہ منظوری وراثت کا یہ تھا کہ مسمی کلپا کے بجائے اس کے چھوٹے بھائی مسمی گنڈپا شکمیدار کے نام پٹہ ہوتا۔ مگر بلحاظ بیعنامہ و قبضہ دیرینہ میری رائے یہ ہے کہ پٹہ عذردار کے نام ہو کر شکمی دہم مسمی گنڈپا کی ان نمبرات میں قائم ہونا مناسب ہے۔ شکمی ہی قائم نہیں ہو سکتی۔ لیکن قابض و متصرف زمین عذردار اور اس کے باپ کا قصور ہے کہ راضی نامہ منتقل پٹہ پیش کر کے پٹہ اپنے نام سے ابتک نہیں کرا لیا مثل بغرض منظوری ڈویژن میں روانہ کی جائے۔

اس تجویز تحصیل کے بعد صاحب ڈویژن نے بقرارداد تاریخ فریقین کی طلبی کی اور یہ تجویز کی گئی کہ مسمی گنڈپا (دنگرانی خواہ محکمہ ہذا) بھیمنا کا بیٹا ہے اور کلپا اس کا بھائی فوت ہو چکا ہے اور اپنے بعد کوئی وارث نہیں چھوڑا۔ یہ اراضی جس کی وراثت کی بحث یہاں غور طلب ہے اس کے ذریعہ دھوکہ سے رجسٹری کرائی گئی ہے مسمی کنڈی انا راؤ (دنگرانی خواہ محکمہ ہذا) کو یہ زمین بٹائی سے دی گئی تھی اور یہ وعدہ فریقین میں تھا کہ تحصیل ذمہ دار بٹائی رہے گی اور (۱۰) من اناج بہ گنڈپا اور اس کی ماں کو دیا کریگا۔ مگر سال حال کہنڈی انا راؤ (دنگرانی خواہ محکمہ ہذا) نے کسی قسم کا کوئی معاوضہ نہیں دیا۔ اور یوں ہی ان غریبوں کو اراضی سے بیدخل کر دیا۔ سررشتہ مال میں رجسٹری شدہ دستاویز کی بنا پر اس وقت کوئی لحاظ نہیں ہو سکتا کہ جب تک کہ باضابطہ راضی نامہ پیش ہو کر اس کی منظوری نہ ہو جائے۔ اس سے صاف دھوکہ بازی کا پتہ چلتا ہے اور راضی نامہ مثل میں شریک بھی نہیں ہے لہذا کل اراضی کا پٹہ بنام گنڈپا کیا جاتا ہے۔ مسماۃ کنتابائی مادر گنڈپا زیر پرورش گنڈپا رہیگی۔

اس تجویز ڈویژن کی ناراضی سے مسمی انا راؤ (دنگرانی خواہ محکمہ ہذا) نے دفتر ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے تجویز کی کہ بربنائے بیعنامہ اسکو دعوی ہے تو عدالت میں چارہ جوئی کرے اگر اس نے بیع میں یہ نمبر لیا تھا تو اپنے نام پٹہ کرا کے داخل خارج کا عمل کرانا چاہیے تھا جو نہیں کرایا گیا۔ ڈویژن نے جو تصفیہ کیا ہے وہ درست ہے۔ اس تجویز کی ناراضی سے مسمی انا راؤ نے محکمہ ہذا میں نگرانی پیش کی۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ وکیل صاحب مرافع کی بحث سماعت کی گئی اور آثار احکام تحت پر غور کیا گیا۔ تا جملہ وراثت دوم تعلقدار صاحب نے جو رائے ظاہر کی ہے وہ بالکل درست ہے جس سے صاحب ضلع نے بھی اتفاق کیا ہے

وکیل صاحب یہ بھی عذر کر رہے ہیں کہ مرافعہ کا قبضہ جو ۲۶ سالہ ہے اس کو بھی برخواست کرنیکا حکم صاحب ڈوتیزن نے دیا ہے وہ درست نہیں ہے۔

نقل بیعنامہ و اظہارات شہود شمولہ مثل دیکھے گئے۔اراضی کے بیع ہونے میں شبہ نہیں ہے۔بیعنامہ بھی رجسٹری ہوگیا ہے۔نیز قبضہ مرافع کی نسبت بھی شہود نے بیان کیا ہے۔مرافعہ علیہ جو اصل پٹہ دار کا فرزند خورد ہے وہ گاؤں سے چلا ہی گیا ہے۔اگر اسکو کچھ امید بھی ہوتی تو ضرور پیروی کرتا۔بہرحال اسوقت ہمکو بحث پٹہ سے ہے پٹہ کی حد تک جو رائے کہ ڈوتیزن ضلع نے دی ہے وہ بالکل درست ہے لہذا پٹہ بنام فرزند خورد پٹہ دار مسمی گنڈپا کے نام ہونا چاہیئے۔قبضہ اگر مرافع کا ہے تو ایسے قبضہ کی نسبت جو زائد از یکسالہ ہو کوئی تجویز مال سے نہیں کی جاسکتی ہے۔مرافع اگر چاہے تو عدالت میں رجوع ہوسکتا ہے۔ہاں اندرون مدت معطیہ مال یعنے یکسالہ قبضہ کی حد تک کارروائی ہوسکتی ہے لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ نرمیا منظور۔پٹہ مسمی گنڈپا فرزند خورد پٹہ دار کے نام کیا جائے۔اگر مرافع کا قبضہ قدیم ہے تو اسکے مخاصمت کی ضرورت نہیں ہے۔بربناء بیعنامہ اگر مرافعہ کے دعوی کرایانے پٹہ کا ہے تو اس کو عدالت میں رجوع ہوکر ڈگری حاصل کرنی چاہیئے۔

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب مال

صیغہ مرافعہ مال

دوڈو بسپا — مرافع بوکالت رائے گل بہادر صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ بوکالت ....

اخفاء واردات۔الزام اخفاء واردات۔رپورٹ پولیس بے بنیاد۔
محض پولیس کے رپورٹ پر صدور سزا کا عدم جواز۔
تجویز ہوئی کہ پولیس کے مخبر رپورٹون پر سزا
نہیں دی جاسکتی۔
تاوقتیکہ جرم منسوبہ کی تحقیقات باضابطہ نہ ہو۔

واقعات مقدمہ ہذا یہ ہیں کہ پولیس مقامی نے مرافع پر اخفاء واردات کا الزام عاید کرکے معطلی کے خواہاں اور چالان عدالت کی منظوری چاہا تو سررشتہ مال سے بغرض جواب مرافعہ طلب کیا گیا۔مگر ایک سال تک عدم حاضری مرافع کی وجہ

نشان ۱۳۳۱ف
منفصلہ ۱۹ خورداد ۱۳۳۲ف

بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع محبوب نگر مورخہ ۱۱ اردی بہشت ۱۳۳۱ف۔

ودولسپا
بنام
سرکار عالی

کارروائی کا دوران رہا - آخرکار ڈویژن افسر صاحب نے معطلی کی تجویز کر کے پولیس کو اطلاع دے کہ مرافع مرتکب جرم ہوا ہے تو مقدمہ چالان کیا جائے - اس تجویز ڈویژن کی تجویز ثانی ہوئی جو نامنظور ہونے پر ضلع میں مرافعہ ہوا -

بنابراں صاحب ضلع نے مرافعہ متدائرہ کا فیصلہ اس طرح فرمایا کہ مرافعہ محض عدالت کے عذر لنگ پر ایکسال سے غیر حاضر رہا - تحصیلدار کی طلبی جب بے اثر ثابت ہوئی تو ناگزیر معطل کیا جا کر ایک طرفہ تجویز عمل میں آئی جب پولیس کے کافی اطمینان کے بعد مرافعہ مرتکب جرم پایا ہے تو ہمکو کوئی وجہ نہیں ہے کہ پہلے تنقیح انتظامی کل مراحل طے کریں جو عدالت میں پیش آوینگے - اگر شہادت تجویز سزا کے لئے کافی نہیں ہے تو خود مرافعہ عدالت سے بے ضرر نکلیگا - دوران مقدمہ سے اصلی مقدمہ کی شہادت ناقص ہو جاویگی - اور مرافع کا منشا بھی یہی پایا جاتا ہے - ورنہ بر وقت رجوع وجوابدہی کرتا مرافعہ نامنظور کیا تو اوس تجویز ضلع کی ناراضی سے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش تھا مگر بوجہ تخفیف دفتر صوبہ داری مثل یہاں منتقل اور پیش ہے -

تمہید

مثل پیش ہوئی وکیل صاحب حاضر ہیں -

عذرات مرافعہ کے منجملہ یک عذر یہہ ہے کہ جس مال کے سرقہ کے اخفاء کا الزام عاید پولیس نے کیا ہے وہ مال خود مرافعہ کا ہے نہ کہ غیر کا -

اگر یہہ عذر صحیح ہے تو ضرور قابل توجہ ہے -

قیاس نوعیت جرم سرقہ بیٹھ جوار کے لحاظ سے یہہ بھی ہوتا ہے کہ کسی نے آپسی جھگڑے کے وجہہ سے جیسے کہ بالعموم اضلاع میں ہوتا ہے کوئی درخواست دی ہو - ورنہ سرقہ بیٹھ جوار وہ بھی خود از اں مرافع کا کوئی ایسا الزام اہم نہیں ہے جسکے وجہہ سے پولیس زاید مضر ہو - مرافعہ کو تو ملزم اخفاء واردات پولیس نے قرار دیا مگر یک سالہ اصل مقدمہ کو ضرور چالان کر دیا ہوگا - اگر چالان نہ کیا ہو تو یہہ رپورٹ پولیس بھی بے سر و پا صرف کسی بے بنیاد مواد پر ہوگی -

اگر مقدمہ چالان ہو کر ملزمین سزایاب ہوتے ہوں تو خود مرافع کے نسبت عدالت نے جو نوٹ لی ہو اوس کے موافق تعمیل ضرور ہے -

اگر زیر دوران عدالت ہو تو نتیجہ کا انتظار لازمی ہے - مقدمہ کا چالان نہ ہونا خود دلیل بے اصلیت مقدمہ

کی ہے۔ مناسب یہہ ہے کہ مرافع بحال کیا جا کر اسکو ایک موقع پیش کش جواب کا دیا جاوے ساتھی اسکے پولیس سے بھی نتیجہ مقدمہ کا دریافت کیا جاوے۔ ورنہ مجرد پولیس رپورٹ پر سزا کا دینا باعث سختی کے ہوگا۔ لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔ حسب صراحت صدر ہدایتی احکام جاری کئے جاویں فقط

حسب الحکم

جناب صدر المہام مال۔

صیغہ مرافعہ

تنا مثل ۱۳۳۱ ف
منفصلہ
۲۰ تیر ۱۳۲۲ ف

اندورتی رام راؤ مرافع بوکالت پنڈت انبا داس راؤ صاحب وکیل

بنام

منڈوہ منمنت راؤ مرافعہ علیہ بوکالت مولوی فیض الدین صاحب وکیل

ہدایت عدالت دیوانی۔ محکمہ مال کا اختیار نسبت دلانے حصہ۔

تجویز ہوئی کہ (۱) محکمہ مال ایسے حصہ دار کو جو اسی سال سے حصہ نہیں پا رہا ہے کوئی حصہ دلانیکا مجاز نہیں ہے ایسے حصہ دار کو عدالت سے ڈگری حاصل کرنی چاہیئے۔

مثل پیش ہوئی۔ مباحث وکلاء فریقین سماعت کئے گئے مختصر واقعات یہہ ہیں کہ:۔

مواضع زٹر پلی وغیرہ (۶ مواضع) تعلقہ پرکال کی نسبت مرافعہ کا دعویٰ یہہ ہے کہ ۸ر کا حصہ اسکا مسلمہ و مثبتہ ہے اسلئے اب دریافت وراثت پدر مرافعہ علیہ کے وقت بھی ۸ر کی حصہ داری شریک کیجاوے۔

مرافعہ علیہ نے تختہ وراثت جد مرافعہ علیہ بابتہ سنہ ۱۳۱۰ ف کو پیش کر کے بیان رام چندر راؤ برادر مرافع ڈیڑھ ہا سنایا۔ اس بیان میں رامچندر راؤ نے صاف و صریح الفاظ میں اسکا اعتراف کیا ہے کہ ۸ر کا حصہ اسکے پدر کا مسلمہ ہے مگر اسکے پدر نے آجتک نہ حصہ پایا نہ خدمت۔ ۶۲ سال سے اسکو حصہ ملا ہے۔

تختہ سنہ ۱۲۹۵ ف کے دیکھنے سے ہویدا ہے کہ درحقیقت مرافعہ کے اجداد کا حصہ بقدر ۸ر شریک تھا مگر جب پدر مرافعہ علیہ کا انتقال ہوا۔ مرافع کے عذر داری پر حکام مال نے سنہ ۱۳۱۰ ف میں اسکو عدالت کی ہدایت دی۔ اسکو چاہیئے تھا کہ فوری عدالت میں رجوع ہوتا مگر سکوت اختیار کیا تا ۱۳۲۰ ف میں مکرر یہہ رجوع ہوا

بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع ورنگل مورخہ ۸ دی سنہ ۱۳۳۰ ف

پھر بھی صیغہ مال سے ناکام رہا۔ تو اب صیغہ مال ایسے حصہ دار کو جو قریب اسی سال سے حصہ نہ پا رہا ہو۔ کوئی حصہ دلانیکا مجاز نہیں ہے۔ اسکو چاہیئے کہ عدالت دیوانی میں رجوع ہو کر ڈگری حاصل کرے۔ ضلع نے بھی یہی ہدایت دی ہے جو بالکل درست ہے۔

لہذا تجویز ہوئی کہ۔

مرافعہ نامنظور۔ فقط

حسب الحکم

جناب صدر المہام بہادر مال

صیغہ مرافعہ

نمائش ۱۳۲۲ ف مسل ۹۱/۸۷
فیصلہ ۱۲ رمضان ۱۳۳۳ ف

سری پلی پاپیا — مرافع مولوی میر محمد علی صاحب فاضل وکیل

بنام

اڑیال وینکٹ ریڈی — مرافعہ علیہ

دعوے بربناء دستاویز کا قابل سماعت مال ہونا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) اگر مرافع کو کسی دستاویز کی بنا پر دعوے ہے اور اور اس سے مرافع علیہ کو انکار ہے تو محکمہ مال ایسی نزاع کا تصفیہ نہیں کر سکتا ہے اسکے لئے عدالت دیوانی موزون ہے۔

مثل پیش ہوئی مرافع غیر حاضر ہے۔ مولوی محمد علی صاحب وکیل بھی حاضر نہیں ہے۔ مرافعہ علیہ حاضر ہے ایک دہقان آدمی ہے۔ جسکو کہ بات بھی کرنی نہیں آتی ہے۔ موضع ویمل گھوٹ تعلقہ سدی پیٹھ کا مرافع پٹہ دار اراضی ہے۔ اس کے خلاف مرافع سری پلی پاپیا نے یہہ درخواست دی کہ اس نے اپنے سروے نمبرات ۳۱۶ ، ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۴ و ۳۲۳ و ۳۲۴ موازی گیارہ ایکر (۱۱) گنٹہ محاصلی ۱۸ روپیہ کو مرافع کے نام منتقل کرادیا ہے راضینامہ و قبولیت کی تکمیل ہوچکی ہے۔ راضی نامہ کی تصدیق تحصیل نے کرلی ہے اور اراضی کا قبضہ بھی مرافع کا ہوگیا ہے اس درخواست پر تحصیل نے مفید مرافع تجویز کی مگر صاحب ضلع نے حین مرافعہ یہہ لکھکر کہ "راضی نامہ محولہ شریک مثل ہے اور اوپر تحصیلدار صاحب اور گواہان و وینکٹ ریڈی کے نام بطور دستخط کے درج ہیں مگر تحصیلدار صاحب کی یک تجویز مورخہ ۳ امرداد ۱۳۲۷ ف ثابت کرتی ہے کہ راضی نامہ کا فارم ۲۴ تیر کو

بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب میدک نمبر ۱۳۶/۱۱ م ۳۱ فروردی ۱۳۳۱ ف

پیش ہوتا لیکن وہ افسر تصدیق کنندہ راضی نامہ دہندہ اور گواہان ان سب کی دستخط سے معرا رہا ہے۔ چنانچہ ذریعہ یادداشت (۱۶۸۴/۴۴) ۱۱ ارامرداد ۱۳۲۷ف مقدم پٹواری دیمل گھاٹ کو حکم دیا گیا کہ وہ وینکٹ ریڈی اور گواہوں کو بغرض دستخط روانہ کرے ورنہ کارروائی داخل دفتر کردی جائیگی اسکے بعد راضی نامہ دہندہ اور گواہوں کی دستخط کب ہوئی مثل سے غیر ظاہر ہے۔ البتہ تحصیلدار صاحب نے بتجویز مورخہ ۳ امرداد میں خود قبول کرلیا ہے کہ انھوں نے اپنی دستخط ثبت کردی ہے۔ اس لحاظ سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ عرضی راضی نامہ ۴ ۲ تیر ۱۳۲۷ف کو بلا دستخط راضی نامہ دہندہ پیش ہوا تھا اور جسکی تکمیل کا ۴ ۲ تیر ہی کو تحصیلدار صاحب نے اعتراض فرمایا تھا۔ وہ درحقیقت ایک سادہ اور بیضابطہ فارم تھا۔ جبپر تحصیلدار کی دستخط فوراً راضی نامہ پیش ہونیکے ایک ہفتہ بعد ہوگی۔ لیکن راضی نامہ دہندہ اور گواہوں کی دستخط سے راضی نامہ مذکور مدتوں خالی رہا۔"

خلاف مرافع عمل پٹہ نکرنیکا حکم دیا اور مرافع کو عدالت کی ہدایت دی ہے۔

اس تجویز ضلع کا یہ مرافعہ ہے۔ جہاں تک ہم غور کرتے ہیں تجویز ضلع کو جو مدلل اور ہر ایک کے نقطہ تنقیح کے بعد ہوئی اوس کو بالکل درست قرار دینے میں ہمکو تامل نہیں ہوتا ہے مرافع کو اگر کسی دستاویز کے بنا پر جس سے مرافعہ علیہ کو انکار ہی وعوے ہے تو عدالت مجازمیں رجوع ہوکر ڈگری حاصل کرسکتا ہے۔ مال سے ایسے انکاری اور غیر مکمل و مشتبہ کارروائی کے بناء پر ڈگری نہیں دیجا سکتی ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور فقط

حسب الحکم۔ جناب صدر المہام بہادر مال۔

صیغہ مرافعہ

سید شاہ ابوالحسن قادری مرافع بنام سرکار عالی مرافعہ علیہ

تعلقات مابین پٹہ دار و قولدار۔ دہارہ مقررہ بندوبست کے سوائے زاید دہارہ مقرر کرنے کا پٹہ دار کو اختیار ہونا۔

مثل نمبر ۱۳۳۰ف / ۵۷ / ۱۸۲ منفصلہ ۲۲ خورداد ۱۳۳۰ف

تجویز ہوئی کہ (۱) پٹہ دار ایسے قولدار سے جس قسم کے چاہے معاہدہ کرسکتا ہے۔ وہ مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے کہ دہارہ مقررہ بندوبست کے سوائے اور کوئی دہارہ نہ لے۔ قولدار معاہدہ سے

بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع میدک مندرجہ مراسلہ ۲۳/۱۱۱ مورخہ ۲۱ آذر ۱۳۳۰ف

سید شاہ ابو الحسن
بنام
سرکار عالی

راضی نہ ہو تو پٹہ دار اپنے حقوق پٹہ داری سے محروم نہیں ہو سکتا ہے۔

واقعات مقدمہ ہذا یہہ ہیں کہ موضع ڈاکور تعلقہ اندول کا قول اڑتیس سالہ بہ تعین حدود بتقرر دہارہ مشخصہ پنچان مرافع کے نام دیا گیا تھا۔ اور ختم میعاد قول کے بعد بھی شرایط قول کے مطابق دوامی حق قبضہ قولدار کو حاصل تہا۔ لیکن بعدہ تعین دہارہ کے نسبت یہہ کارروائی بارگاہ خسروی تک پہونچی اور ذریعہ فرمان واجب الاذعان مترشحہ ۲۹ صفر ۱۳۳۰ھ محولہ مراسلہ معتمدی مالگذاری نشان (۵۰۱) مورخہ ۱۴ بہمن ۱۳۲۱ف یہہ حکم شرف صدور پایا کہ درحالیکہ شاہ صاحب مرحوم کے نام مذکور زمینات قولی تری و خشکی مدار المہام وقت کے خاص حکم سے اس صریح شرط کے ساتھ بحال ہوئی ہیں کہ اون پر پنچان کا مقررہ دہارہ لیا جائے۔

اور اس امید پر قولدار زمینات کو استواری کے لئے رقم کثیر صرف کرنا صوبہ داری کی رائے سے ظاہر ہے۔ اور مجلس مالگذاری نے بھی اس حالت کو تسلیم کر لیا ہے۔ لہذا اب تک مذکور زمینات قولدار کے قبضہ میں رہیں یعنے جب تک قابض زمینات رستم دہارہ برابر ادا کرتے رہے اون زمینات قولی پر پنچون کا مشخصہ دہارہ ہی لیا جاے۔ البتہ جب قولداران زمینات سے دست بردار ہو جائے اور بعدہ وہ منجانب سرکار دوسرے کے تفویض کئے جائیں۔ تو اوس وقت بندوبست کا مشخصہ دہارہ وصول کیا جا سکتا ہے۔ وغیرہ

فرمان خداوندی کے تعمیلی احکام تحت کے نام اجرا پائے اور تحت میں تعمیلی کارروائی آغاز ہوئی۔

مابین ضلع و تحصیل جو کارروائی چلی ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اندروں حدود قول (۱۲ ایکر ۱۱ گ) اراضی چند آسامیوں کے زیر کاشت ہونے سے کاغذات سرکاری میں غلطی سے اونکے نام درج ہو گئے ہیں۔

اور نہ تو اونکے نام پٹہ ہوا نہ پٹہ کی کارروائی ہوئی۔

غرض کہ تحصیل نے ڈویژن میں اسی جزو کے متعلق تحریک کی کہ چونکہ اراضی اندرون قول ہونا مسلمہ ہے اور یہہ اراضی مذکور کا قول شاہ صاحب کے نام ہمیشہ کے لئے حسب فرمان خداوندی قایم و بحال رکہا گیا ہے۔ تو کاشتکاران اندرون حدود قول کا تعلق قولدار سے ہونا چاہیئے۔ اور محاصل منجانب آسامیان مذکور داخل سرکار ہوتا ہے۔ اونکے اخراج کا عمل لازمی ہوگا وغیرہ۔

اس تحریک کا ایک شقہ ضلع میں بھی تحصیل سے دیا گیا تو جزو متذکرہ صدر کے نسبت ذریعہ مراسلہ نمبر ۱ صاحب ضلع نے تحصیل کو حکم دیا کہ

اس وقت جو زمینات دیگر رعایا کے زیر کاشت ہونا تحریر کیا گیا ہے۔ وہ بدستور اونہیں کے قبضہ

کاشت نہیں رہینگے۔ مگر اون اراضیات کے بابت رقم مقررہ بندوبست رعایا مذکور شاہ صاحب کو ادا کرینگے اور شاہ صاحب مثل اپنے دیگر زمینات قولی کے ان نمبرات کے رقم مقررہ نیپان سرکار میں ادا کرینگے وغیرہ یہی حکم مذکورہ صدر کے حد تک بنا راضی تجویز ضلع محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش ہوا ہے۔

تمہید

مثل پیش ہوئی۔ حکم ضلع کا یو تحصیل کے استہداد کے جواب میں جاری ہوا ہے یہ مرافعہ ہے جب مرافعہ پٹہ دار وہ بھی منظورہ سرکار ہے تو حقوق پٹہ داری کے خلاف اسکو مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے کہ رقم مقررہ بندوبست کے سوائے اور کوئی دہارہ نہ لے۔ پٹہ دار قولدار سے جو معاہدہ کرلے وہ مجاز ہے۔ اگر قولدار راضی نہ ہو تو پٹہ دار کو حق پٹہ داری سے محروم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور فقط

حسب الحکم۔ جناب صدر المہام بہادر مال۔

صیغہ مرافعہ

نرسما زوجہ پنٹا گوڑ **مرافع** بنام چنٹوا یرا گوڑ **مرافعہ علیہ** ثالثی مثل ۲۵/۸۷ منفصلہ ۱۳ ارتیر ۱۳۳۱ف

حقوق بیوہ خاندان مشترکہ۔

تجویز ہوئی کہ (۱) خاندان مشترکہ کے بیوہ کو بجز نان نفقہ کے اور کوئی حق نہیں ہے۔

واقعات متعلقہ یہ ہیں کہ نمبرات بالا کا پٹہ پنٹا گوڑ شوہر مرافعہا کے نام تہا اوسکا انتقال ہوا اور زوجہ متوفی خواہان وراثت ہوئی تحصیل نے تختہ وراثت دفتر دیہی سے طلب کرکے بعد تحقیقات ثبوت فیصلہ فرمایا کہ پٹہ متوفی مرافعہا کے نام کرکے شکمی میں مرافعہ علیہ کا نام شریک ہو مگر مرافعہ علیہ نے عذرداری کی تو پہر از سر نو تحقیقات کرکے تصفیہ فرمایا کہ پٹہ مرافعہا کے نام جو کیا گیا وہ لائق منسوخی ہے لہذا اراضی مبحوثہ کا پٹہ برادر متوفی مرافعہ علیہ کے نام کیا جاکر بیوہ کو نان و نفقہ مرافعہ علیہ سے دلایا جاوے مثل ڈویژن میں روانہ کیا تو صاحب ڈویژن نے بخلاف رائے تحصیل پٹہ حسب تجویز تحصیل مرافعہ علیہ کے نام قایم کرتے ہوے مرافعہا کی شکمی تجویز کی تو

بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع میدک مورخہ ۲۷ آبان ۱۳۳۱ف

نرسیا بنام چھوٹو ایراگوڑ

مرافعہ علیہ نے ضلع میں مرافعہ بایں عذر دائر کیا کہ بیوہ بجز نان نفقہ کے کسی اور کی مستحق نہیں ہے۔ بنابران صاحب ضلع نے مرافعہ کا فیصلہ اسطرح فرمایا کہ مرافعہا حاضر ہوکر بیان کرتی ہے کہ میں اپنے دیور مرافعہ علیہ کے ساتھ ملکر رہنا نہیں چاہتی حصہ علیحدہ کیا جاے۔ چنانچہ تحت میں مرافعہا اس امر کو تسلیم کی ہے کہ شوہر مرافعہا کے مرنے تک ہم اور مرافعہ علیہ سب ملکر تھے اس سے ثابت ہے کہ خاندان منقسمہ نہیں ہے۔ جب خاندان مشترکہ ہے تو حسب دہرم شاستر زوجہ متوفی کو بجز نان نفقہ کے اور کوئی حق نہیں ہوسکتا۔ ایسی حالت میں جو حکمی قایم کیگئی ہے اگر مرافعہ علیہ راضی ہوتا تو کچھ ہرج نہ تھا۔ جب مرافعہ علیہ حسب دہرم شاستر اپنی وراثت منظور کرنیکی خواہش کرتا ہے تو ہم بخلاف دہرم شاستر کوئی حکم نہیں دیسکتے۔ مرافعہ منظور کرکے پٹہ مرافعہ علیہ کے نام قایم نان نفقہ کا ذمہ وار مرافعہ علیہ کو گردانا تو اسکی ناراضی سے یہاں اپیل پیش ہے۔

تمہید

مثل پیش ہوئی مولوی محبوب علی صاحب مختار ایراگوڑ مرافعہ علیہ حاضر ہیں۔ مرافعہا غیر حاضر ہے۔ اس کو اطلاع ہوگئی ہے۔ واقعات بالکل صاف ہیں اسلئے انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔ جب یہہ ثابت ہے کہ خاندان مشترکہ ہے اور مرافعہ علیہ بحیثیت برادر کے حصہ دار شکمیدار مسلمہ ہے تو۔ مجرد عذر مرافعہا پر جس نے یہہ بھی ظاہر کردی ہے کہ اپنے بہائی کو متبنی لینا چاہتی ہے۔ کسی لحاظ کی ضرورت نہیں۔ اصل منشا یہی ہے کہ اگر کسی صورت سے کامیاب ہو تو اپنے بہائی کو فائدہ پہونچاے جو غیر خاندان کا ہے۔ عذرات مرافعہا قابل لحاظ نہیں ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور ہو فقط

حسب الحکم

جناب صدر المہام بہادر

صیغۂ مرافعہ

مرافعہ ۱۳۳۱ ف
۱۲۶
تا نمبر
مستفصلہ
۲۰ آذر ۱۳۳۱ ف

مارے پلی رام کشن راؤ — مرافع — بنام — چنتلہ رامیا — مرافعہ علیہ

پٹہ بنام رعایا بمقابلہ پٹواری موضع ادر اوسکا جواز۔

تجویز ہوئی کہ (۱) بجائے پٹواری موضع کے تین نفر رعایا کو پٹہ عطا کر کے پرورشس کا ذریعہ اوس کے لئے پیدا کرنا نہایت مناسب ہے۔

(۲) رعایا صرف دوسرے موضع کے ہونے سے غیر مستحق پٹہ نہیں ہوجاتی ہے۔

مثل پیش ہوئی فریقین غیر حاضر ہیں۔ روئداد صاف ہے اسلئے فیصلہ لکھدیا جاتا ہے۔

موضع بنڈلہ پلی تعلقہ مہادیوپور میں گٹ نمبر ۴۰ بیرون محصورہ موازی (۳۰ ایکر) کا پٹہ تحصیل نے رعایاء متصلہ موضع بنڈلہ پلی کے نام فی کس ۱ ایکر کے حساب سے کیا ہے۔

مرافع مارے پلی رام کشن راؤ پٹواری موضع بدین عذر رجوع ہوا کہ وہ اوس موضع کا باشندہ ہے اوس نے پہلے درخواست کی جنگلات سے متورہ اس کے درخواست پر ہوا۔ اسلئے یہہ مستحق پٹہ کے ہے صاحب ضلع نے رعایا کے حقوق کو مرجح قرار دیکر پٹہ رعایا کے نام قایم کرنیکا حکم دیا ہے۔ ساتھی اس کے یہہ بھی نوٹ فرمایا ہے کہ مسمیان تاڑلہ ملنا وار ندہ ایشو ناتھہ راؤ کے نام اگر رعایا اس زمین کو منتقل آیندہ کرانا چاہیں جیسا کہ گمان مرافع نے بتلایا۔ تو منتقل نہ کیجاوے۔

فیصلہ ضلع کی ناراضی سے یہہ مرافعہ بعذرات صدر پیش ہوا ہے۔ عذرات مرافع غیر قابل لحاظ ہیں پٹواری موضع صرف اس عذر پر کہ رعایا اوس موضع کے باشندہ نہیں ہیں۔ یا ابتدائے کارروائی اس کی درخواست پر ہوئی ہے۔ بیچاری رعایا کو جن کو کہ فی نفر ۱ ایکر زمین دی گئی ہے۔ محروم کر نہیں سکتا۔ نہ ایسے عذرات لنگ پر لحاظ کیا جاسکتا ہے۔ بجائے ایک پٹواری کو جو موضع کا باشندہ اگر ہو۔ قریب تیس نفر رعایاء مقطعہ کو پٹہ دار بنا کر اون کے پرورشس کا ذریعہ اون کے لئے پیدا کرنا بدرجہا انسب ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور فقط

حسب الحکم

جناب صدر المہام بہا مال

بنداشی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع کریم نگر مورخہ ۱۰ ر خورداد ۱۳۳۱ ف۔

۱۳۳۱ف
نمبر نگرانی ۱۱ / ۸۹
منفصلہ ۲۶ امرداد ۱۳۳۲ف

صیغۂ نگرانی

پلگلہ وینکٹ رام نرسمیا شاستری نگرانیخواہ بوکالت رائے سری کشن صاحب کونسل

بنام

سرکار عالی — طرفثانی

قول سے خارج رقبہ کی اجارہ دار کے حق میں عدم رعایت۔

تجویز ہوئی کہ (۱) تخمۂ دہ سالہ قبل قول سے جب رقبہ خشکی وتری مزرعہ سابقہ قول سے خارج ہے تو اجارہ دار کو اس رقبہ کی نسبت کوئی رعایت نہیں ہو سکتی ہے۔

واقعات مقدمہ ہذا یہہ ہیں کہ موضع مذکور دیہہ ویران بےچراغ کا قول اجارہ من ابتداء ۱۲۹۴ف لغایۃ ۱۳۳۱ف میعادی سی سالہ دیا گیا تھا۔ بعد ختم مدت قول تکمیل شرایط قولی کے متعلق اسپیشل افسر صاحب تصفیہ حقوق اجارہ داران نے محکمہ ہذا میں رپورٹ کی اور محکمہ ہذا سے حسب ذیل ذریعہ مراسلہ نشان (۲۱۰۵) م ۱۴ شہریور ۱۳۲۴ف احکام جاری کئے گئے۔

سالم موضع نصف رقم مشخصہ بندوبست اجارہ دار پر بحال رکھا جائے زمین قدیم تری سرکاری کا تعلق اجارہ دار سے نہیں رہیگا۔

نوٹ۔ رپورٹ اسپیشل عہدہ دار صاحب سے زمین قدیم کے الفاظ میں مراسلہ محکمہ ہذا میں جو لفظ تری اضافہ ہوا ہے وہ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔

حسب تصفیہ محکمہ ہذا تحصیلدار صاحب نے جمعبندی ۱۳۲۹ف زمین قدیم یعنی مزروعہ سابقہ قبل اجارہ کے بابتہ بموجب تخمۂ محاصل دہ سالہ قبل اجارہ اراضی تری موازی ۳ بیگہ محاصلی ۱۳ ہے اور خشکی موازی ۱۲ بیگہ محاصلی ۵ جملہ ۱۵ بیگہ محاصلی ۱۸ کو عمل بالمقطعہ سے خارج کرکے اس وجہ سے کہ ۱۳۳۱ف میں مدت قول ختم ہونے سے ۱۳۳۲ف سے اجارہ دار سے نصف محاصلی موضع لیا جاتا تھا اراضی مذکور کے بابتہ نصف رقم مبلغ ۹ بمد اضافہ شریک کرکے من ابتدا ۱۳۲۲ف لغایۃ ۱۳۲۸ف اوسی قدر رقم سالانہ کے حساب سے مبلغ ۶۳ بابتہ سنین ماضیہ بمد سوائے جمعبندی منظور کرنیکی رائے دی۔ اور ناظم صاحب جمعبندی نے منظور فرمایا۔ تجویز نظامت جمعبندی کی ناراضی سے ضلع وصوبہ داری میں مرافعہ پیش ادر

بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ ورنگل مورخہ ۱۸ افروردی ۱۳۳۱ف

اور نامنظور ہونے سے یہاں مرافعہ نگرانی پیش ہے۔

تمہید

مثل ملاحظہ ہوا جبکہ مثل صاحب پیش ہوئی۔ حکم جسمیں بالمقطعہ دیا گیا ہے صراحت ہے کہ زمین قدیم تری سرکاری کا تعلق اجارہ دار سے نہیں رہیگا۔

اس حکم کی تعمیل میں جو عمل سنہ ۱۳۲۹ ف کی جمعبندی میں تحصیل سے فیصل پٹی میں عمل کیا گیا اسمیں کوئی رقبہ کی صراحت نہیں ہے۔ اور ماہوچہ من ابتدائے سنہ ۱۳۲۲ ف لغایتہ سنہ ۱۳۲۸ ف سالوار قایم کرکے مبلغ ۱/۶/۳ کے وصول کا حکم دیا گیا۔ ضلع و صوبہ داری میں مرافعہ کیا گیا۔ جو نامنظور ہوا۔ اسکی نگرانی یہہ پیش ہوئی ہے۔

نقشہ دہ سالہ قبل قول شریک مثل ہے اوسمیں جو رقبہ خشکی و تری مزروعہ سابقہ درج ہے وہ سب قولی سے خارج ہے۔ اوسپر کوئی رعایت نہیں ہوسکتی۔ شمس الدین صاحب نے یہہ ہی لکھا ہو۔ اسلئے رائے تحت صحیح ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی نامنظور فقط

حسب الحکم

جناب صدر المہام بہادر مال

صیغہ مرافعہ

سنہ ۳۲ ف نشان مثل ۱۲/۸۴ منفصلہ ۱۶ امرداد سنہ ۱۳۳۲ ف

مدورو بنکیا شاستری مرافع بوکالت مسٹر بابو راؤ صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

گشتی نشان (۱۳) بابتہ سنہ ۱۳۳۱ ف گشتی مابعد سے احکام قبل گشتی کا منسوخ نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) قبل گشتی ممانعتی نشان (۱۳) بابتہ سنہ ۱۳۳۱ ف جو بیڑہ باضابطہ منظور ہوا ہے وہ گشتی ہذا کی رو سے منسوخ نہیں ہوسکتا ہے۔ علاوہ اسکے گشتی ہذا بیڑہ کی ممانعت

بناراضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع ورنگل نشان ۱۲۶ بابتہ سنہ ۱۳۳۱ ف

کرتی ہے نہ کہ کاشت کی۔

واقعات مقدمہ ہذا یہ ہیں کہ تحصیلدار پٹن کی رائے وسیع الرقبہ گٹ امبر گی دی۔ ناظم جمعبندی نے تجویز کی کہ حسب منشاء گشتی نشان (۳۰) بابتہ ۱۳۳۱ف محکمہ سرکار جو معاف ہے وسیع الرقبہ زمین پٹہ پر نہ دیجائے۔ اسی بناء پر دویژن نے جمعبندی حسب گشتی نشان (۱۸) نامنظور کیا ہے۔

عند المرافعہ صاحب نے مرافعہ نامنظور اور تجویز ناظم جمعبندی سے اتفاق فرمایا۔ اب محکمہ ہذا میں اپیل پیش ہے۔

تمہید

جبکہ قبل ممانعت گشتی پٹہ منظور ہو گیا ہے۔ کاشت بعد ممانعت ہوئی ہو۔ مانع سماعت مرافعہ نہیں ہے کہ گشتی سے ممانعت پٹہ ہے۔ نہ ممانعت کاشت۔ لہذا۔

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔ قبل گشتی مانع جو پٹہ ہوئے ہوں بعد کی گشتی سے وہ منسوخ نہیں ہو سکتے فقط

حسب الحکم

جناب صدر المہام مال

مسل ۱۳۳۱ف
فنانس نمبر ۹۶/۸۷
منفصلہ ۲۱ تیر ۱۳۳۲ف

صیغہ مرافعہ

چندو اننت رام مرافع بوکالت مولوی سید اعجاز حسین صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

نزاع متعلق حدود۔ تحقیقات حدود کی ضرورت۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جب کہ سرکار اور مقطعہ دار کے مابین قیام حدود کی نسبت نزاع ہے تو پہلے اس امر کی تحقیقات ہونی چاہیئے کہ واقعی بندوبست اولی کے وقت حدود قایم کی گئی یا نہیں۔ کیونکہ صرف نقشہ سرکاری میں ایک رقبہ کو درج کرنے سے حدود کا قیام متصور نہیں ہو سکتا ہے۔

مسل پیش ہوئی۔ مولوی سید اعجاز حسین صاحب وکیل مرافع حاضر کی بحث سماعت کیگئی کاغذات

بنارا ضی تجویز اول تعلقدار دوم ناعب ضلع گلبرگہ شریف سونہ ۳۴ خورداد ۱۳۳۱ف

چندوا سنت راؤ بنام سرکار عالی

دیکہے گئے سرکار کے جانب سے کوئی حاضر نہیں ہے۔

موضع کنڈہ پور علاقہ خالصہ و مقطعہ ممبا پور کے درمیان سروے نمبر ۲ کے منجملہ ۱۵ ایکڑ ۵ اگ اراضی کے بابتہ نزاع ہے۔ علاقہ سرکار عالی کا یہہ دعوے ہے کہ اراضی مذکور کو بندوبست اولی کے وقت حدود موضع کنڈہ پور میں بتلایا گیا ۲۳ ف میں مقطعہ دار نے ۱۵ ایکڑ ۵ اگ زمین پر میوک پر کاشت کی اس لئے سالانہ ہر جہ ۱۶ کے حساب سے زر لگان اور اسی مناسبت سے تاوان کے وصول کی جو تجویز کی گئی ہے وہ درست ہے۔ مقطعہ دار کا عذر اول یہہ ہے کہ۔

اراضی متذکرہ صدر خالصہ کی نہیں ہے بلکہ ازان مقطعہ ہے۔ بر وقت بندوبست اولی اسکو علم اسکا نہیں کرایا گیا کہ اراضی شریک موضع کنڈہ پور کیگئی ہے۔ اگر علم ہوتا تو ضرور عذر داری کرتا۔

نوشتہ علم نہ کرانے کی تائید میں مقطعہ دار راضی نامہ کے عدم وجود کو پیش کر رہا ہے۔ یہہ عذر مقطعہ دار کا ایک حد تک درست ہے کہ اگر بندوبست اولی کے وقت اسکا راضی نامہ پیش ہوا ہو تو اب اس کو حق دعوی کا نہیں ہے۔

مثل میں راضی نامہ نہیں ہے۔ اسکے نسبت صاحب ضلع نے یہہ لکھا ہے کہ چونکہ بندوبست اولی کے وقت نزاع ہی نہ تھی۔ تو پہر راضی نامہ لینا لازمی نہیں ہے۔

قیاساً تجویز ضلع نادرست نہیں معلوم ہوتی ہے۔ مگر اس قیاس کے نسبت وکیل صاحب کا یہہ جواب ہے کہ۔

زمین مابہ النزاع کاشت شدہ تو نہ تھی بلکہ پر میوک۔ اسلئے زمین کو مقطعہ دار نے حسب سابق اپنے حدود میں ہی خیال کیا۔ بر وقت بندوبست اولی کوئی حدود بھی بندوبست نے قایم نہیں کئے۔ صرف اپنے نقشہ میں اس زمین کو حدود کنڈہ پور میں شریک کر لیا۔ جسکا علم تاریخ نزاع تک مقطعہ دار کو نہ تہا۔ چونکہ حدود قایم نہیں کئے گئے اسلئے مقطعہ دار کو اسوقت عذر کرنے کا موقع نہ رہا ہے۔ اگر حدود قایم کر دے جاتے تو غیر نزاعی قطعہ اسکو قرار دیکر راضی نامہ کی ضرورت محسوس نہ کیجاتی۔ تاہم راضی نامہ کے نسبت مہتمم بندوبست سے ذریعہ نشان ۳۴۵۱ - ۱۰ ار فرودی ۳۲ ۱۳۳۲ ف دریافت کیا گیا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔ دفتر معتمدی کو ان ذیلی مراحل میں پڑنیکی ضرورت نہیں ہے صاحب ضلع کو چاہیے کہ پہلے قیام حدود کے عذر کی تحقیق فرمالیں اگر حدود قایم نہ ہوے ہیں تو پہر راضی نامہ کے وجود کی دریافت

کے بعد تجویز کریں جب زمین نزاعی ہے تو تاوان کے وصول کی تجویز قبل از وقت ہے۔ اگر مقطعہ دار ناکام رہے تو رقت مقطوعہ مکفول مطالبہ سرکاری میں متصور ہو سکتا ہے۔ لہذا۔

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور حسب صراحت صدر بعد از دریافت تجویز کے لئے ضلع کو لکھا جاوے فقط

حسب الحکم۔ جناب صدر المہام بہادر

سنہ ۱۳۳۱ ف
نشان مثل ۲/۸۷
منفصلہ
۱۱ فردودی ۳۳

صیغہ مرافعہ

بادی ودبیا مرافع بوکالت پنڈت گرراؤ صاحب وکیل۔

بنام

زرگر گنٹیا مرافعہ علیہ

ضرر واقعی کے بغیر مرافعہ کا عدم جواز صوابدید تعلقدار صاحب کے خلاف مرافعہ کی سماعت جائز نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جب تک کہ مرافع یہہ ثابت نہ کرے کہ مرافعہ علیہ کے تعمیر کردہ کنٹہ سے اوس کو واقعی نقصان پہونچا ہے اوس کو حق مرافعہ نہیں ہے۔ نیز تعلقدار صاحب کے صوابدید کے خلاف مرافعہ کی سماعت مناسب نہیں ہے۔

واقعات مقدمہ ہذا یہہ ہیں کہ تحصیل بہدی بیٹہ نے ضلع میں رپورٹ کی کہ مرافعہ علیہ مسکنہ صدر نے موضع ویرا ریڈی پلی کے سروے نمبر ۳۳/۴۵ پر میوک کے پٹہ کی درخواست کر کے قبل از پٹہ ۱۳۲۳ ف میں ایک کنٹہ کی تعمیر کیا جس سے خشکی میں تری کرنے پر ہر سال محاصل تری قایم ہو رہا ہے اور نمبر مذکور کا پٹہ بحکم ضلع جمعبندی ۱۳۲۹ ف میں ہو چکا۔ ضلع سے کارروائی تعمیر کنٹہ کے متعلق سررشتہ آبپاشی سے مشورہ کیا۔ مہتمم صاحب آبپاشی نے اپنی رائے کا اظہار کیا کہ مرافعہ علیہ نے جو کنٹہ تعمیر کیا ہے وہ بلا اجازت سررشتہ تال و آبپاشی کیا ہے۔ اس کنٹہ جدیدہ سے سرکاری ذرائع کی آمدنی آب روک جاتی ہے۔ اسلئے کنٹہ تیار شدہ کو گنڈی دلوایا جاوے۔ اسپر صاحب ضلع نے تحصیل کو حکم دیا کہ کنٹہ ۱۳۲۲ ف میں تیار ہوا۔ بوقت تعمیر نہ تو یہہ کنٹہ وجود میں تھا اور نہ کوئی تری زمینات کنٹہ مذکور کے تحت تھے۔ اب یہہ تصور کیا جائیگا کہ کنٹہ جدید بنایا گیا۔ اس کنٹہ سے صرف دو ایکر زمین ملکفصلہ تری سیراب ہوتی ہے پٹہ دار نے (۱۶۰) روپیہ

بنا مرافعہ تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع میدک مندرجہ مراسلہ نشان ۱۲۴۷ مورخہ ۱۹ فردودی ۱۳۳۰ ف فیصلہ

خریچ کر کے ۱۳۲۲ف میں کنٹہ تیار کیا ہے۔ تو اس کو سرکاری تصور کرنا صحیح نہیں بلکہ خشکی مقرر ہونا چاہیے تعمیر کنٹہ کے وقت نہ تو پہوتری ہوئی تھی نہ اجازت تعمیر مشروط تھی۔ پس گاتُران کا جسقدر رقبہ اس کنٹہ کی تعمیر مین کام میں آیا ہو اسکا تکمیلہ اراضی پٹہ مقبوضہ درخواست گزار سے کرنے کے لئے حکم دیگر سررشتہ آبپاشی کو ختم کارروائی کے لئے حکم دیا گیا تو اوسکی ناراضی سے یہہ مرافعہ یہان پیش ہے۔

تمہید

اس مقدمہ میں سوال یہہ ہے کہ مرافعان کو کہان تک حق مرافعہ حاصل ہے۔

تحصیل کا مراسلہ نشان (۴۰۶) مورخہ ۲۵ اردی ۱۳۳۰ف مرافعہ علیہ کی تائید میں ہے مہتمم صاحب آبپاشی نے ۲۲ خورداد ۱۳۳۰ف کو خلاف مرافعہ علیہ رپورٹ کی اور کنٹہ توڑ دے جانیکی تحریک کی۔ ضلع نے ذریعہ نشان (۱۳۴۷) مورخہ ۱۶ فروردی ۱۳۳۱ف تجویز کی کہ کنٹہ (۱۰) سال قبل تیار ہوا ہے جسکو شکست کرنے سے سیوائے نقصان پٹہ دار کے سرکاری نقصان نظر نہیں آتا ہے اور مہتمم صاحب آبپاشی کو کارروائی ختم کرنے لکھا۔ ۱۳۲۳ف میں کنٹہ تیار ہوا۔ تری کی رقم مرافعہ علیہ سے وصول کیجاتی رہی۔ مرافعان کی عذرداری حال ہیں پیش ہوئی ہے۔ پس جب تک مرافعان یہہ ثابت نہ کریں کہ کنٹہ کی تعمیر سے تالاب سرکاری کی آمدنی آب میں کمی آکر اون کے مقبوضہ نمبرات تحت تالاب کو پانی نہ پہونچکر تری کی کاشت نہو سکی جس سے اون کو ضرر پہونچا۔ مرافعان کو حق مرافعہ حاصل نہیں ہے۔ اور چونکہ تعلقدار صاحب نے حالات کے مدنظر اس کارروائی کو ختم کر دیا ہے تو اونکی صوابدید کے خلاف مرافعہ کی سماعت کی ضرورت نہیں

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور فقط۔

حسب الحکم۔ جناب صدر المہام مال

صیغہ مرافعہ

۱۳۳۰ف
نشان مثل ۵۴
منفصلہ ۱۲ خورداد ۱۳۳۲ف

بہگونت راؤ مرافع بوکالت گوبند راؤ صاحب و ونکٹ گنیش راؤ صاحب وکلاء

بنام

کیشوراؤ مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت انباداس راؤ صاحب وکیل

منظوری وراثت بنام وارث قریب۔ حصہ دار کا بمقابلہ وارث کے مستحق نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) گو مرافع حصہ دار و گماشتہ پٹواری منجانب سوئی ہے لیکن اصل وارث برادر حقیقی کے مقابلہ میں اوسکو ترجیح نہیں دیجا سکتی ہے۔ وراثت ہمیشہ وارث قریب کو پہونچتی ہے۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ بتاریخ ۱۳ ار فروردی ۱۳۲۹ف نامسمی مادہو رنگ راؤ پٹہ دار پٹواری مواضعات تلکنی[1] - والکی[2] - رونڈہ[3] فوت ہوا۔ اسکی فوتی کی رپورٹ تحصیل مین منجانب مالی پٹیل وصول ہوئی جس بنا پر کارروائی آغاز ہوئی۔ مرافع نے تحصیل میں بتاریخ ۱۷ ار تیر ۱۳۲۹ف درخواست بدین مضمون پیش کی کہ پٹہ دار پٹواری مادہو رنگ راؤ فوت ہوا ہے اور اوس کے وارث ہم فریقین ہیں مرافع نصفی کا حصہ دار ہے اور بروے حصص باہمی قصبہ رونڈہ کی پٹواری گری کا کام مرافع انتیس ۲۹ سال سے انجام دیتا ہے استدعا ہے کہ قصبہ رونڈہ کا پٹہ مرافع کے نام کیا جائے یا بقیہ جو دو مواضعات ہیں اون کا پٹہ مرافعہ علیہ کے نام ہو۔ مرافعہ علیہ نے بتاریخ ۲۰ ار خورداد ۱۳۲۹ف درخواست تحصیل میں پیش کی جسکا خلاصہ مضمون یہہ ہے کہ متوفی مرافعہ علیہ کا حقیقی بڑا بھائی ہے۔ متوفی کو عورت اور فرزند نہیں ہے ہم دونوں یکجا رہتے ہیں۔ مرافعہ علیہ ضعیف ہے اور اوس کے آنکھوں سے برابر نظر نہیں آتا ہے اسلئے مرافعہ علیہ کے فرزند مسمی دیویداس کے نام تینوں مواضعات کا پٹہ کیا جاوے تو مناسب ہے۔

تحصیل نے بعد کارروائی یہہ رائے ڈویژن میں پیش کی کہ کیشوراؤ (مرافعہ علیہ) وارث متوفی پایا جاتا ہے لیکن باغراض انتظامی موضع رونڈہ کا پٹہ بھگونت راؤ (مرافع) کے نام کیا جائے۔ کیونکہ وہ تقریباً تیس سال سے بحیثیت گماشتہ کارگذار موضع مذکور ہے۔ اور مواضعات والکی اور تلکنی کا پٹہ کیشوراؤ (مرافعہ علیہ) کے نام کیا جانا مناسب ہے۔

ڈویژن نے بہ اختلاف رائے تحصیل بدین عبارت منظوری صادر کی کہ "متوفی کا قریب تر وارث کیشوراؤ (مرافعہ علیہ) ہے۔ جو اسکا حقیقی برادر ہے۔ تیس ۳۰ سال تک گماشتہ گری کو انجام دینا وطن میں کوئی حقیت نہیں پیدا کر سکتا۔ پس ہر سہ مواضعات کا پٹہ وطن وراثتاً بنام کیشوراؤ (مرافعہ علیہ) منظور کیا جاتا ہے۔"

تجویز ڈویژن متذکرہ کی ناراضی سے مرافع نے ضلع میں مرافعہ دائر کیا جہاں تجویز ہوئی کہ فیصلہ ڈویژن قانوناً درست ہے۔ مرافعہ نامنظور۔ مرافع نے تجویز ضلع متذکرہ بالا کی ناراضی سے یہہ اپیل پیش کیا ہے۔

تمہید

بحث سماعت کیگئی۔ ما دہو رنگراؤ۔ امیل وطنداد پٹواری اگری ضلع تلنگی۔ والگی۔ اونڈہ فوت ہوا ہے وراثت کی کارروائی میں دو اشخاص پیش ہوئے ہیں۔ ایک مرافعہ جو حصہ دار اور عرصہ مدید سے منجانب متوفی موضع اونڈہ کا گماشتہ ہونا بیان کرتا ہے اسکی درخواست بربناء حصہ داری و گماشتہ گری ہے کہ ایک موضع جسکا وہ گماشتہ ہے اوسکی پٹواری گری مستقلاً اوسکے نام منظور کیجاوے دوسرا متوفی کا برادر حقیقی ہے۔ وراثت وارث کو پہونچتی ہے۔

متوفی کی وراثت اوس کے برادر حقیقی مرافعہ علیہ کے نام لایق منظوری ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور فقط

حسب الحکم۔ جناب صدرالمہام بہادر مال

صیغۂ مرافعہ

فیصلہ مثل ۱۴۳۳ ف نمبر ۱۰۱ مسل ۹۲ منفصلہ ۱۳ تیر سنہ ۳۲ ف

فقیر محمد وغیرہ مرافع بوکالت مولوی فیض الدینصاحب و مولوی سید محمد عبدالقادر صاحب و پنڈت گنپت راو صاحب وکلاء

بنام

محی الدین مرافعہ علیہ بوکالت مولوی وزیر علیخان صاحب وکیل۔

مقدمہ وراثت میں قبضہ وحصہ داری کی تحقیقات کا عدم جواز۔

تجویز ہوئی کہ (۱) وراثت کے مقدمہ میں صرف یہہ دیکھا جاتا ہے کہ متوفی کا اصل وارث و جانشین کون ہے۔ حصہ داری وقبضہ وغیرہ کی نسبت کوئی نزاع کسی کو ہو تو وہ علیحدہ چارہ کار اختیار کر سکتا ہے۔

بناراضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع اورنگ آباد مورخہ ۲۴ مہر سنہ ۱۳۳۰ ف

نقلہ نمبر ۳ وغیرہ بنام محی الدین

مثل پیش ہوئی وکیل مرافعین مولوی سید محمد عبد القادر صاحب و پنڈت گنپت راؤ صاحب و وکیل مرافعہ علیہ محمد وزیر علی خان صاحب حاضر ہیں۔

وکلاء مرافعین نے یہ عذر کیا کہ ان کو مہلت معائنہ مثل کی نہیں ملی ہے جو کاغذات کہ موکلین نے دئے ہیں وہ کل کرم خوردہ ہیں (چنانچہ کاغذات کرم خوردہ بھی پیش کئے) اس لئے پیشی بدل دیجاوے۔

وکیل مرافعہ علیہ نے کہا کہ مقدمہ بالکل صاف اور معمولی ہے۔ معائنہ تھوڑی دیر میں ہو سکتا ہے۔ ہم نے خود مثل دیکھی تو عذر وکیل صاحب مرافعہ علیہ کو معقول پایا۔ اس لئے وکلاء مرافعین کو ہدایت دیگئی کہ مثل اجلاس ہی پر د[illegible]

واقعات یہ ہیں کہ موضع کھلیری تعلقہ اورنگ آباد کا پٹہ دار سروے نمبرات ۲۲۷ و ۲۲۳ و ۲۶۶ و ۲۷ و ۲۴ کے انتقال کی وجہ سے مرافعین بحیثیت فرزند کے اور مرافعہ علیہ بحیثیت برادر حقیقی و حصہ دار کے رجوع ہوئے۔

تحصیلدار نے فرزندوں کے نام پٹہ کا حکم دیکر مرافعہ علیہ کو عدالت کی رہنمائی دیدی۔ حین مرافعہ صاحب ضلع نے تحصیل کو غیر مقتدر اور مقدمہ کو نامکمل تبلا کر بعد از سماعت عذرات و اخذ ثبوت فیصلہ کے لئے حکم دیا ہے جس کا یہ مرافعہ پیش ہے۔

مرافعین کی خواہش یہ ہے کہ کسی صورت سے مرافعہ علیہ عدالت میں رجوع ہو جاوے۔ مرافعہ علیہ کا جواب و عذرات ابتداء سے یہ ہیں کہ

۱۔ جائداد موروثی ہے۔

۲۔ مرافعہ علیہ اپنے حصہ کی زمین پر زاید بارہ سال سے قابض ہے۔

۳۔ میاں ٹپلی کے نام پٹہ ہوا۔ اوس وقت اندراج شکمیداری کا عمل و احکام جاری نہ تھے۔ اس لئے آجتک سکوت اختیار کیا گیا۔ مرافعین یہ کہہ رہے ہیں کہ

۱۔ جائداد موروثی نہیں ہے۔ بلکہ مکسوبہ ہے۔

۲۔ مرافعہ علیہ کا قبضہ اراضی ہے۔

۳۔ مرافعہ علیہ موروثی جائداد پر بقدر اپنے حصہ کے علیحدہ قابض ہے۔

تمہید

بحیث وکلاء صاحبان فریقین سماعت کی گئی تکمیل تحقیقات کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کیجاتی ہے۔ میاں ٹپلی

فقیر محمد وغیرہ بنام محی الدین

فوت ہوا ۔ بیٹے مدرانتاً اپنے نام پٹہ چاہتے ہیں ۔ بھائی اپنے حصہ داری اور قیام قبضہ کا تصفیہ کرانا چاہتا ہے ۔ یہ مقدمہ وراثت کا ہے کہ متوفی کا جانشین کس کو گردانا جائے یہ مقدمہ کسی اور کی حصہ داری یا قبضہ کے قیام سے تعلق نہیں رکھتا ہے ۔

فرزندان مسلمہ وارث ہیں ۔ اون کے نام پٹہ کیا جانا چاہئے ۔ اس سے کسی اور شخص کی حقیت جو اگر حصہ داری یا قبضہ کے متعلق ہو متاثر نہیں ہوسکتی ہے ۔ مرافعہ علیہ کو کوئی دعوی ہو یعنے یہ کہ وہ شکمیداری میں اپنا نام شریک کرانا چاہتا ہے یا یہ کہ وہ بیدخل کیا گیا ہے اور دخلیابی چاہتا ہے یا اوس کی مزاحمت کیجاتی ہو جس کو رفع کرنا چاہتا ہو تو علیحدہ کارروائی کر سکتا ہے ۔ وراثت کی کارروائی سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے ۔

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور فقط

حسب الحکم جناب صدر المہام صاحب بہادر مال

جلد سیزدہم تمام شد